Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ


فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یَأۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ۔ یَأۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ

جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳ روپے

| نمبر ۲۸۸ | ۱۵ محرم ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۶ فتح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء | جلد ۶۶/۳۱ |
|---|---|---|


## ایک خدائی تقدیر جو بہرحال پوری ہو کر رہیگی

### روس میں بھی اسلام غالب آئے گا اور بڑی شان سے غالب آئیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی بشارتوں کے بموجب روس میں بھی اسلام کے غالب آنے کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔
"میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کے ذروں کی مانند دیکھتا ہوں۔" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۸۱۳)

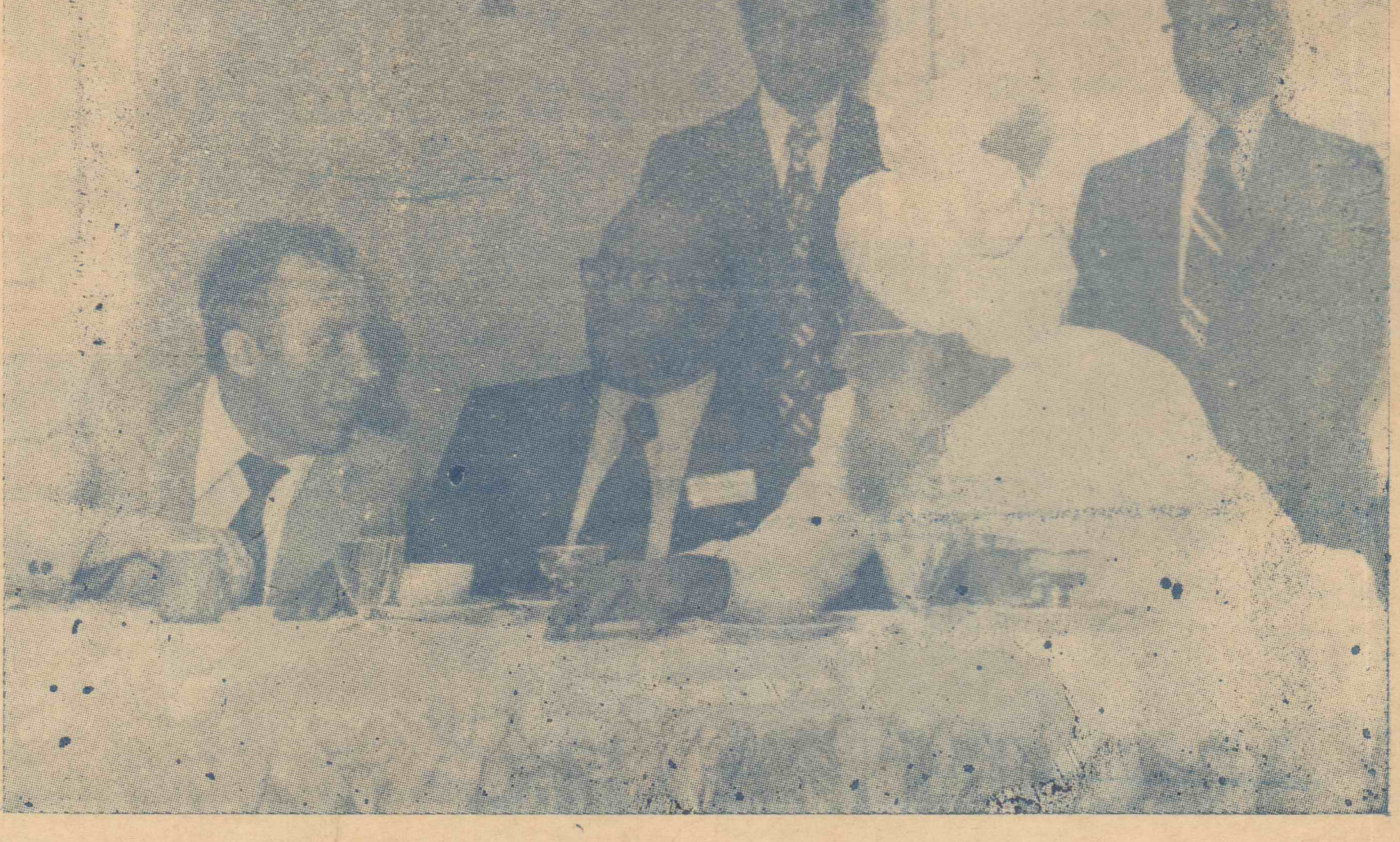

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۲ اگست ۱۹۷۶ء کو جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی طرف سے دی گئی الوداعی دعوت میں واشنگٹن میں روسی سفارتخانہ کے کلچرل اتاشی مسٹر محمد عثمانوف کو روس میں غلبۂ اسلام کی پیشگوئیوں سے آگاہ فرما رہے ہیں۔ درمیان میں گھانا (مغربی افریقہ) کے ایک سفارت کار مسٹر مکا آگیئے مان بیٹھے ہیں

# غیر معمولی محبت و شفقت اور بے پناہ پیار کا ایک حسین جلوہ

## ایک امریکن احمدی بچہ کی انتہائی خوش نصیبی کا ایمان افروز منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

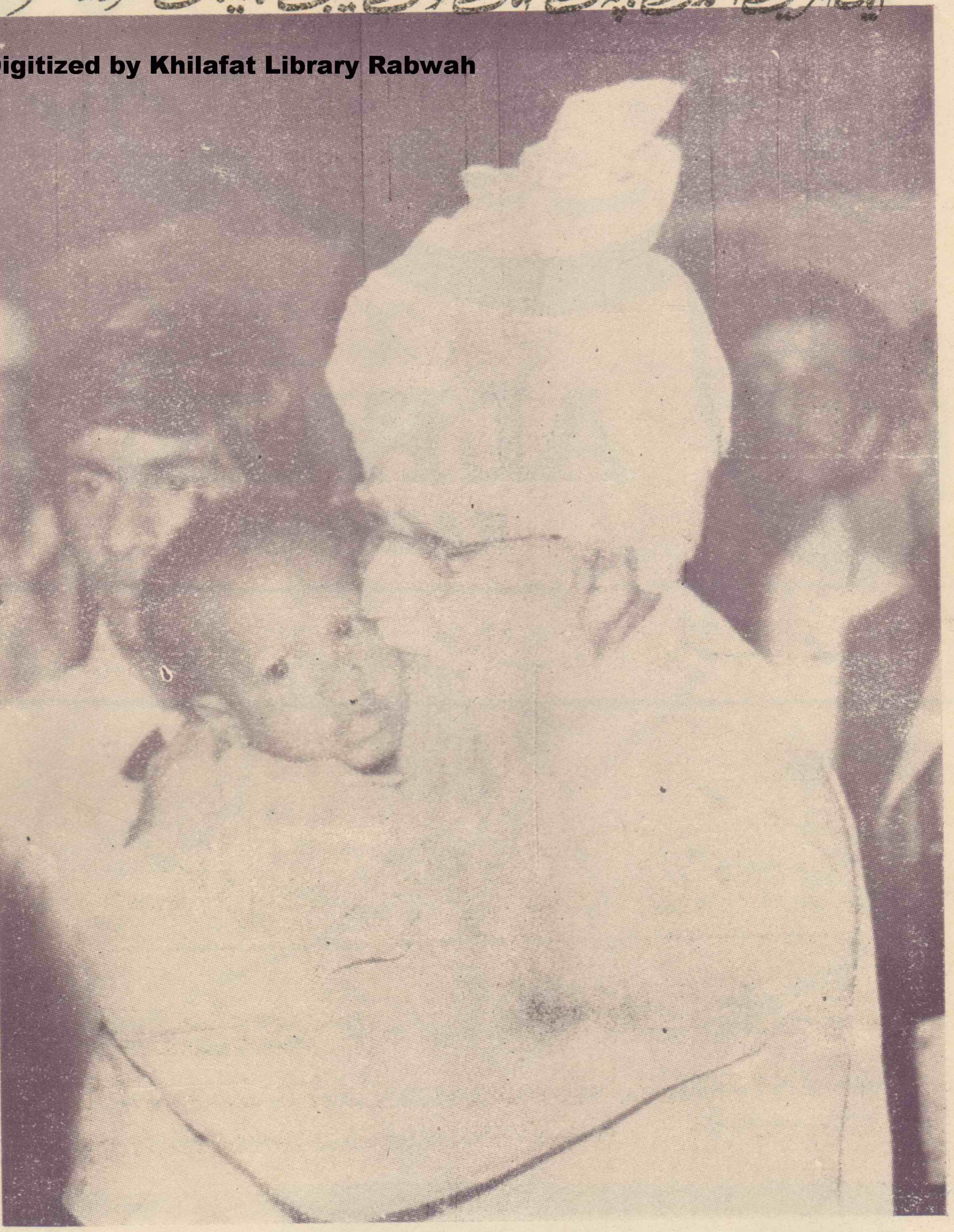

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء کو احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں ایک امریکن احمدی بچہ کو پیار کر کے
اسے برکت بخش رہے ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

دورۂ امریکہ ۱۹۷۶ء

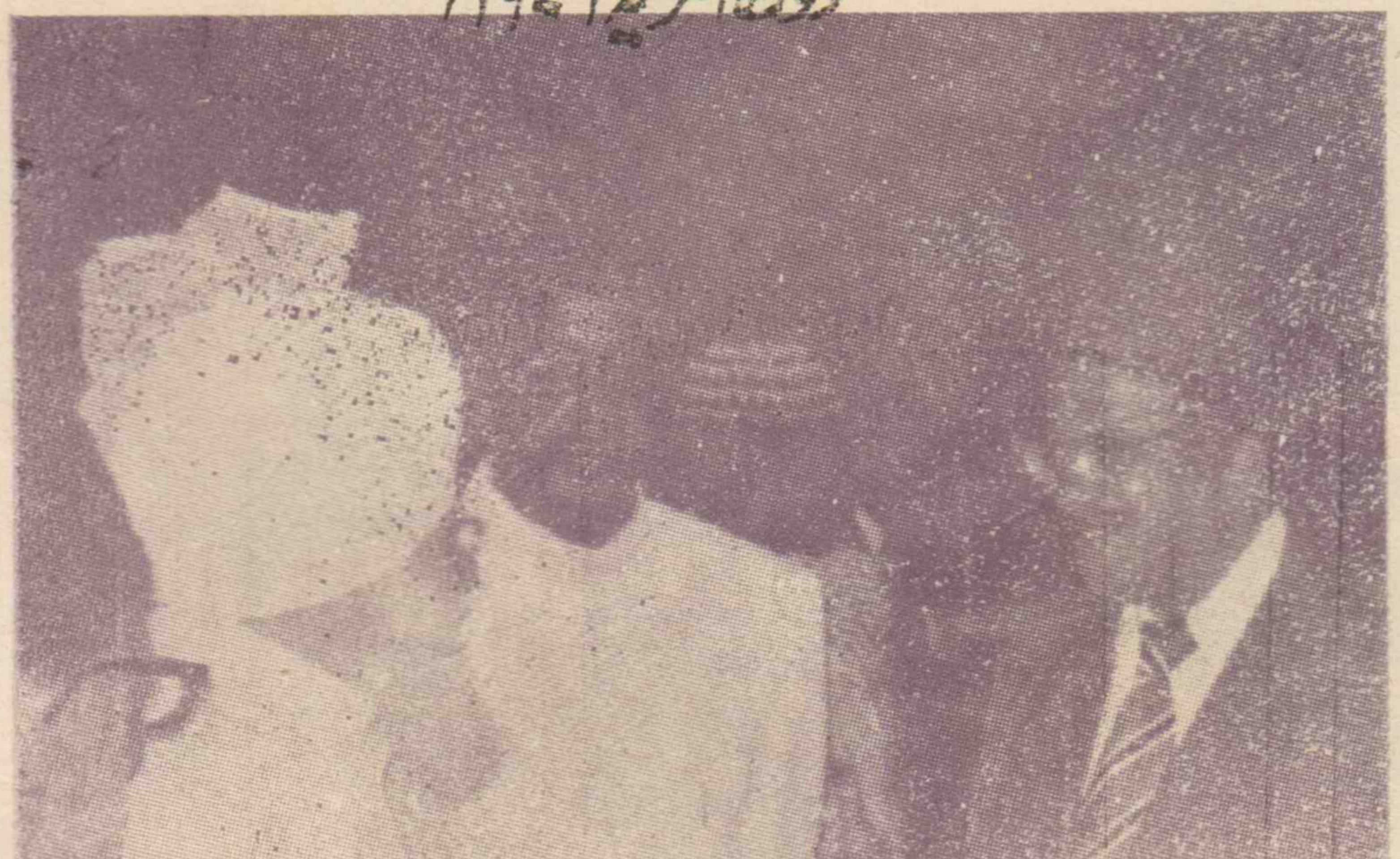

ڈیٹن (امریکہ) کی استقبالیہ دعوت میں حضور ایدہ اللہ ڈیٹن کے میئر مسٹر جیمز میک گی سے تبادلہ خیالات
[illegible]

دورہ مغربی جرمنی ۱۹۷۶ء

جرمن نو مسلم احمدی بھائی جناب عبد الصبور صاحب احمدیہ مشن ہاؤس فرانکفورٹ
[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا ہے

## یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کی حفاظت خود فرشتے کرتے ہیں

### اس کے خلاف انسانی منصوبوں کے باوجود اس کا بڑھنا اور ترقی کرتے چلے جانا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ کہ سونے کا اور تضرّع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے کا ...... دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو۔ نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے ذہنوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودا کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے۔ وہ کیوں اپنے اس پودا کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴، صفحہ ۵۵)

"کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسولؐ کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟

یاد رکھو کہ اگر میرا سلسلہ نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔ تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی میں پرواہ نہیں کرتا۔ میں اس کو بھی اپنی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے اسے چپ چاپ قبول کر لیا ہو۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۸)

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں اور انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا۔ تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اس کو نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

پس جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا۔

قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۴، صفحہ ۲۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ر فتح ۱۳۵۶ ہش
۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء

# لیلۃ القدر اور مطلع الفجر کی آئینہ دار دو مبارک صدیاں

بعثت مسیح موعود کی وجہ سے چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کو اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کے ضمن میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان میں سے چودھویں صدی جس میں مسیح موعود کا مبعوث ہونا اور غلبۂ اسلام کی راہ کا ہموار ہونا مقدر تھا اپنے مرتبہ و مقام کے لحاظ سے لیلۃ القدر کی مانند ہے جبکہ پندرھویں صدی مطلع الفجر کی آئینہ دار ہونے کے باعث غلبۂ اسلام کے کامل ظہور کے لئے مخصوص ہے۔

جہاں تک چودھویں صدی کی عظمت و اہمیت کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چودہ کے عدد کو روحانی ترقی سے بڑی مناسبت ہے۔ چودھویں کو چاند مکمل ہوتا ہے۔ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ میں اشارہ کیا ہے۔ یعنی (اس میں بتایا گیا ہے کہ) ایک بدر تو وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفوں پر فتح پائی اس وقت آپؐ کی جماعت بھی قلیل تھی، اور ایک بدر (بدر یعنی چودھویں صدی کی طرف بھی اشارہ ہے) یہ ہے، اس وقت بھی اسلام کی حالت اذلّہ ہو رہی ہے سو ان ہمارے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۲)

اور پھر حضور علیہ السلام نے پوری چودھویں صدی کو لیلۃ القدر کا زمانہ قرار دے کر اس کے بعد غلبۂ اسلام کی فجر طلوع ہونے کی بشارت دیتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

"وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِائَةَ لَيْلَةُ الْبَدْرِ عِدَّةً وَّ كَلَيْلَةِ الْقَدْرِ مَرْتَبَةً فَابْشِرُوْا بِبَدْرِكُمْ وَانْتَظِرُوْا اَيَّامَ النُّصْرَةِ" (الہدیٰ والتبصرہ صفحہ ۱۰)

ترجمہ:۔ یہ (یعنی چودھویں صدی) گنتی کے لحاظ سے بدر کی رات ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے لیلۃ القدر کی مانند ہے۔ پس تم اس بدر پر خوشی مناؤ اور مدد و نصرت الٰہی کے ایام (یعنی مطلع الفجر کی آئینہ دار غلبۂ اسلام کی صدی) کی انتظار کرو۔

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ بعثت مسیح موعود کی موجودہ صدی جو اب اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے فیج اعوج کے ایک ہزار سالہ دور کے بعد آنے کے باعث مرتبہ کے لحاظ سے لیلۃ القدر کے مانند ہے اور نزول ملائکہ کی شکل میں اپنی برکات خاصہ کی وجہ سے غلبۂ اسلام کی تیاری کے لئے مخصوص ہے اور اس سے اگلی صدی جو چند سال بعد شروع ہونے والی ہے مطلع الفجر کی آئینہ دار ہونے کے باعث وہ خاص صدی ہے جس میں اسلام کا دنیا میں غالب آنا مقدر ہے۔ اس لحاظ سے لیلۃ القدر اور مطلع الفجر کی آئینہ دار یہ دونوں صدیاں بہت ہی مبارک ہیں۔ ان دونوں صدیوں کی علیحدہ علیحدہ حیثیت اور جداگانہ اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے اوائل میں ان کی اس حیثیت اور اہمیت کی طرف ایک نہایت جامع و مانع فقرہ میں بہت ہی بلیغ اشارہ فرمایا تھا۔ جب آپ نے ابتداءً یورپ میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی تو اس وقت فرمایا:۔

"اس کے (یعنی یورپ میں تبلیغ اسلام کی جس جدوجہد کا ہم آغاز کر رہے ہیں اس کے) نتائج بظاہر کم سے کم ایک صدی کا وقت چاہتے ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر ۱۹۲۴ء)

اس ارشاد میں یہی اشارہ مضمر تھا کہ بعثت مسیح موعود کی پہلی صدی تیاری کرنے اور تبلیغ اسلام کے نظام کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کی صدی ہے۔ اس صدی میں ہم غلبۂ اسلام کے ضمن میں جو جدوجہد بھی کریں گے اس کے اصل نتائج سو سال بعد یعنی اگلی صدی میں ظاہر ہوں گے۔ سو اس لحاظ سے بعثت مسیح موعود کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔

اور اب خاص اس زمانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تیاری کے رنگ میں جماعت احمدیہ کی ۸۵ سالہ تبلیغی جدوجہد اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے ابتدائی آثار کا بنظر غائر جائزہ لینے کے بعد تصرف الٰہی کے ماتحت اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں چند سال رہتے ہیں انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے:۔

"ایک نیا دور نئی صدی میں شروع ہونے والا ہے۔ میں نے بتایا ہے پہلی صدی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہے اور دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔۔۔ جس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے سے بہت کام رہ جائیں گے اور وہ جیسا کہ انگریزی میں ایک فوجی محاورہ ہے MOPPING UP OPERATION (یعنی جو چھوٹے چھوٹے کام رہ گئے ہوں ان کو کرنا) جب تیسری صدی والے آئیں گے وہ خود ہی ان کاموں کو سنبھال لیں گے۔"

(خطبۂ جمعہ یکم فروری ۱۹۷۴ء مطبوعہ الفضل ۱۰ر فروری ۱۹۷۴ء)

پس ہمارے لئے تمام رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی رو سے کہ:۔

"خوشی کرو اور اچھلو کہ یہ اسلام کے اقبال کے دن ہیں" (تریاق القلوب صفحہ ۱۰)

خوش ہونے اور خوشی سے اچھلنے کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے لیکن اس نئے دور میں خوشی منانے کا استحقاق حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُن ذمہ داریوں کو پوری جانفشانی سے ادا کریں جو غلبۂ اسلام کی صدی کے شایان شان استقبال کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں اور جن کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ گزشتہ چار سال سے ہمیں توجہ دلا رہے ہیں اور وہ ذمہ داریاں صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کی ایک ایک شق پر کما حقہٗ عملدرآمد کی متقاضی ہیں۔

چونکہ غلبۂ اسلام کی صدی کے شروع ہونے میں بہت تھوڑا زمانہ رہ گیا ہے، صرف بارہ سال ہی باقی ہیں اس لئے ہماری سو سالہ جدوجہد کے بار آور ہونے کے دن اب آیا ہی چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان بقیہ سالوں میں اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا کر "اس یار" کو پالیں کیونکہ اس یار ازلی کے پانے کے یہی دن ہیں تاکہ وہ ہمارے لئے دائمی خوشیاں مقدر کر دے اور ہم خوش ہوتے اور خوشی سے اچھلتے ہوئے غلبۂ اسلام کی صدی میں داخل ہوں۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

---

## شمع کے حضور پروانے

(محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

اے شمع دیکھ پھر ترے پروانے آگئے
بندھن تمام توڑ کے دیوانے آگئے

دریا و بحر و کوہ و بیاباں کو پھاند کر
گر پڑ کے تیرے رہ میں مستانے آگئے

اہل زمیں نے چاہا پہنچنے نہ پائیں یہ
افلاک سے ملک انہیں پہنچانے آگئے

اڑ کر ہے کوئی پہنچا تو گھٹنوں کے بل کوئی
چاروں طرف سے کیسے فدا جانے آگئے

ارض صہیبؓ سے کوئی ارض بلالؓ سے
دیکھو تو رنگا رنگ کے پروانے آگئے

آنکھیں ہیں اشکبار تو لب پر درود ہے
عشاق تیرے لے کے یہ نذرانے آگئے

باندھے رہیں گے خدمت اسلام پر کمر
تیرے حضور عہد یہ دہرانے آگئے

دیکھا تھا جس کو دور سے چشم کلیمؑ نے
اس آگ سے دلوں کو یہ گرمانے آگئے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے
نامحرموں کو راز یہ سمجھانے آگئے

ان عاشقوں کی مستی کا عالم تو دیکھئے
نام اپنا فرد جرم میں لکھوانے آگئے

دیکھو ذرا نظام خلافت کی برکتیں
گرد امام بکھرے ہوئے دانے آگئے

بھر دے گل مراد سے اب ان کی جھولیاں
دامن ترے حضور یہ پھیلانے آگئے

ان کے گھروں کا آپ محافظ ہو اے خدا
تیرے سپرد کر کے یہ کاشانے آگئے

ہیں کتنے خوش نصیب وہ عشاق اے ظفر
اپنے دلوں کی آگ جو بھڑکانے آگئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم روحانی انقلاب بپا ہوا اس کا عروج مہدی معہود کے زمانہ میں مقدر ہے

## آپ میں سے ہر فرد اس جماعت کا ایک فرد ہے جس کے ذریعہ نوع انسانی کو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جائیگا

## اپنے اس مقام کی اہمیت کو سمجھو اور اس کے مطابق دعائیں کرتے ہوئے اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو

### خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

مورخہ ۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۷ء مسجد اقصیٰ کے صحن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

**خدام الاحمدیہ کے نمائندے**

ہر سال اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت اختیار کرتے تھے اور یہاں انکو ان کے کاموں اور انکی ذمہ واریوں کی یاد دہانی کرائی جاتی تھی لیکن درمیان میں ایک لمبا وقفہ آگیا اور اس وقفے کے بعد اب چوتھے سال یہ اجتماع ہو رہا ہے۔ اس دوران عمر کے لحاظ سے چار گروہ اطفال سے خدام میں شامل ہو چکے ہیں اور چار گروہ خدام الاحمدیہ سے نکل کر انصار اللہ میں جا چکے ہیں اور جو دوسرے خدام ہیں انکو بھی اس اجتماع کے موقعہ پر مرکز میں آنے کے بعد نیکی کی باتیں اور اسلام کی باتیں سننے کے جو مواقع ملتے تھے ان سے وہ حصہ نہیں لے سکے۔ اس لئے آج اس وقت میں مختصراً آپ کو

**آپ کا مقام یاد دلانے کی کوشش کرونگا**

جب تک انسان کو یہ پتہ نہ ہو کہ اس کا مقام کیا ہے اور اسکی ذمہ واریاں کیا ہیں اور اس پر بوجھ کیا ڈالا گیا ہے اور اسکے لئے انعام کیا مقرر کئے گئے ہیں اس وقت تک اسکے دل میں کام کے لئے دلچسپی اور بشاشت پیدا نہیں ہوتی اسی وجہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تعلیم کو سمجھنے لگ جائیں اور فرائض اسلام کو، اسلامی ہدایت و شریعت نے ان پر جو فرائض ڈالے ہیں انکو پہچاننے لگیں اور جو انعام اس پر دیئے گئے ہیں وہ انکی نظر کے سامنے ہوں تو انکے دل میں ایک بشاشت پیدا ہوتی ہے کہ کام تو ہم نے تھوڑا سا کیا ہے لیکن اسکے بدلے میں غیر متناہی انعامات کا ہم سے وعدہ کیا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے دل میں اسلام کے لئے بشاشت پیدا ہو جائے تو اسکو کوئی خطرہ نہیں رہتا کہ کہیں وہ گمراہ نہ ہو جائے یا اسے ٹھوکر نہ لگ جائے اور شیطان کا حملہ اس پر کامیاب نہ ہو جائے کیونکہ بشاشت ان ساری چیزوں کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی ایک انسان اسلام کی ذمہ واریوں کو سمجھتا ہے پھر انکو تولتا ہے پھر انکا اندازہ لگاتا ہے کہ

**کس قسم کی ذمہ واریاں ہیں**

اور پھر وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ ہماری طاقت سے زیادہ کوئی بوجھ ہم پر نہیں ڈالا گیا بلکہ خدا تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں ہر میدان میں آگے بڑھنے کے لئے ہمیں عطا کی تھیں ان کے عین مطابق ہم پر ذمہ واریاں ڈالی گئی ہیں پھر وہ یہ جانتا ہے کہ جو کچھ بھی ہم اس چھوٹی سی زندگی میں کریں اس کے مقابلہ میں ابدی جنتوں کا وعدہ ہے نہ ختم ہونے والے انعامات کا وعدہ۔ جن کی آپس میں نسبت ہی کوئی نہیں۔ یہ محض فضلِ الٰہی اور خدا تعالیٰ کی رحمت ہے، جو انسان کو اتنے بڑے انعامات کا وارث بنا دیتی ہے ورنہ اردو میں ایک محاورہ مشہور ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ ہمارے اعمال کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر انہی کے مطابق جزا دی جاتی تو اس عمر کے مطابق ہو جاتی مثلاً اگر کسی نے ساٹھ سال نیکیاں کی ہیں تو اسے ساٹھ سال کے لئے جنت مل جاتی اگر کسی نے اسی سال خدا تعالےٰ کی خاطر تقویٰ شعاری سے کام لیا ہے تو اسی سال کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں اس کے نصیب میں لکھ دی جاتیں۔ لیکن یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ انسان اس مختصر سی زندگی میں جو کچھ تھوڑا بہت خدا کے حضور پیش کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اسکی کوشش کو قبول کر لے تو اسے وہ جنتیں ملتی ہیں۔ اور وہ انعامات ملتے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں جن کا کوئی خاتمہ نہیں اور پھر مرنے کے بعد نہیں بلکہ اس زندگی میں اس کے لئے

**ایک جنت شروع ہو جاتی ہے**

اور وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے ہنستا مسکراتا مخالف قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے پس میرا مقصد اس وقت مختصر تقریر سے یہ ہے کہ میں کوشش کروں کہ آپ اپنے مقام کو پہچاننے لگیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوع انسانی جس کا تعلق ہمارے آدم کے ساتھ ہے کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب بپا ہو گیا اور ایک ایسی انقلابی حرکت پیدا ہو گئی کہ جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک

**اس قسم کا عظیم انقلاب**

بپا ہو سکتا ہے۔ انقلابی حرکت یا انقلاب (ایک چیز جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے

وہ نہیں، بلکہ زمین و آسمان تہ و بالا کر دیئے جائیں اور ایک نئی زمین ہو اور نیا آسمان پیدا ہو جائے۔ یہ ہے انقلاب۔ تاہم انسان اپنی کوشش میں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی زندگی میں بھی ارتقائی مراحل میں سے گزرتا ہے۔ ترقی کرتا ہے چھوٹے سے بڑا ہوتا ہے۔ جو کمزور قومیں ہیں وہ طاقتور ہو جاتی ہیں جو سائنس اور تحقیق اور علم میں پیچھے ہوتی ہیں وہ آگے نکل جاتی ہیں وہ زمین کو چھوڑ کر چاند پر پہنچ جاتی ہیں اور دنیا کو اکٹھا کرنے کے خواب دیکھنے لگتی ہیں۔ اشتراکی انقلاب نے ساری دنیا کے انسان کے ایک حصہ کو جس کو ہم ایک بڑا حصہ کہہ سکتے ہیں اکٹھا کرنے کے خواب دیکھے تھے۔ جب انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ Proletariat of world Unite کہ سارے غریب اور وہ لوگ جن پر ظلم ہو رہا ہے جن کا استحصال کیا جا رہا ہے اکٹھے ہو جاؤ۔ ہم تم سب کو ساتھ ملا کر تمہیں ظلم سے نجات دلائیں گے۔ استحصال سے تم چھٹکارا حاصل کرو گے اور پھر ترقیات کی راہ پر اور آگے بڑھیں گے۔ لیکن ابھی کتنا وقت گزرا۔

## ساٹھ سال کے قریب

سمجھ لیں آپ، اور ابھی سے ان کی حرکت آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف ہونی شروع ہو گئی ہے اور وہ جنہوں نے ساری دنیا کے Proletariat (پرولیٹریٹ) کو یہ کہا تھا کہ (unite یونائٹ) اکٹھے ہو جاؤ ہم تمہارے ساتھ مل کر تمہاری قیادت کر کے تمہیں ہدایت دیکر اوپر لے جاتے چلے جائیں گے۔ وہی لوگ جو ساری دنیا کے Proletariat کو، غریب اور مظلوم کو اکٹھا کر رہے تھے۔ انہوں نے بعض دوسری قوموں کے ساتھ مل کر اپنے تاثرات کا دائرہ مقرر کر لیا کہ دنیا کے یہ حصے میرے influence (انفلوئنس) اور یہ حصے تمہارے influence میں ہونگے۔ یعنی جن کے ساتھ لڑائی تھی جن کو وہ ظالم کہہ رہے تھے دنیا کے Proletariat کا ایک حصہ ان کے سپرد کر دیا۔ پس وہ جو ساری دنیا کو اکٹھا کر کے ایک انقلاب برپا کرنے کا منصوبہ تھا وہ تو زمین کی اس تقسیم کے نتیجہ میں دھڑام سے زمین پر گر گیا اور کامیاب نہیں ہوا۔

## نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

سے ایک عظیم انقلاب دنیوی بھی اور روحانی بھی بپا ہوا اور کہا گیا کہ یہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ یہ ساری دنیا کے انسانوں کو صرف Proletariat کو نہیں بلکہ مظلوم کو بھی اور ظالم کو بھی اپنے احاطہ میں لے لے گا۔ مظلوم کو مظلومیت سے نجات دلائے گا اور ظالم کو اس کے اندر جو ظلم کرنے کی خرابی اور بدی پائی جاتی ہے اس سے نجات دلائیگا۔ اور ہر دو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے اکٹھے ہو جائیں گے۔ بتایا یہ گیا کہ یہ عظیم انقلاب جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شروع ہوا ہے آخری زمانہ کے آنے تک (یعنی جس کو "آخری زمانہ" کہا گیا ہے اس کی ابتدا تک) تو اس کی شکل یہ بنے گی کہ مد و جذر ہو گا۔ کبھی دنیا کے ایک حصہ میں نیکی کا اور تقوےٰ کا اور انصاف کا اور عدل کا اور پیار کا اور بھائی چارے کا اور خیر خواہی کا انقلاب بپا ہو گا۔ اور دوسری طرف ایک تنزل شروع ہو جائے گا۔ لیکن مجموعی طور پر آسمانوں کی طرف بلند ہوتا ہوا ایک گراف بنے گا۔ پھر خیر القرون کی تین صدیوں کے بعد یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صدی اور بعد کی دو صدیاں گزرنے کے بعد پھر ایک تنزل کا زمانہ آئے گا لیکن وہ ناکامی کا زمانہ نہیں ہو گا یعنی وہ زمانہ ایسا نہیں ہو گا کہ ہم کہیں کہ انقلاب ناکام ہو گیا بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ انقلاب کے اندر ایک سستی پیدا ہو گئی اور جس تیزی کے ساتھ وہ

## آسمانی رفعتوں کی طرف

بڑھ رہا تھا وہ تیزی باقی نہیں رہی اور اس کے ایک حصہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ بہت سے بد اثرات آ گئے۔ بہت سی بدعات آ گئیں بہت سے ظلم داخل ہو گئے لیکن ایک حصہ ایسا بھی رہا جس کو محاورے میں Hard core (ہارڈ کور) کہا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے ایسے فدائی اور جاں نثار کہ جن کا ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ پر قربان اور اس کی تعلیم اور ہدایت کی اشاعت کے لئے وقف تھا۔ ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جو تنزل کا زمانہ تھا جس کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کا زمانہ قرار دیا ہے۔ جس میں ظلمات میں پھر ایک حرکت پیدا ہوئی، اور انقلاب کی رفتار میں، اس کی حرکت میں ایک کمی اور سستی پیدا ہو گئی اس میں بھی خدا تعالےٰ کے مقربین دریائے عظیم کی طرح تھے۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اس کی خبر نہ دی گئی ہو بلکہ پہلے سے خبر دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ پہلی تین صدیوں میں یہ انقلابِ عظیم ترقی کرے گا۔ پھر اس میں سستی پیدا ہو گی۔ اور پھر ایک ہزار سال تک اس میں آہستہ آہستہ سستی بڑھتی چلی جائے گی۔ لیکن اس وقت بھی انقلابی گروہ اپنے مقام کو پہچانتا ہو گا اور پختگی کے ساتھ اپنے مقام پر کھڑا ہو گا اور پھر ایک حرکت آسمانوں کی طرف شروع ہو گی اور پھر آخری جنگ ہو گی نیکی کی بدی کے ساتھ اور صلاحیت کی شیطانی طاقتوں کے ساتھ اور نور کی ظلمت کے ساتھ۔ اور پھر وہ بڑھتی چلی جائے گی یہاں تک کہ آخری کامیابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کو حاصل ہو جائے گی اور دوسرے سارے انقلاب دب جائیں گے۔ اور ناکام ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے اور اپنی شکست کو تسلیم کر لیں گے اور پھر وہ "انقلابی" بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے

## خدا تعالےٰ کی یہ عجیب شان ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو انقلاب پیدا کیا گیا جو حرکت قائم کی گئی اس کے اس دور میں جو آخری زمانے کے قرب کا زمانہ تھا اور آخری دور کی ابتداء کا زمانہ تھا (یعنی آخری زمانے کا ابتدائی حصہ اور اس سے کچھ پہلے کا زمانہ) اس میں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں پیدا کی گئیں۔ یعنی وہ انقلابی حرکتیں تو تھیں۔ لیکن اسلامی نہیں تھیں۔ ایک حرکت پیدا ہوئی سرمایہ داروں کی سرمایہ دارانہ نظام انقلابی نظام ہے اور بڑا زبردست انقلابی نظام ہے۔ سرمایہ دارانہ انقلابی نظام کے اس دور میں صنعت نے انقلابی ترقی کی زراعت نے انقلابی ترقی کی علوم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انقلابی ترقی کی، ذرائع آمد و رفت اور نقل و حمل نے انقلابی ترقی کی۔ یعنی انسان کو جلد تر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا۔ اسکی آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیفون) اس کے پیغام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیگراف اور ٹیلیکس وغیرہ) انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے موٹر، ہوائی جہاز اور دخانی کشتیاں بن گئیں غرض

## سرمایہ دارانہ انقلاب

بڑا عظیم انقلاب تھا اس میں چھاپے خانے بن گئے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہونے کا امکان ہو گیا اور نوعِ انسانی کو اس سرمایہ دارانہ انقلاب نے ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا اور سرمایہ دارانہ انقلاب اگرچہ غیر اسلامی انقلاب ہے۔ لیکن اس نے اسلامی انقلاب کے لئے راہ ہموار کر دی اور اس کے لئے سہولتیں بہم پہنچا دیں۔

اس کے بعد جو دوسرا انقلاب آیا وہ Russian revolution (رشین ریوولیوشن) کی شکل میں آیا۔

## روسی انقلاب

سرمایہ دارانہ انقلاب کی بنیادوں پر علمی تحقیق میں زیادہ توجہ دیکر آگے بڑھا ہے۔ اور اس وقت وہ باہر کی دنیا میں غالباً سب سے زیادہ آگے نکل چکا ہے۔ اس کے بعد پھر اسکی نقل کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ ممالک امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک اس کے پیچھے چلے۔ تاہم روسی انقلاب نے سرمایہ دارانہ مادی انقلاب کے اوپر ایک ذہنی انقلاب کی عمارت بنائی اور اگرچہ اس ذہنی انقلاب نے نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی بجائے بہت حد تک نقصان پہنچایا۔ لیکن اس نے بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم انقلاب کو عروج پر پہنچانے کی جو تحریک شروع ہو چکی ہے اس کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر دیں اور اسلام سے باہر

## تیسرا انقلاب

اخلاقی آیا۔ یہ اخلاقی انقلاب پہلے دو انقلابوں کی عمارت پر تیسری منزل ہے۔ سرمایہ دارانہ انقلاب پہلی منزل، پھر علمی اور ذہنی انقلاب یعنی روسی انقلاب دوسری منزل اور اس پر تیسری منزل اخلاقی انقلاب، وہ ہے۔ Chinese Socialism (چائینیز سوشلزم) ہر انقلاب نے اپنے سے پہلی منزل کے اوپر عمارت بنائی۔ گویا پہلوں سے بھی فائدہ اٹھایا۔ ذہنی انقلاب Russian Intellectual Revolution (رشین انٹیلکچوئل ریوولیوشن) نے سرمایہ دارانہ انقلاب کے اوپر اپنی عمارت کھڑی کی۔ اور چین کے اخلاقی انقلاب نے جو ابھی اپنے بچپنے میں ہے سرمایہ دارانہ انقلاب اور ذہنی انقلاب روسی کمیونزم کے اوپر اخلاق کی ایک منزل کی بنیاد رکھی۔ روسی انقلاب نے اخلاق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور ان کی کتب میں کبھی ایسے اقتباسات بھی ہمیں نظر آجاتے ہیں کہ انہوں نے اخلاق کو حقارت سے دیکھا ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ حالانکہ خدا تعالیٰ نے جو زبردست صلاحیتیں اور قوتیں انسان کو دی ہیں ان میں سے ایک حصہ اخلاقی

طاقتوں کا بھی ہے۔ بہرحال ان تین انقلابوں نے جو کہ غیر اسلامی تھے اسلامی انقلاب کے لئے جو اپنی ذات میں ایک زبردست روحانی انقلاب ہے راہ ہموار کر دی۔ وہ

## عظیم روحانی انقلاب

جس نے اخلاقی قدروں اور ذہنی قوتوں اور سرمایہ دارانہ نظام میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں ان اسباب سے فائدہ اٹھا کر اپنا کام کرنا تھا اور ہر ایک چیز کو انسان کی روح میں جلا پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا تھا اور اس عظیم انقلاب نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

مَیں نے بتایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہ انقلاب شروع ہوا۔ تین سو سال تک اس میں بڑی وسعت پیدا ہوئی۔ اس اسلامی انقلاب کی یہ جماعتیں اپنے اپنے قائدین کی قیادت میں دنیا کے مختلف حصوں میں انقلاب کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھ رہی تھیں لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے انقلابِ عظیم کا نوع انسانی کو جو ایک خاندان بنا دینے کا منصوبہ تھا اس مقصد کو پورا کرنے والی کوئی طاقت ہمیں ان کے اندر نظر نہیں آتی بلکہ ان میں اختلاف کی بہت سی وجوہ پیدا ہو گئیں کہا گیا کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصف آیت ۱۰) کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آگئے، ایک کامل اور مکمل شریعت اور ہدایت انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی اور ایک انقلابِ عظیم بپا ہو گیا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ اب اس انقلابِ عظیم کے نتیجہ میں

## اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔

اور تمام ازم (isms) اور اصول اور فلسفے جو اخلاقیات پر بحث کر رہے ہیں اور ذہنی قوتوں پر بحث کر رہے ہیں۔ ان سب کی غلطیوں کو ظاہر کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اتنا علم دے گا کہ وہ آج کی علم میں آگے بڑھی ہوئی دنیا کے نہ صرف غلط حملوں سے اسلام کو بچائیں گے بلکہ ان کی تحقیق کی غلطیوں کو ثابت کریں گے اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ مثلاً مَیں باہر جاتا ہوں (خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ) اور ان کے بڑے بڑے سکالرز سے بات کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے انکو یہ بتانے کی توفیق دیتا ہے کہ تم نے جو ریسرچ کی ہے اس کے اندر یہ غلطیاں ہیں اور اسلام نے جو اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ ان چیزوں سے کہیں بالا ہیں جو تمہاری تحقیق نے علم کے میدان میں دریافت کی ہیں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ یہ کام اس انقلابِ عظیم کا عروج ہے کہ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے اور نوع انسانی کو امتِ واحدہ بنا دے اور یہ اس کی اصل غرض ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آپ کی بعثت کے ساتھ جو انقلابِ عظیم بپا ہوا

## اس کا اصل مقصد یہی تھا

کہ سارے کے سارے انسان کیا مغرب میں بسنے والے کیا مشرق میں بسنے والے کیا شمال میں کیا جنوب میں کیا براعظموں میں کیا جزائر میں سارے کے سارے ایک خاندان کی طرح ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر یہ مقصد آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زندگی میں ہی یا پہلی تین صدیوں میں پورا ہو جاتا تو لوگ سمجھتے کہ چونکہ آخری مقصد پورا ہو گیا ہے اس لئے آپؐ کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا انقلاب ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور روحانی افاضہ کے ذریعہ سے ہی اس نے پیدا ہونا ہے۔ لیکن اس کے آخری مقصد کے پورا ہونے کا تعلق آخری زمانہ سے ہے اور وہ یہ زمانہ ہے (آپ صلعم) کے ایک خادم مسیح موعود کا زمانہ!

پس

## آپ وہ لوگ ہیں

جن کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دی گئی تھی کہ آپؐ کو جو دین دیا گیا ہے جو شریعت عطا کی گئی ہے، جو مذہب دیا گیا ہے۔ یعنی اسلام وہ تمام نوع انسانی کو امتِ واحدہ بنا دے گا اس کے لئے آپ جدوجہد کریں۔ اسلام ایک انقلابِ عظیم ہے، اتنا زبردست انقلاب کہ نہ پہلے کبھی آیا اور نہ آئندہ کبھی آئے گا۔ اس کے نتیجے میں سارے انسان، سینکڑوں قسم کی بولیاں بولنے والے، جن کی عادتیں مختلف، جن کا رہن سہن مختلف، سارے کے سارے انسان اسلام کی روشنی حاصل کرنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے اور یہ کام مہدی کے زمانہ میں مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور صرف آپ نے ہی نہیں فرمایا بلکہ پہلوں نے بھی لکھا ہے، امت کے جو بڑے بڑے بزرگ علماء پہلے گزرے ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کے مطابق ساری دنیا میں

## اسلام کا کامل غلبہ

آخری زمانہ میں مہدی کے ہاتھ سے ہو گا جو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک روحانی فرزند ہے۔ جس کا پیار اپنے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا عظیم ہے کہ جب آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی روح کی صرف یہی پکار ہے کہ میں تو کوئی چیز نہیں ہوں سب کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور انہی کی خدمت پر میں مقرر کیا گیا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خادم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند نے ایک ایسی جماعت پیدا کرنی ہے۔ اور خدا کے فضل سے پیدا کی ہے جن کے ذریعہ سے، جن کی دعاؤں کے ذریعہ سے، جن کی مالی قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کی وقت کی قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کے ایثار کے نتیجہ میں، جن کے مجاہدہ کی وجہ سے دنیا میں یہ انقلابِ عظیم اپنے عروج پر پہنچنے والا ہے اور آپ میں سے ہر شخص اس جماعت کا ایک فرد ہے۔

جس کے ذریعہ سے یہ کام ہو گا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اور پہلے بزرگوں نے بھی آپؐ کی احادیث اور اقوال کو سمجھ کر یہ فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالےٰ نے یہی سمجھایا اور آپ کو یہ بشارتیں دیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں بنی نوع انسان ایک خاندان بنا دیئے جائیں گے۔ اب آپ سوچیں کہ

## اس ذمہ واری کے نتیجہ میں

آپ کو کیا کیا کچھ چھوڑنا پڑے گا اور کیا کیا کچھ لینا پڑے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر احمدی کی یہ ذمہ واری ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اپنے خدا کے حضور پیش کر دے اور خدا تعالےٰ سے یہ مانگے کہ اے خدا ہر وہ چیز جس کی اس انقلابِ عظیم کو کامیاب کرنے کے لئے ضرورت ہے وہ ہمیں عطا کر دے۔

بڑی ذمہ واری ہے، بڑی ذمہ واری ہے، آدمی سوچتا ہے تو بہت پریشان ہوتا ہے اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے تو ہمت ٹوٹنے لگتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں خدا تعالےٰ نے جو وعدے کئے ہیں اور خدا تعالےٰ نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ میں اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ اپنے وعدے پورے کیا کرتا ہوں اس پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ایک طرف نیستی کا اقرار، ہر احمدی کا اقرار ہے کہ ہم لاشئی محض ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں۔ اور

## ایک طرف یہ اعلان ہے

کہ جس عظیم ہستی کا ہم نے دامن پکڑا ہے یعنی اللہ تعالےٰ وہ ساری قدرتوں کی مالک ہے اور اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں اور یہ اعلان کہ جس عظیم انسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کا عشق ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے اس کے افاضۂ روحانی کی کوئی حد بست نہیں کی جا سکتی بلکہ وہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ اسی واسطے میں نے آج کہا تھا کہ ہمارا یہ اجتماع جو کئی سال کے وقفہ کے بعد ہوا ہے۔ اس کی خصوصیت میں "دعا اور درود" قرار دیتا ہوں کہ دعائیں کریں اور درود بھیجیں، دعا آپ تبھی عاجزی سے کر سکتے ہیں جب آپ اپنے مقام کو پہچانتے ہوں جب آپ اپنی ذمہ داریوں کو جانتے ہوں۔ جب آپ اس انقلابِ عظیم کا احساس اپنے دل دل میں پیدا کریں۔ اور جب آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اپنی کوشش سے ہم نوع انسان کا دل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں جیت سکتے۔ اور یہ سچی بات ہے کہ نہیں جیت سکتے جب تک آسمان سے فرشتے نازل ہو کر ہماری مدد نہ کریں۔ اس وقت تک ہم نوعِ انسانی کا دل کیسے جیت سکتے ہیں؟ پیدا کرنے والے رب کے لئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوعِ انسانی ضرور جمع ہو گی کیونکہ

## یہ خدا کا وعدہ ہے

اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔ لیکن جس چیز کی ہمیں فکر کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر نسل اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اس کے مطابق قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا تھا۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ (البقرہ آیت ۱۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی کسی چیز کا ڈر میرے دل میں پیدا نہ ہو بلکہ میری خشیت پیدا ہو۔ اور ہر وقت تمہیں یہ خوف رہے کہ تمہاری کسی غلطی کے نتیجہ میں کہیں میں تم سے ناراض نہ ہو جاؤں۔ اگر یہ احساس دل میں پیدا ہو جائے۔ اگر اس احساس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہم سے جو تقاضا کرتا ہے وہ ہم پورا کرنے لگ جائیں۔ اگر اس احساس کے نتیجہ میں ہم بنی نوع انسان کے خیر خواہ بن جائیں۔ اگر ہم راتوں کو اُٹھ کر ان لوگوں کے لئے دعائیں کریں۔ جو ہمارا نام بھی حقارت سے لیتے ہیں تو ہم اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ روس میں بسنے والے یا امریکہ میں رہائش پذیر ہمیں حقارت سے دیکھتے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ نادان ہیں ان کو پتہ نہیں کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا وہ کچھ چیز نہیں۔ اور جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ اس کے مقابلہ میں ایک عظیم چیز ہے۔ لیکن ان کو بتانا، ان کو سمجھانا، حسن اور احسان کے ذریعہ سے ان کے دلوں کو خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا یہ میرا اور آپ کا کام ہے اور ہر آنے والی نسل کا کام ہے۔

### ہم نے کچھ اندازے لگائے

### میرا اندازہ ہے

کہ آنے والی صدی جس میں کہ اب گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس اگلی صدی میں یعنی جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی میں دنیا میں ایسے انقلابی حالات پیدا ہو جائیں گے کہ اب جو دنیا کہتی ہے کہ یہ کیا پاگلوں والی باتیں کرتے ہیں۔ ایک اتنی سی جماعت ہے غریب جماعت، دھتکاری ہوئی جماعت جو برسر اقتدار نہیں ہے۔ ساری دنیا کی طاقتیں اس کے خلاف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول کے لئے جیت لینے ہیں۔ اس دنیا کا ایک حصہ سمجھنے لگے گا کہ جو کچھ کہا گیا اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے اور ایک حصہ تو اسلام کی گود میں آجائے گا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگا پس اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اور اس سے پہلے پہلے تیاری کا زمانہ ہے صدی کے آنے میں جو گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں۔ ان میں ہمیں سب سے زیادہ تو

### دعاؤں کے ساتھ تیاری کرنی چاہیئے

دعا اس انسان کے لئے بھی کہ جو آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ دعا اس انسان کے لئے بھی کہ جو آپ کی باتوں کو جو خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپکو بتائیں سنتا ہے اور آپ کو پاگل سمجھتا ہے اور دعا اس انسان کے لئے بھی کہ جو اپنی گندی زیست میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور یہ انقلاب اب آہستہ آہستہ نظر آنے لگ گیا ہے۔ جب ان لوگوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تعلیم تو بڑی اچھی ہے لیکن۔ اور لیکن کے آگے ان کا مطلب ہوتا ہے کہ جس زندگی میں ہم پھنس گئے ہیں اور گندی عادتیں پڑ گئی ہیں عیش و عشرت میں ہم پڑے ہوئے ہیں اس زندگی کو چھوڑنے کے لئے ہم تیار نہیں۔ تعلیم کے حسن اور خوبی کا اقرار تو بہت سے کر لیتے ہیں لیکن عملاً اس کو قبول کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال کر، اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو صحیح طور پر نشوونما دیکر اس انقلاب عظیم کو پیدا کرنے کی مہم کا ایک حصہ بن جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے جو ہر لحاظ سے ایک حقیقی انقلاب ہے۔

پس

### یہ ہے ایک احمدی کا مقام

اور اسکو سمجھنے کے لئے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں۔ کیونکہ انہوں نے ہی ہمیں یہ باتیں بتائی ہیں۔ ہمیں یہ بتانے والا کون ہے؟ کہ یہ آخری زمانہ ہے اور وہ انقلاب عظیم جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے شروع ہوا تھا۔ وہ اس زمانہ میں اپنے عروج کو پہنچنے والا ہے اور نوع انسان امت واحدہ اور ایک خاندان بننے والی ہے۔ ہمیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے اور کسی نے نہیں بتایا۔ اور پھر

### اس مقصد کے حصول کے لئے

جس چیز کی ضرورت تھی، علمی لحاظ سے یا اخلاقی لحاظ سے یا روحانی لحاظ سے یا مجاہدہ کے لحاظ سے یا ایثار کے لحاظ سے یا قربانی کے لحاظ سے اس کا علم بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی لکھا یا کہا ہے وہ قرآن عظیم کی تفسیر ہے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی شرح ہے اس لئے کہ

### قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ہدایت ہے

اور دنیا میں کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ جن سکتی ہے کہ جو دنیا میں آکر یہ اعلان کرے کہ میں قرآن کریم سے یہ چیز زائد تمہیں بتا رہا ہوں جو قرآن کریم نے نہیں بتائی تھی اور تمہارے لئے ضروری ہے۔ یا یہ چیز اس میں سے نکال رہا ہوں اس کی اب ضرورت نہیں رہی۔ قرآن کریم میں ہے اور پہلے وقتوں میں اس کی ضرورت ہوگی لیکن اب اس کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم میں کوئی ناسخ اور منسوخ نہیں۔ کوئی آیت قرآن کریم کی منسوخ نہیں۔ کوئی لفظ قرآن کریم کا منسوخ نہیں۔ کوئی حرف قرآن کریم کا منسوخ نہیں کوئی زیر زبر اور پیش اور کوئی نقطہ قرآن کریم کا منسوخ نہیں۔ یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے۔ آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، آج کی ذمہ واریوں کو نباہنے کے لئے اور یہ انقلاب عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آگیا ہے اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔

ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اسکو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپکو اس میں سے نئے معانی نظر آجائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں. قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنافی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خدا خود آپ کا معلم بن گیا۔ اور عظیم ہے آپ کا کلام۔ اور اس میں اتنا پیار ہے ایک طرف اپنے رب کریم کے ساتھ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بات بھی درست ہے کیونکہ اتنا عظیم انقلاب بپا کرنے والی ہستی یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ تیرہ سو سال سے بلکہ اب چودہ سو سال ہو گئے۔

## ایک انقلابی حرکت شروع ہوئی

لیکن اس پر بڑے حملے ہوئے اور اس تعلیم پر ہزار ہا اعتراضات ہوئے. حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ ہر سال تم کئی ہزار اعتراض اسلام پر کر دیتے ہو اور اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو قیامت تک پتہ نہیں لگ سکتا کہ عیسائیت سچی ہے یا اسلام اس لئے آؤ فیصلہ کر لیں میں تمہیں ایک گر بتاتا ہوں ایک فیصلے کا طریق بتاتا ہوں اور وہ بڑا عظیم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم چیز آپ کو سکھائی۔ آپ نے فرمایا کہ ساری دنیا کے پادری سر جوڑیں اور فیصلہ کریں کہ اسلام پر سب سے زیادہ وزنی اعتراض کونسا پڑتا ہے۔ وہ سوچ کر اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اس اعتراض سے زیادہ وزنی اور کوئی اعتراض اسلام پر نہیں۔ اور جس کے متعلق تم نے فیصلہ کیا ہو کہ یہ اسلام پر سب سے وزنی اعتراض ہے اس کو میرے سامنے پیش کرو۔ میں اس اعتراض کو رد کروں گا اور جس جگہ تم نے اعتراض کیا ہے اس جگہ سے اسلام کا حسن نکال کر تمہارے سامنے پیش کروں گا کہ یہ جائے اعتراض نہیں ہے بلکہ بہت عظیم تعلیم اس کے اندر پوشیدہ ہے جس پر تم اعتراض کر رہے ہو۔ اور اگر میں ایسا کر دوں اور جس اعتراض کے متعلق تم سب سر جوڑ کر اس فیصلہ پر پہنچے ہو کہ اس سے زیادہ وزنی اور کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اگر اس کو میں باطل قرار دے دوں تو جو اعتراضات خود تمہارے نزدیک اس سے کم وزن والے ہیں وہ خود بخود رد ہو جائیں گے اور لمبی بحث کی ضرورت نہیں ہوگی. آج سے قریباً ستر سال پہلے

## عیسائیت کو یہ چیلنج

دیا گیا تھا لیکن انہوں نے یہ چیلنج قبول نہیں کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈنمارک میں مجھے عیسائی پادریوں کے دو گروہ ملے تھے. میں نے انکو کہا کہ اتنا لمبا زمانہ گزرا۔ تمہیں یہ چیلنج دیا گیا تھا تم نے اب بھی اعتراض کرنے نہیں چھوڑے اسلام پر. حالانکہ تمہیں کہا گیا تھا کہ ایک دفعہ فیصلہ کر لو کہ اسلام سچا ہے یا عیسائیت سچی ہے۔ اور میں نے انہیں کہا کہ تم یہ بہانہ نہیں کر سکتے کہ تم یہ کہہ دو کہ جس نے چیلنج دیا تھا اس کا تو بڑا لمبا زمانہ گزرا ۱۹۰۸ء میں وصال ہو گیا تھا۔ اگر آج ہم چیلنج قبول کریں تو کس کو جا کر کہیں کہ ہم نے چیلنج قبول کر لیا ہے. ہم سے اگر مقابلہ کرو اس لئے کہ میں نائب مہدی و مسیح کی حیثیت سے اور خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے تمہیں کہتا ہوں کہ تم چیلنج قبول کرو میں تمہارے اعتراض کا جواب دوں گا۔ یہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے اس کو بھی دس سال ہو گئے۔ لیکن انہوں نے چیلنج قبول نہیں کیا اور اپنی خفت مٹانے کے لئے انہوں نے کہا یہ کہ: (ڈنمارک کا ایک صحافی ہے دو سال ہوئے یہاں بھی آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ پادری وہاں کہتے ہیں کہ) وہ تو ہمارے ساتھ بڑے تیز ہو گئے تھے۔ میں نے اس کو کہا کہ میں تیز نہیں ہوا تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے انہیں کہا تھا کہ لمبا زمانہ ہوا یہ چیلنج دیا گیا تھا تم اس کو قبول کرو اور مقابلہ کرتے ہیں وہ حیران ہو کر کہنے لگا اچھا یہ بات ہے تو میں جا کر اپنے اخبار میں ان کی خبر لیتا ہوں. پتہ نہیں خبر لی یا نہیں لی. بہر حال اس کو یہ بات سمجھ آ گئی تھی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے قرآن کریم کا علم

حاصل کر کے دنیا کے جس قدر اعتراض اسلام پر پڑ سکتے ہیں ان کو دور کرنے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ روس کے دہریوں کے اسلام پر بے شمار اعتراضات ہیں لیکن وہ لوگ ہم سے بات نہیں کر سکتے۔ ہم عقلی دلائل دیں گے وہ مذہب کو نہیں مانتے۔ لیکن ایک مذہبی دلائل ہوتے ہیں اور ایک عقلی دلائل ہوتے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں عقلی دلائل سے ثابت کریں گے کہ اسلام پر تمہارے جو اعتراضات ہیں وہ باطل ہیں اور بودے ہیں اور ان کے اندر ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں اور ساری دنیا کو یہ چیلنج ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ اس سے میری کوئی بزرگی یا آپ کی کوئی بزرگی ثابت ہو بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالےٰ کی توحید قائم ہو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت انسان پر ظاہر ہو اسی لئے یہ سارا انتظام کیا گیا ہے. محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب ہر دو جہاں، یہ دنیا اور دوسری دنیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری کائنات ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے لولاک لما خلقت الافلاک لیکن بعثت نبوی کے ساتھ ایک عقلمند انسان پر علیٰ وجہ البصیرت یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ کائنات واقعی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی میدان میں بھی کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا. اس قدر عظمت ہے آپ کی۔

## پس
## اپنے مقام کو پہچانو

اور دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ تمہیں بھی اور مجھے بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا کرے تا کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور نوع انسانی اسلام کے آخری غلبہ کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اور ایک خاندان بن جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ
اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
لوگ سو بَک بَک کریں پر تیرے مقصد اور ہیں
جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تُو
مَیں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشاں
فانیوں کی جاہ و حشمت پر بَلا آوے ہزار
عزّت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
پر مجھے تُو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
گر کرے معجز نمائی ایک دَم میں نرم ہو
دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
فضل کے ہاتھوں سے اب اِس وقت کر میری مدد
میرے زخموں پر لگا مرہم کہ مَیں رنجور ہوں
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰؐ
کیا سُلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مُراد
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
ایک عالم مرگیا ہے تیرے پانی کے بغیر

اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
پر نہ چھوڑا ساتھ تُو نے اے مرے حاجت برار
بس ہے تُو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
چاند اور سُورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں رازدار
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرادے کرکے خوار
جس کو تُو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا افتخار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار
شُہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
مَیں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار
وہ دلِ سنگیں جو ہووے مثلِ سنگِ کوہسار
اے مرے سُورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مُہار
خاک میں ہوگا یہ سر گر تُو نہ آیا بن کے یار
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اِس طوفاں سے پار
میری فریادوں کو سُن مَیں ہو گیا زار و نزار
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یہ تو تیرے پر نہیں اُمّید اے میرے حصار
اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار
پھیر دے اب میرے مولیٰ اِس طرف دریا کی دھار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

# اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

(محترم جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی کراچی)

مزمّل طٰہٰ و یٰسٓ
اے بلبلِ بوستانِ ما زاغ[1]
اے تو کہ ہے باغبانِ توحید
پوری ہوئی تیری پیشگوئی
اک پھول کھلا ترے چمن میں
تو اصل ہے اور وہ ظل ہے تیرا
تو مہر ہے اور وہ نقش تیرا
عرفان کا ہے تو بحرِ ذخّار
وہ "جس کو سکھایا تو نے قرآن"
شاگردِ رشید ہے جو تیرا
اسلام کا ہے جو ایک خادم
فوجِ اسلام کا وہ جرنیل
وہ شرعِ محمدی کا قیّم
قائم ہوا جس کے دم قدم سے

اے ظلِّ اِلٰہ خاتم النبیّین
ہر رفعتِ آسماں کے شاہین
اے عالمِ کُن کی وجہِ تزئین
مبعوث ہوا وہ مہدیٔ دین
ابھرا ترا اک نقشِ رنگین
تو تاجِ زری وہ عکسِ زرّین
تو مہر ہے اور وہ ماہِ پروین
وہ ہے تری اک نہرِ شیرین
وہ صاحبِ امرِ دین و آئین
گلزار کا تیرے ہے جو گلچین
اسلام کے غم میں ہے جو غمگین
ہے فتح نصیب قائدِ دین
شائستۂ آفرین و تحسین
اسلام کا پھر نظامِ تلقین

اسلام کی ہیئت اور جبروت
وہ تیرے چمن کا ایک مالی
جس مرد کا ناخنِ تدبّر
سازِ وحدت نے جس کے توڑی
بالخیر ہے اہلِ حق کا انجام
لیکھو ہو کہ ڈوئی ہو کہ آتھم
نوشہ وہ ترا وزیرِ اعظم
مہدیٔ زماں مسیحِ موعود
احمد ہے ترے غلام کا نام
واللہ کہ تو ہے صبغۃ اللہ
اس آئینہ میں تیری نبوّت
اک ظل ہے تیرا مسیح و مہدی

اسلام کی شوکت اور تمکین
کی جس نے ترے چمن کی تزئین
ہے عُقدہ کشائے گیسوئے دین
تثلیث کی ہر تکونیہ بین
بد انجامِ دشمنانِ بد بین
فی النّارِ سقر ہوئے وہ بے دین
نائب وہ ترا مجدّدِ دین
اک کوہِ دلائل و براہین
ہے اسم کی تیرے یہ بھی تضمین
اور رنگ میں تیرے ہے یہ رنگین
ہے جلوہ نما یہ عکسِ رنگین
دستِ قدرت کی ہے یہ تکوین

ہے روح و شعورِ قیس بیدار
ہے عشق میں تیرے قیس رنگین

[1] قرآن شریف کی آیت کریمہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی رو سے معراج کے نہایت ہی بلند شان کشف کی طرف اشارہ ہے۔

## نعت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(محترم میجر منظور احمد صاحب فنا ریٹائرڈ ساہیوال)

کبھی رستے میں چھوڑا چاند تاروں کا سفر تم نے
کبھی دو نیم کر ڈالا اشارے سے قمر تم نے

کبھی جو فاصلے تھے خالق و مخلوق میں حائل
انہیں بھی کر دیا اک رات کتنا مختصر تم نے

کبھی اک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے جو وحشی
نہ جانے کیسے ان کو کر دیا شیر و شکر تم نے

پئے امّت حضورِ دوست اکثر کالی راتوں میں
کسے معلوم کیا کیا کچھ کہا پچھلے پہر تم نے

"محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا"
یہ آگاہی بھی بخشی ہے زمانے کو مگر تم نے

مرے آقا! ہے میرا نام بھی اس کے غلاموں میں
کئی صدیاں ہوئیں جس شخص کی دی تھی خبر تم نے

میں سمجھوں گا ہوئی منظور یہ مدحت مرے آقا!
سرِ محشر ادھر بھی ڈال دی جو اک نظر تم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غلبۂ اسلام کا شاندار تصوّر

اور

# اس کے علمی اور عملی تقاضے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب ٭ بڑھتا رہے وہ نورِ نبوّت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہاں میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-
"گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں۔ لیکن دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے۔ یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے۔ ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رُک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا"
(دیباچہ تفسیر القرآن ص...)

## عالمگیر غلبۂ اسلام زمانہ مہدی موعود میں

ارشاد ربانی ہے
هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (سورہ توبہ و سورہ صف)
خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔

اللہ جل شانہ و عزّ اسمہٗ نے اس آیت کریمہ میں عالمگیر غلبہ اسلام کے جس کثیر المیعاد آسمانی منصوبے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کی نسبت اجماع امت ہے کہ اس کا عملی ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ قدیم اسلامی لٹریچر کے مطابق صحابہ میں سے حضرت ابوہریرہؓ حضرت جابر بن عبد اللہؓ۔ تابعین میں سے حضرت قتادہ، ائمہ اطہار میں سے حضرت امام زین العابدین کے فرزند حضرت امام باقر علیہ السلام۔ مجددین میں سے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، مفسرین میں سے حضرت ابن جریرؒ حضرت علامہ شیخ محمد نووی، حضرت حسین واعظ الکاشفیؒ، حضرت نظام الدین نیساپوریؒ حضرت فتح اللہ کاشانیؒ، مورخین و متکلمین میں سے حضرت امام باقر المجلسی رحمۃ اللہ علیہم عمر بھر اس حقیقت کا اظہار فرماتے رہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سید المطہرین امام الطیبین فخر المرسلین، خاتم النبیین محبوب احدیت حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

یہلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام
(ابوداؤد ص۲۱۶)

یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اللہ اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب ہلاک کر دے گا۔

## حضرت بانی احمدیت کی بعثت

چنانچہ اسلام کے عالمی غلبہ ہی کی خاطر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت ہوئی جیسا کہ آپ نے فرمایا۔
"اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے ... تا اس کے ہاتھ سے دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے۔"
پھر فرمایا۔
"ابتدا میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی۔ اور یہ دین (اسلام۔ ناقل) اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔"
(سراج منیر ص۳۶-۳۷)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو یہ بھی بتایا گیا کہ یہ مکمل غلبہ تین صدیوں کے اندر اندر وقوع پذیر ہوگا (تذکرۃ الشہادتین) آپ کے الہامات اور تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے لئے سات قسم کے غلبے آسمان پر مقدر ہیں (۱) مادی و سیاسی غلبہ (۲) علمی غلبہ (۳) اخلاقی اور ایمانی غلبہ (۴) آئینی غلبہ (۵) اقتصادی، معاشی و تمدنی غلبہ (۶) تبلیغی غلبہ (۷) روحانی غلبہ

## مادی و سیاسی غلبہ

تذکرہ ص۱۳ میں ہے کہ
"میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا"
اس الہام میں بتایا گیا ہے کہ اسلام کی کھوئی ہوئی سطوت و شوکت پھر واپس آئے گی۔ اور ہندوستان، سپین، بخارا و سمرقند اور فلسطین وغیرہ ممالک پھر رسول پاک کے غلاموں کو واپس ملیں گے اور ہر جگہ اسلامی جھنڈا لہرائے گا۔ یہی نہیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک فرمایا:-
"جب دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا تو یہ نہیں ہوگا کہ سب دنیا مسلمان ہو جائے گی اور دیگر مذاہب معدوم ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگ اس طرح رہ جائیں گے جس طرح آج چوہڑے یا چمار یا سانسی وغیرہ ہیں۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص۷۶-۷۷)

ان الفاظ میں مسلم روس، مسلم افریقہ، مسلم یورپ، مسلم امریکہ اور مسلم آسٹریلیا مسلم ایشیا کا واضح تخیل دیا گیا ہے۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-
"لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟ میں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو۔ ہم تو غیر مسلم دنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے ہیں اور یہ وعدہ الٰہی ایک دن پورا ہو کر رہے گا اور اس کے آثار آج اُفقِ غلبۂ اسلام پر بھی نظر آرہے ہیں۔ مجنوں کا یہ خواب نہیں کہ مسلم بنگال واپس آجائے گا۔ مجنوں کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائیگا۔ اسلام مغلوب نہیں ہو گا۔ مسلم بنگال کیا ہندو بنگال بھی، مسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی، مسلم بنگال کیا عیسائی دنیا بھی، مسلم بنگال کیا کمیونسٹ ممالک بھی، مسلم بنگال کیا دہریہ اور بُت پرست بھی۔ یہ سارے کے سارے اسلام کیطرف کھنچے چلے آئینگے یہ اللہ تعالےٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی۔"
(الفضل یکم جنوری ۱۹۷۲ء ص۲)

## علمی غلبہ۔

مستقبل میں اسلام کو جو علمی غلبہ حاصل ہونے والا ہے اس کا نقشہ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک قلم نے درج ذیل الفاظ میں کھینچا ہے۔
"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کیلئے ہزیمت ہے میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دیگا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## اخلاقی و ایمانی غلبہ

حضرت مہدی موعودؑ اپنی ایک رؤیا کی بنا پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہوئیں اور یقین کامل ہے کہ اس قوتِ ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلا دے گا۔ اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع فرمائے گا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۱۹-۲۰)

## آئینی غلبہ

حضرت مسیح موعودؑ کو ۱۶ مارچ ۱۸۹۳ء کے ایک الہام میں بتایا گیا کہ

یوم تبدل الارض غیر الارض

یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور آئیں بدلائی جائیں گی۔ (تذکرہ طبع سوم ص ۲۳۲)

اس الہام میں مستقبل کی اسلامی دنیا کا یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ دنیا بھر کی قوموں اور ملکوں کے موجودہ خیالات اور نظریات بدل جائیں گے اور ان کی جگہ قرآن کریم کا کامل و مکمل آئین اور دستور العمل constitution لے لیگا مگر قرآنی آئین صرف اصول اور مبادیات تک ہی محدود نہیں ہوگا۔ بلکہ جزئیات اور تفصیلات پر بھی حاوی ہوگا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار آیت لیظھرہ علی الدین کلہ کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی برتری جزئیات کے لحاظ سے بھی ہمیشہ کے لئے ظاہر ہو جائے گی۔"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۴ء ص ۳)

## اقتصادی، تمدنی و معاشی غلبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی کہ

"ہزاروں آدمی تیرے پردوں کے نیچے ہیں۔" (بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

اس الہام میں دنیا کے نظام نو کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جبکہ اسلام کی بہرہ سے مستفیض ہو کر دنیا بھر کے اقتصادی، تمدنی و معاشی مسائل حل ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی بنا پر بعض الہامات میں یوسف قرار دیا گیا ہے۔ جس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج ذیل الفاظ میں فرماتے ہیں

"یوسف نے مصر پہنچ کر کئی قسم کی ذلتیں اٹھائی تھیں جو در اصل اس کی ترقی مدارج کی ایک تمہید تھی مگر اوائل میں یوسف نادانوں کی نظر میں حقیر اور ذلیل ہو گیا تھا اور آخر خدا نے اسے ایسی عزت دی کہ اسے اسی ملک کا بادشاہ بنا کر قحط کے دنوں میں وہی لوگ غلام کی طرح بنا دیئے جو غلامی کا داغ بھی اس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے مجھے یوسف قرار دیکر یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی کروں گا۔ اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دوں گا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے۔۔۔۔ گو میں زمین کی سلطنت کے لئے نہیں آیا مگر میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۸-۷۹)

## تبلیغی غلبہ

حضرت مسیح موعودؑ نے عالم رؤیا میں دیکھا

"میں دیکھتا ہوں کہ بڑا بحر ذخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق کو الٹا بہنے لگا ہے۔"

(بدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۰۹)

یہ خواب بتاتی ہے کہ اسلام ساری دنیا پر اس طرح غالب آئے گا کہ آج تو مغرب سے اٹھنے والی عیسائی پادریوں کی فوجیں لاکھوں کی تعداد میں ہر ملک پر چھائی ہوئی ہیں۔ مگر اسلامی انقلاب کے نتیجہ میں اسلام کے مبلغ مشرق سے اٹھیں گے اور ساری دنیا پر چھا جائیں گے۔ حتی کہ مغربی ممالک پر مبشرین اسلام کی فوج ظفر موج اسلام کے پھریرے لہرا رہی ہوگی۔ یہی وہ ایمان افروز نظارہ ہے جس کی نسبت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کی تقریر جلسہ سالانہ کے دوران اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہاں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر میں سو جایا کرتا ہوں۔۔۔ لوگ مجھے بے شک شیخ چلی کہہ لیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب خدا تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دیگا۔ جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دیگا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائیگا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دیگا اسی طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء ص ۴)

## روحانی غلبہ

اسلام کے روحانی غلبہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رؤیا روشنی ڈالتا ہے

"میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مقام سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت میں آئندہ کس طرح حضور کی غلامی میں اولیاء، اقطاب اور مقربین الٰہی دنیا کے ہر ملک ہر قوم اور ہر بستی میں ہونگے اس کی تفصیل حضور کے ایک اور رؤیا میں ملتی ہے۔ جو یہ ہے۔

"میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کر کے کہا "آسمانی بادشاہت"۔۔۔ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں

(بدر ۸ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۳)

## غلبہ اسلام کے روحانی و آسمانی ذرائع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کتب اور ملفوظات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے اس عالمی غلبہ کے سارے پہلو کسی ظاہری جنگ یا مادی طاقت یا سیاسی جدوجہد کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر نہیں آئیں گے نہ اس کے لئے کسی تلوار یا بندوق یا توپ یا کسی ظاہری اسلحہ کی ضرورت ہوگی بلکہ قرآنی دلائل پُرسوز دعائیں غیر معمولی قربانیاں اور خدا تعالیٰ کے قہری اور جلالی آسمانی نشانات کے نتیجہ میں دنیا میں جلد جلد انقلابات پیدا ہوں گے۔ اور جس طرح پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی آسمانی فوجوں یعنی فرشتوں نے دنیا کے بادشاہوں، امیروں، وزیروں، رئیسوں اور دوسری نامور شخصیتوں کے دلوں پر اسلام کی سچائی منکشف کر دی تھی۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور چاکروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اب بھی ایسا ہی تغیر عظیم دنیا کے ممالک میں رونما ہوگا اور دنیا مکہ اور مدینہ کی مرکزیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے محبوب ترین قائد مانے جائیں گے اور قرآنی آئین ہی ہر جگہ جاری و نافذ ہوگا۔ انشاء اللہ

## انقلاب اسلامی کا نقطہ مرکزیہ خلافت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی بتایا گیا کہ اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کی بنیاد اگرچہ آپ کے ہاتھوں نہایت وسیع پیمانے پر رکھی جا چکی ہے۔ مگر اس کی پرشکوہ عالی شان عمارت کی تکمیل نظام خلافت کے ذریعہ ہوگی اور یہ نظام انقلاب اسلامی کے لئے نقطۂ مرکزیہ کی حیثیت میں ظاہر ہوگا۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود الوصیت میں فرماتے ہیں۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیروؤں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت طبع اول ص۷)

## خلافتِ ثالثہ کا بابرکت دور

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ نے اپنے عہد خلافت میں ہمیشہ ہی نظام خلافت سے جماعت کو وابستہ رہنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ نیز یہ کہ

"خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کلمہ شریف کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند ہوگا۔" (خلافتِ راشدہ ص۳)

پھر فرمایا:-

"اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ اسلام نے خلفاء کے ذریعہ ترقی کی ہے۔ اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا"

(درس القرآن ص۷۲)

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کی طرف سے یہ الہامی بشارت بھی ملی کہ خلافت ثالثہ میں اسلامی فتوحات ہونگی۔ چنانچہ حضورؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور نہایت پُرشوکت الفاظ میں فرمایا:-

"دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی وہ اکیلا سب کو نہیں لکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلّم ہو گے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دیئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔"

(انوار خلافت ص۱۱۵، ۱۱۶)

## وسط ایشیا کے ایک عالم کی پُراسرار خواب

خدا کی شان ادھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا ادھر بعض اسلامی ممالک کے اہلِ قلم محققین کو بذریعہ خواب بتایا گیا کہ وہ دریا کے کنارے پر ہیں اور ایک قافلہ نہایت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ انہیں الہاماً یہ خبر دی گئی کہ یہ قافلہ جو دریا کے کنارے سے جا رہا ہے مہدی موعود کا قافلہ ہے۔ چنانچہ آقائی میر مسعود یادتا اپنی کتاب "مہدی موعود" میں فرماتے ہیں:-

"در خواب دیدم کنار دریائی ہستم و قافلہ در حال حرکت است، نیروئی مرموز بمن الہام نمود کہ آن قافلہ متعلق بحضرت مہدی است کہ بسرعت لیپوش دویدم" (مہدی موعود ص۴۲۲ طبع سوم ۱۳۵۲، چاپخانہ کاویان)

تصرفِ الٰہی ملاحظہ ہو آقائی میر مسعود یادتا کی یہ خواب خلافت ثالثہ کے ابتدائی ایام کی ہے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء کے خطبہ جمعہ میں یہ دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے کہ

"خدا کرے ہمارا یہ قافلہ اس اتحاد اور اتفاق کے ساتھ دنیا کے تمام ملکوں میں اور دنیا کے تمام شہروں میں اور ان شہروں کی ہر گلی کوچہ میں بڑھتا چلا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا منشاء پورا ہو کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء ص۲)

## مستقبل کی نسبت اہم انکشاف

چونکہ اسلامی دور کا سنہری دور قریب تر آچکا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس محبوب خلیفہ راشد کو شروع خلافت میں ہی یہ بشارت دی کہ آئندہ پچیس تیس سال کے اندر ایک عظیم اسلامی اور روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ کو ابھی سے قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ اس کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔"

(الفضل ۹ جنوری ۱۹۶۶ء)

## خلافتِ ثالثہ کی بابرکت تحریکات

حضرت امام ہمام نے اس اعلان کے بعد منشاء الٰہی اور القاء کے تحت اسی مقصد کی تکمیل کے لئے پہلے متعدد آسمانی تحریکات جماعت کے سامنے رکھیں جن سے اسلامی قافلہ نہایت تیز رفتاری سے شاہراہ اسلام پر گامزن ہوگیا۔ چند تحریکات کے نام یہ ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن، اشاعت و تعلیم قرآن، وقف عارضی، بعد ریٹائرمنٹ۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ مجلس ارشاد۔ بدرسوم کے خلاف جہاد۔ مجلس موصیان۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف۔ سورۃ البقرہ کی سترہ آیات کا حفظ۔ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ نئی نسل کی تربیت۔ دفتر سوم تحریک جدید۔ پاکستان کے لئے تحریک دعا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ

## غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری

ان تحریکات کے قیام و ترویج کے بعد بالآخر حضور نے ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر احمدیت کی سو سالہ جوبلی اور غلبہ اسلام کی اگلی صدی کے استقبال کی تیاری کا عظیم روحانی منصوبہ پیش فرمایا جس کا ماٹو حمد اور عزم کے دو عظیم الشان لفظوں میں سمویا ہوا ہے۔ اور جس میں مغربی اور مشرقی افریقہ اور یورپ میں نئے مراکز کھولنے کے علاوہ روسی، فرانسیسی، اٹالین، یوگوسلاوین، سپینش، چینی اور مغربی افریقہ کی تین زبانوں میں تراجم قرآن اور سو زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی وسیع اور بے نظیر سکیم شامل ہے جس کی تکمیل کے لئے حضور نے دعاؤں کا ایک روحانی پروگرام بھی تجویز فرمایا۔ خدا کے فضل سے حضرت مہدی موعود کی فدائی اور شیدائی جماعت (جس کے دل میں خاتم [illegible] محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے) اس روحانی پروگرام پر عالمی سطح پر کاربند ہے۔

## عملی زندگی کے نئے تقاضے

غلبہ اسلام کی صدی کا استقبال محض ایک وقتی ہنگامی چیز نہیں بلکہ ایک زبردست آسمانی تحریک ہے۔

### تقوےٰ شعاری

(۱) حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتابوں اور ملفوظات میں تقوےٰ پر بہت زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین" میں جب آپ نے اپنے قلم سے یہ مصرعہ لکھا ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہاماً آپ پر یہ نازل ہوا ع

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس کے بعد حضور نے یہ شعر کہا۔

یہی اک فخر شانِ اولیاء ہے
بجز تقوے زیادت ان میں کیا ہے

غلبۂ اسلام کے لئے تقوے شعاری کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ حضرت مسیح موعودؑ کے درج ذیل الفاظ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے فرماتے ہیں:-

"سچی بات یہ ہے کہ ہماری جماعت کا ہر شخص اولیاء اللہ میں سے نہ ہو تو دنیا کو نجات نہیں مل سکتی۔ اور ہم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو ہمارا مقابلہ دنیا کی موجودہ بدیوں ہی سے نہیں بلکہ ہمارا فرض خیالات بد کی رو سے مقابلہ کرنا بھی ہے اور ہمیں خیالات کے اس دریا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جو ہر طرف سے لہریں مار رہا ہے۔ یہ ہماری بہت ہی نازک حالت ہے۔ میں احباب سے التجا کرتا ہوں کہ اب ایسا ہی بننے کی کوشش کریں جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں"

(منہاج الطالبین طبع دوم ص۱۱)

### صحیح اسلامی نمونہ

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں پر اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah


میں قائم ہو۔ اگر قرآن و حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو۔ یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اور اپنے مولائے حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو۔ اور اسلام کے تمام دکھ اٹھاؤ۔ و لا تموتن الا وانتم مسلمون۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۸۳۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"وہ باتیں جو ہمارے اختیار میں ہیں ان پر آج سے ہی عمل شروع ہو جانا چاہیئے اور پھر آئندہ قریب زمانہ میں جوں جوں شریعت کے احکام تفصیل سے لکھے جائیں۔ ان تمام احکام کو عملی رنگ دیتے چلے جانا چاہئے اور جماعت انکو یاد کرتی چلی جائے تا یہ نہ ہو کہ وہ صرف چندہ دے کر یہ سمجھ لے۔ کہ اس کا کام ختم ہو گیا۔ بلکہ اسلام کے تمام احکام پر عمل اس کی غذا ہو اور سنت و شریعت کا احیاء اس کا شغل ہو یہاں تک کہ دنیا تسلیم کر لے کہ ... جماعت احمدیہ نے فی الواقعہ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنا دی ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص جہاں بھی پھر رہا ہو دنیا اسے دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ بیسویں صدی کا انگریز کے پیچھے پھرنے اور مغربیت کی تقلید کرنے والا ایک شخص ہے۔ بلکہ یہ سمجھے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔"

(انقلاب حقیقی ص۱۲۹)

## قربانیاں

(۳) غلبۂ اسلام اور قربانیاں لازم و ملزوم ہیں اسی لئے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود نے اپنے دور مسیحیت و مہدویت کی پہلی تصنیف فتح اسلام میں فرمایا ہے۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام ص۱۶)

## انتھک محنت

(۴) سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد مبارک ہے کہ

"جب ہمارا مقابلہ ایسے لوگوں سے ہے جو ہم سے چار گنا ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ اس کا کام دقت، رشق، نیک نیتی، قربانی اور اخلاص کے لحاظ سے ایسا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور چار ہزار افراد کے کام کے برابر شمار ہو سکے"

(الفضل ۷/۴۴)

## کتب مسیح موعودؑ کا مطالعہ

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں تحریریں اور ملفوظات قرآن و سنت اور حدیث کی بہترین تفسیر و تشریح ہیں۔ جن میں قیامت تک کے مسائل کے لئے اصولی طور پر پوری راہنمائی موجود ہے۔ کوئی صحیح اسلامی ریسرچ ان کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لہذا ان کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دینا اور اس کے لئے ایک نظام قائم کرنا ہم سب احمدیوں کی خصوصی ذمہ داری ہے۔ ان مقدس تحریرات کی شان تو یہ ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس شوریٰ ۱۹۲۵ء کے موقعہ پر یہ اعلان فرمایا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو کر آئے تھے اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے۔ اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں تو میں کہونگا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کر دوں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء ص۲۹)

ایک پادری طالب الدین صاحب بی اے نہایت حسرت سے لکھتے ہیں:۔

"ناممکن نہیں کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ یعنی وہ (مسیح) اپنے خیالات کو خود رقم کرتا تو اس کے نام اور کام کو بقائے دوام حاصل ہوتی اور دنیا کے ہاتھ میں اس کی ایک کامل تصویر آ جاتی اور شاید ہم اس بات کو سوچ کر شوق سے بھر جاتے اور بے ساختہ بول اٹھتے کہ اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا رسالہ بے قیاس دولت کا خزانہ ہوتا۔" (حیات المسیح مصنفہ پادری طالب الدین ص۱۳۵)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا فضل و احسان ہے کہ اس وقت حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے قلم سے لکھی ہوئی نوے کے قریب کتب مطبوعہ صورت میں موجود ہیں۔ جو علم و عرفان کا ایک لازوال خزانہ ہیں۔ سچ فرمایا مہدی علیہ السلام نے کہ

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح ص۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کا لیکچر "ملائکۃ اللہ" ص۵۵ میں ارشاد ہے۔

"حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے ہی نئے علوم کھلتے ہیں۔"

## دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا کہ جو کچھ ہوگا دعا سے ہی ہوگا یہی ایک ذریعہ قوت و شوکت اسلام کا ہے پس دعا سے ایک لمحہ استغنا اور بے نیازی اختیار کرنا روحانی موت کے مترادف ہے خصوصاً ایسے مرحلے پر جبکہ اسلام کا قافلہ پوری شان اور قوت سے رواں دواں ہے اور اس کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو دیکھ کر غیر اسلامی طاقتیں مجتمع ہو چکی ہیں اور اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ حق یہ ہے کہ درد اور سوز سے نکلا ہوا ایک فقرہ بھی خدا کے عرش کو ہلا کے رکھ دیتا ہے۔ ضرورت صرف استقلال کے ساتھ اور سوز و گداز کے ساتھ خدا کے حضور التجائیں کرنے کی ہے۔ ضرورت ان آنسوؤں کی ہے جو سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور خدا کے فضل کو آسمان سے کھینچ کر لے آئیں۔ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ تیس سال تک دعا کرتے رہے مگر آواز آئی کہ تمہاری دعا منظور نہیں کی جائیگی۔ یہ دیکھ کر مرید نے عرض کی کہ جب آپ کو الہام ہو چکا ہے کہ یہ دعا نہیں سنی جائے گی۔ تو پھر آپ کیوں دعا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ سنکر اس بزرگ کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور فرمانے لگے۔ میں تو یہ دعا تیس سال سے کر رہا ہوں۔ میں خدا کا بندہ ہوں اور وہ میرا بادشاہ ہے۔ میں اگر اس کے آستانہ پر نہ جاؤں تو اور کہاں جاؤں۔ میرا کام اس کے حضور دعا کرنا ہے جو میں کئے جاؤں گا۔ اس پر الہام ہوا کہ اس عرصہ میں اس نے جتنی دعائیں کی ہیں وہ سب قبول کی جاتی ہیں (منہاج الطالبین ص۸۹ تا ص۹۱)

## قوتِ یقین

(۷) غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اس یقین کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ کو سب قدرتیں حاصل ہیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اور اگرچہ ہم انتہائی ناکارہ کمزور اور حقیر ہیں مگر اس کی طاقتوں کے سامنے دنیا کی سب بادشاہتیں ہیچ ہیں۔ اور یہ اس کا فیصلہ ہے کہ وہ ہم کمزوروں کے ذریعہ سے محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا چاہتا ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جس کی طرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء میں توجہ دلائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"سورۃ کہف میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گر رہی تھی۔ انہوں نے دیوار کو بغیر کسی اجرت کے دوبارہ کھڑا کر دیا اور اسے گرنے سے محفوظ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سورت میں یہ بتاتا ہے کہ دیوار کو مضبوط بنانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ جب تک وہ بچے جوان نہ ہو جائیں ان کا خزانہ دیوار کے نیچے محفوظ رہے۔ جنگ کی موجودہ حالت بھی ایسی ہی ہے۔ مگر وہاں تو دیوار بنانے سے خزانہ محفوظ رہا اور یہاں دیوار گرانے سے خزانہ محفوظ رہتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان دنیوی عمارتوں کو گرا رہا ہے مگر بجائے اس کے کہ وہ یکدم سب عمارتوں کو گرائے ان کو آہستہ آہستہ گرا رہا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کے سپرد اس عمارت کی نئی تعمیر ہے وہ خدا تعالیٰ کے انجینئرنگ کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ اور وہ ابھی اپنی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ پس اگر آج تمام عمارتیں یکدم گر جائیں تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے نئی عمارتیں کھڑی کرنی ہیں۔ ابھی اپنی تعلیم کی تکمیل نہیں کر سکے۔ اس لئے وہ خلا رہ جائیگا۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے.... آج ایک دیوار گراتا ہے تو کل دوسری دیوار کو گرا دیتا ہے۔ آج ایک چھت اڑاتا ہے تو کل دوسری چھت کو اڑا دیتا ہے۔ آج ایک کمرے کو گراتا ہے تو کل دوسرے کمرے کو گرا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور قدم بقدم دنیا کی تمام عمارتوں دنیا کے تمام مکانوں اور دنیا کے تمام سامانوں کو گرا رہا اور تباہ و برباد کر رہا ہے..... اور اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان عمارتوں کو مکمل طور پر برباد نہ کرے جب تک خدا تعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں۔"

پھر فرمایا:

آج زمین اور آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہیں خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین کے حالات اس کے موافق نہ ہوں تب بھی زمین آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر جب زمین و آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان حالات کے رونما ہونے میں کوئی طاقت روک پیدا نہیں کر سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دوستوں کو اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ انقلاب خدا تعالیٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے.. تم مت دیکھو کہ تم کیا ہو۔ تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ کبھی چلتا ہوا کبھی دوڑتا ہوا اور کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہوا تمہارے قریب آ رہا ہے اور جوں جوں وہ تمہارے آ رہا ہے تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جا رہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا سہی۔ مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آ جاتا ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے۔ جو ایک نادان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس بے شک تم اپنے آپ کو مٹی کا ڈلا تسلیم کر لو۔ مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آ چکا یا آنیوالا ہے اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آئے گا تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے۔ انکی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ ان اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت قادیان ۱۹۴۷ء صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸)

## نظامِ خلافت سے دائمی عقیدت

(۸) غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال جو تقاضے لے کر آ رہا ہے۔ اس میں سب سے اہم اور بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اسکی قیامت تک ہر نسل اپنے تئیں خلیفہ وقت کی ادنےٰ خادم اور چاکر کی حیثیت سے ہمیشہ سے اسلام کے جھنڈے کو بلند کرتی چلی جائے۔ جیسا کہ مصلح موعودؓ نے ۲۲ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا بھر کے احمدیوں کے نام اپنے درد انگیز پیغام میں تحریر فرمایا۔

"خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو.... میرا یہ پیغام باہر کی جماعتوں کو بھی پہنچا دو اور انہیں اطلاع دو کہ تمہاری محبت میرے دل میں ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں۔ تم میری آنکھ کا تارا ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے اپنے ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دیں گے اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے فرمانبردار رہیں گے اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمات کریں گے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷)

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کو اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی:-

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے۔ جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے، اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہوگی اور اس سے جس قدر دور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام کے ساتھ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جو بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔" (الفضل ۲۰-۱۱-۴۶ء)

## روحِ استقبال کا نمونہ مدینہ میں

غلبۂ اسلام کی صدی کے ان بنیادی آٹھ تقاضوں کے پیچھے جذبۂ ایمان کی اسی روح کا قائم ہونا بہت ضروری ہے۔ جس کا ایمان افروز نمونہ آج سے ۱۳۵۰ سال قبل مدینہ کے انصار نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقعہ پر پیش فرمایا اور جو تاریخ عالم میں اپنی نظیر آپ ہے۔ تواریخ میں لکھا ہے کہ جب حضور علیہ السلام مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو راستہ میں حضور جن صحابہؓ کے پاس سے گزرتے تھے تو وہ جوش محبت میں عرض کرتے یا رسول اللہ یہ ہمارا گھر، یہ ہمارا مال و جان سب حاضر ہے۔ اور ہمارے پاس حفاظت کا سامان بھی ہے آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوں۔ حضورؐ ان کے لئے دعائے خیر فرماتے اور آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھتے چلے جاتے۔ مسلمان عورتوں اور لڑکیوں نے خوشی کے جوش میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر گانا شروع کیا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

یعنی آج ہم پر کوہ وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع کیا ہے۔ اس لئے ہم پر ہمیشہ کے لئے خدا کا شکر واجب ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کے بچے مدینہ کی گلیوں میں گاتے پھرتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول تشریف لے آئے۔" جب حضور مدینہ کی حدود میں داخل ہوئے تو ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ حضور اس کے پاس قیام فرمائیں آپ سب کے ساتھ محبت کا کلام فرماتے۔ اور آگے بڑھتے جاتے تھی کہ آپکی اونٹنی بنو نجار کے محلہ میں پہنچی۔ اس جگہ بنو نجار کے لوگ ہتھیاروں سے سجے ہوئے آپ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے اور بچیاں یہ شعر پڑھ رہی تھیں

نحن جوار من بنی النجار — یا حبذا محمد من جار

ہم قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں ہیں اور ہم کیا ہی خوش قسمت ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے محلہ میں ٹھہرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ بنو نجار میں پہنچ کر یہ سوال درپیش تھا کہ آپ کس شخص کے ہاں مہمان ٹھہریں۔ قبیلے کے ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ اس کو یہ فخر حاصل ہو بلکہ بعض تو جوش محبت میں آپ کی اونٹنی کی باگوں پر ہاتھ ڈال دیتے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اس وقت مامور ہے اونٹنی آگے بڑھی اور تھوڑی دور تک خراماں خراماں چلتی ہوئی جب اس جگہ پہنچی جہاں بعد میں مسجد نبوی اور آنحضرتؐ کے حجرات تعمیر ہوئے تو وہاں بیٹھ گئی۔ لیکن فوراً ہی اٹھی اور آگے کی طرف چلنے لگی۔ مگر چند قدم چل کر پھر لوٹ آئی اور پہلی جگہ پر بیٹھ گئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے منشاء میں یہی ہماری قیام گاہ ہے۔ (سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم صفحہ ۱۱ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

یاد رہے کہ اس ہجرت سے قبل حج کے موقعہ پر وادی عقبہ میں مدینہ کے ۷۳ مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے حضرت عباسؓ نے ان کو مخاطب کر کے کہا۔ اے خزرج کے قبیلہ کے لوگو! اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے تو سارا عرب تمہارا مخالف ہو جائے گا۔ اور اگر تم اپنی ذمہ داری کو سمجھتے اور ان خطرات کو پہچانتے ہو جو تمہیں اس کے دین کی حفاظت کے لئے پیش آنے والے ہیں۔ اس کو لے جانا چاہتے ہو تو خوشی سے لے جاؤ۔ ورنہ اس ارادہ سے باز آ جاؤ۔ اس انصاری وفد کے سردار البراءؓ تھے انہوں نے عرض کیا ہم نے آپ کی بات سن لی ہے۔ ہم اپنے ارادے میں پختہ ہیں۔ ہماری جانیں خدا کے نبی کے قدموں پر نثار ہیں

(مقدمہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۰۵ و صفحہ ۲۰۶)

انصار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے بعد وادیٔ عقبہ کے اس عہد کو کس شان سے نبھایا؟ اور کس طرح اپنے خون سے خدا کے اس مقدس رسول بلکہ رسولوں کے سرتاج کی حفاظت کی۔ اس پر مدینہ کی مقدس بستی، بدر کا میدان اُحد کی وادی۔ بئر معونہ، موتہ، حنین، اوطاس طائف اور تبوک کا چپہ چپہ شاہد ناطق ہے۔

حق یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال اور اسی کی تیاری اسی بے مثال جذبۂ فدائیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق کا تقاضہ کر رہے ہیں جو انصار مدینہ نے استقبال نبوی کے موقعہ پر دکھلایا تھا۔ اور جسے ایک بار پھر دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں! اے کاش اولین کے اس روح ایمان کا نظارہ آخرین کو بھی دکھلانے کی توفیق مل جائے اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر حکومت پھر سے قائم ہو۔ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور دل انوارِ قرآنی سے منور ہو جائے۔

آمین اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# زمیں زمیں کے کناروں سے لا رہے ہیں ہم

(محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل)

صدائے اللہ اکبر لگا رہے ہیں ہم | وطن وطن نئی مسجد بنا رہے ہیں ہم

خدا و بندہ کے ہیں درمیاں جو پردے | وہ درمیان سے پردے اٹھا رہے ہیں ہم

سعید روحوں کو توحید کے علم کے تلے | زمیں زمیں کے کناروں سے لا رہے ہیں ہم

بھڑک رہی ہے جو ہر سمت آتش نمرود | شرر شرر میں گلستاں کھلا رہے ہیں ہم

ہمیں مسیح زماں نے وہ سانس کی ہے عطا | بہار قلب خزاں میں سجا رہے ہیں ہم

سنا کے زمزمۂ لا الٰہ الا اللہ | بتوں کو کلمۂ طیب پڑھا رہے ہیں ہم

ہر ایک دیس میں اپنی زبان سے تنویر
ہر اک زبان میں قرآں سنا رہے ہیں ہم

# اس دل کے تصدق جو محبت کا امیں ہے

(مکرم جناب ڈاکٹر محمود الحسن صاحب امین آبادی)

اُس درد کے صدقے جو مرے دل میں مکیں ہے | اس دل کے تصدق جو محبت کا ا

اُنکے در اقدس پہ جو خم میری جبیں ہے | محسوس یہ ہوتا ہے سرِ عرشِ بر

کہتے ہیں جسے لوگ کہ فردوسِ بریں ہے | شاید مرے محبوب کے کوچہ کی ز

تو آنکھ میں مستور ہے اور دل میں مکیں ہے | پھر کیسے کہوں میں کہ مرے پاس

اُس نورِ مجسم کی خبر جن کو نہیں ہے | ان تیرہ نصیبوں کی تو دنیا ہے نہ

ہر ایک پہنچ سکتا ہے محبوب کے در تک | اس راہ میں حائل کوئی دیوار نہ

محمود ہے یہ شافعِ محشر کی عنایت
اب روزِ قیامت کا مجھے خوف نہیں ہے

# ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

(جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی)

آنکھوں میں آج نور ہے دل میں سرور ہے | بادہ کدہ میں ساغرِ غم چور چور ہے
جس کی خبر تھی وہ یہی یوم النشور ہے | شہرہ ظہورِ مہدیؑ کا نزدیک و دور ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

بارش کا دور ہے کبھی ہلکی پھوار ہے | یہ موسمِ بہار بھی کیا خوشگوار ہے
باغِ جہاں میں پھر وہی فصلِ بہار ہے | ہر برگِ گل پہ آج نیا اک نکھار ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

ہر احمدی ہے ایک گلِ تر شگفتہ رو | ہر احمدی ہے باغِ محمدؐ کی آبرو
ہر احمدی ہے واقفِ تفسیرِ تنفقوا | اور قیس بھی ہے حاملِ اسرارِ رنگ و بو

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرنے والا چمکتا ہؤا حربہ

## "ردائے عیسیٰ" کے متعلق محققین کے تازہ انکشافات

(مکرم جناب فضل الٰہی صاحب انوری (بی۔ ایس سی، شاہد) سابق مبلغ انچارج مغربی جرمنی)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ کا سب سے بڑا کام کسرِ صلیب یعنی صلیبی عقائد کو پاش پاش کرنا تھا۔ آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہؤا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان کہ جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتداء سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہو کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا اور نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں ظاہر نہ ہو۔ اور وہی ہے جو کسرِ صلیب اس کے ہاتھ پر ہوگی۔ اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔ یہی مفہوم اس حدیث کا ہے جو صحیح بخاری اور دوسری کتابوں میں درج ہے۔ پس ضرور تھا کہ آسمان ان امور اور ان قطعی اور یقینی ثبوتوں کو ظاہر نہ کرتا جب تک کہ مسیح موعود دنیا میں نہ آتا اور ایسا ہی ہؤا۔ اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہؤا ہر ایک آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آگیا۔ اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو۔ اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کیا جائے گا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائیگی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منور کرتی ہے"
(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۱ تا ۶۲)

مامورِ زمانہ کی یہ پیشگوئی اپنی تمام تر تفصیلات کے ساتھ کس عظیم الشان رنگ میں اپنے وقت پر پوری ہوئی اس کا کسی قدر بیان کفنِ مسیح پر تحقیق کی صورت میں ہدیۂ ناظرین کیا جا چکا ہے۔ (الفضل مورخہ ۱۸-۲۰-۲۱ جون ۱۹۷۷ء) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ چادر جس میں حضرت مسیحؑ کے جسم مطہر کو صلیب پر سے اُتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا اور جو دو ہزار سال سے محفوظ چلی آرہی تھی اور گزشتہ چار سو سال سے اٹلی کے ایک شہر ٹورین (TURIN) کے شاہی گرجا میں حضرت مسیحؑ کی متبرک یادگار کے طور پر اب بھی موجود ہے اس کے اُوپر حضرت مسیحؑ کی شبیہہ کے علاوہ خون کے مختلف شکلوں والے دھبوں کا بھی انکشاف ہؤا۔ ان دھبوں کی ہیئت ترکیبی محققین کے نزدیک اس امر کی شاہد ناطق ہے کہ وہ زندہ انسان کے جسم سے نکلے ہوئے بہتے خون سے پیدا ہوئے ہیں جو اس امر کی دلیل ہے کہ جس جسم کو اس کپڑے کے اندر لپیٹ کر رکھا گیا اس کا دل حرکت کر رہا تھا اور اگر وہ حضرت مسیحؑ کا جسم ہی تھا جو قرائن قویہ، تاریخی شواہد اور انجیلی بیان کی رُو سے ایک مسلّمہ حقیقت ہے تو پھر یہ حتمی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد فوت شدہ حالت میں نہیں تھے جیسا کہ عیسائیوں کا دو ہزار سال سے عقیدہ چلا آرہا ہے بلکہ آپ زندہ حالت میں ہی صلیب پر سے اُتارے گئے اور اس چادر کے اندر رکھے گئے تھے۔ بالفاظِ دیگر حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت کا عقیدہ محض ایک افسانہ ہے اور اس پر مبنی عیسائیوں کے دیگر عقائد از قسم کفارہ، حضرت مسیحؑ کا دوبارہ جی اُٹھنا اور مع جسم عنصری آسمان پر جانا بے حقیقت ہیں۔

عصرِ حاضر کا یہ عظیم سائنسی انکشاف جو بعض جرمن سائنسدانوں کی اس چادر کی عکسی تصویروں پر تحقیق کے نتیجے میں آج سے بیس سال پیشتر منصۂ شہود پر آیا جہاں ایک عالَم کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا موجب ہؤا وہاں چرچ کے لئے ایک کھلا چیلنج تھا کیونکہ ایک طرف تو اس نے عیسائیوں کے صلیبی عقائد کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا اور دوسری طرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کر کے دکھا دیا۔

چرچ اس حیرت انگیز انکشاف کے سامنے جو ۱۹۵۶ء کے لگ بھگ پہلی بار دنیا کے سامنے آیا ابھی تک خاموش تھا مگر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات نے جلد ہی ایسی صورت اختیار کر لی اور ایسے واقعات رُونما ہوئے کہ چرچ اپنے بچاؤ کے لئے بعض عملی اقدامات کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ان واقعات کی تفصیل حال ہی میں کتابی صورت میں شائع ہوئی ہے جو ایک نئے عنوان "حضرت مسیحؑ کو زندہ درگور کیا گیا تھا" (Jesus wurde lebendig begraben) کے ماتحت گزشتہ سال جرمن زبان میں چھپی ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ حصوں کا خلاصہ قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ خاکسار کے گزشتہ مضمون بعنوان "عصرِ حاضر کا ایک عظیم انکشاف" میں بتایا گیا تھا ابھی تک جرمن سائنسدانوں کی تحقیق اس چادر کی تصویروں پر کی گئی تھی۔ یہ تصویریں پہلی بار ۱۸۹۸ء میں یعنی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی وفات سے دس سال قبل ایک اطالوی فوٹوگرافر سیکنڈو پیا (SECONDO PIA) نے لی تھیں مگر اُس وقت اس سے زیادہ انکشاف نہ ہو سکا کہ چادر پر حضرت مسیحؑ کی شبیہہ مبارک کے جو دھندلے نقوش ہیں ان کو کیمرہ کی مدد سے زیادہ بہتر اور واضح صورت میں دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ جلد ہی یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ گیا۔ چادر کے اُوپر پیدا ہونے والی شبیہہ ایک منفی انسانی شبیہہ تھی جو اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کے ماتحت فوٹوگرافی کے قدرتی عمل کے ذریعہ چادر کے اندر اس وقت مرتسم ہوئی جب حضرت مسیحؑ کا جسم صلیب پر سے اُتار کر اس کے اندر رکھ دیا گیا تھا اور انسان کی منفی تصویر ہمیشہ دھندلی اور غیر واضح ہوتی ہے۔

جب تینتیس سال بعد یعنی ۱۹۳۱ء میں ایک اور اطالوی فوٹوگرافر اینرائی (ENRIE) نے چرچ کے خاص انتظام کے ماتحت چادر کی دوسری بار فوٹوگرافی کی اور پہلے سے زیادہ بہتر آلات اور تیز تر برقی شعاعیں استعمال کیں تو بہت عمدہ نتائج برآمد ہوئے۔ انہی تصویروں پر جن میں مسیح کی شبیہہ اور خون کے دھبوں کے نشانات نہایت واضح طور پر اُبھر آئے تھے جرمن سائنسدانوں نے تحقیق کی جس کے نتیجے میں ان سنسنی خیز حقائق کا انکشاف ہؤا جن کے سامنے چرچ کو آج تک دم مارنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔

تاہم چونکہ یہ تحقیق محض تصویروں پر کی گئی تھی اور کپڑے یا خون کے دھبوں پر براہِ راست تحقیق کا ابھی تک موقع پیدا نہ ہؤا تھا اس لئے جرمن محققین نے یہ تجویز کی کہ پوپ آف روم کو جو عیسائیوں کے سب سے بڑے اور فعّال فرقہ رومن کیتھولک کا روحانی پیشوا ہونے کے علاوہ چادر کے تین محافظین میں سے ایک ہیں ایک چٹھی لکھی جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ کپڑے کا کچھ حصہ مختلف قسم کے فنی اور سائنسی تجربات کے لئے دینے کی اجازت مرحمت فرماویں۔ چنانچہ یہ چٹھی "جرمن کنونشن برائے پارچہ مسیح" کے جنرل سیکرٹری مسٹر کرٹ برنا (Kurt Berna) کی طرف سے ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء کو پاپائے روم کے نام لکھی گئی جس میں چادر کی تاریخی، مذہبی اور سائنسی قدر و قیمت اور اس پر موجود تصاویر اور خون کے دھبوں کے نقوش پر ہونے والی سائنسی تحقیق کی نزاکت اور اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے کہا گیا کہ:۔

۱۔ "چادر پر کی گئی موجودہ تحقیق جو صرف تصویروں اور نقوش کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے کسی طور پر بھی کافی نہیں۔

۲۔ ضروری ہے کہ چادر پر موجود خون کے دھبوں کا جدید ترین کیمیائی عمل کے ذریعہ تجزیہ کیا جائے۔

۳۔ چادر کے کپڑے کو ایکسرے، تحت احمر اور بالائے بنفشی شعاعوں کے ذریعے دیکھ کر اس کے اجزائے ترکیبی کا جائزہ لیا جائے۔

۴۔ نیز ایٹمی گھڑی کی مدد سے چادر کی عمر کا صحیح اندازہ لگایا جائے۔ اس غرض کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں چادر کی صرف دو سنٹی میٹر چوڑی پٹی کی ضرورت ہوگی اور یہ پٹی ایسے طور پر اتاری جا سکتی ہے کہ چادر یا اس کے دیگر اہم نقوش پر کوئی اثر نہ پڑیگا اور چونکہ تقدس مآب پوپ کے سوا اور کوئی اس کی اجازت نہیں دے سکتا اس لئے وہ درخواست کرتے ہیں کہ چادر کا یہ معمولی سا ٹکڑا دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا جائے۔"

اس چٹھی کا جواب چار ماہ بعد مندرجہ ذیل دو ٹوک الفاظ میں ملا:۔

"افسوس ہے کہ آپ کی اس
استدعا کو کسی صورت میں بھی
قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

اس غیر مبہم منفی جواب کے بعد جرمن کنونشن تو خاموش ہو گیا مگر چرچ کو یہ فکر دامنگیر ہوا کہ اگر جرمن محققین کی یہ تحقیق درست ہے تو وہ صلیبی عقائد جو گزشتہ دو ہزار سال سے عیسائیت کی بنیاد چلے آتے ہیں اور جن کی بناء پر حضرت مسیح کی صلیبی موت کو نجات کا دارومدار قرار دیا جا رہا ہے وہ پاش پاش ہو کر رہ جاتے ہیں اور عیسائیت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا اس لئے انہوں نے در پردہ چادر کی اپنے طور پر تحقیق شروع کر دی اور اس غرض کے لئے دس ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں جو انتہائی رازداری کے ساتھ رات کے اندھیرے میں جا کر اس کام کو سر انجام دینے لگے۔ جرمن کنونشن جو "عالمی فاؤنڈیشن برائے پارچہ مسیح" کے نام سے اب سوئٹزرلینڈ میں قائم ہو چکی تھی کو مخفی ذرائع سے یہ بھی پتہ چلا کہ وہ روپہلی صندوق بھی کھولا گیا ہے جس میں وہ چادر مقفل ہے اور جس کو ہر تینتیس ۳۳ سال کے بعد چادر کی پبلک میں نمائش کی غرض سے اور وہ بھی اس کے قانونی اجارہ داروں (جن میں سے ایک پاپائے روم بھی ہیں) کی خاص اجازت سے ہی کھولا جاتا ہے اور اس سارے عمل کو انتہائی راز میں رکھا جا رہا ہے۔ اس سے فاؤنڈیشن کو خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ نہایت قیمتی دستاویز جو حضرت مسیح کی ایک متبرک یادگار ہونے کے علاوہ ایک بہت بڑی تاریخی حقیقت سے پردہ اٹھاتی ہے ضائع نہ کر دی جائے۔ چنانچہ اس نے فوراً ایک کتابچہ شائع کیا جس میں چادر پر جرمن محققین کے نتائج کا اختصار کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد اس نے چرچ کی طرف سے کی جانے والی مخفی تحقیق اور چادر کے ضیاع کے متعلق اپنے اس شبہے کا برملا اظہار کیا اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا کہ چونکہ چادر کو محفوظ کرنے والے روپہلی صندوق کو پوپ آف روم کی اجازت کے بغیر قانونی طور پر نہیں کھولا جا سکتا اس لئے لازماً ویٹیکن (پاپائے روم کا دار السلطنت) کا اس میں ہاتھ ہے۔ یہ کتابچہ ۱۷؍جون ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ ویٹیکن کی جانب سے اس کی فوری تردید ہوئی کہ فاؤنڈیشن کے کتابچہ میں کوئی صداقت نہیں ہے اور یہ کہ ویٹیکن چادر کے موضوع میں الجھنے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ یہ تردید بھی عالمی پریس نے شائع کر دی۔ اس پر فاؤنڈیشن نے ایک باقاعدہ احتجاجی مراسلہ تیار کر کے ۲۸؍جولائی ۱۹۶۹ء کو ویٹیکان میں پہنچایا۔ جس میں حضرت مسیح کے صلیب پر سے زندہ اترنے کے ۲۸ دستاویزی دلائل مہیا کرنے کے علاوہ ویٹیکان کو اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا کہ صندوق کو کھولا گیا ہے اور چادر پر مخفی تحقیق کی گئی ہے۔

اس احتجاجی مراسلہ کی ایک نقل عالمی پریس کو بھی مہیا کر دی گئی جسے دنیا کی تمام بڑی بڑی خبر رساں ایجنسیوں نے آڑے ہاتھوں لیا اور مشرقی اور مغربی دنیا کے قریباً دو ہزار اخبارات نے لمبی سرخیوں کے ساتھ اسے شائع کیا اور اس پر حاشیے چڑھائے۔

یہ سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ اسی سال دسمبر میں فاؤنڈیشن مذکورہ کو مخفی ذرائع سے ایک اور خبر ملی جس نے فاؤنڈیشن کے چادر کے بارے میں خدشات کو مزید تقویت دی اور اس کے ممبران پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگ گئے کہ اگر انہوں نے جلد کوئی قدم نہ اٹھایا تو یہ دستاویز ضائع کر دی جائے گی اور اس طرح یہ حضرت مسیح کے صلیب پر سے زندہ بچ نکلنے کی یہ دو ہزار سالہ ناقابل تردید شہادت ہمیشہ کے لئے مفقود ہو جائے گی۔ وہ خبر یہ تھی کہ پوپ آف روم نے روم میں موجود عملہ خصوصی کے ایک رکن کو واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ:۔

"مقدس چرچ یہ برداشت
نہیں کر سکتا کہ ایک طرف تو وہ
یہ تعلیم دے کہ مسیحؑ صلیب پر
وفات پا کر ہمارے گناہوں کا
کفارہ بنے اور دوسری طرف
ایک ایسی چادر کو اپنے سینے
سے لگائے رکھے جو مسیحؑ کے
صلیب پر سے زندہ اترنے
کی منہ بولتی تصویر ہے اسلئے
ضروری ہے کہ اس مسئلے کا کوئی
مؤثر اور معقول حل تلاش
کیا جائے۔"

یہ اطلاع ملتے ہی فاؤنڈیشن نے ۲؍جنوری ۱۹۷۰ء کو زیورچ میں مقیم انگریزی خبر رساں ایجنسی رائٹر (Reuter) کو خبردار کر دیا جس کی وساطت سے یہ خبر جلد ہی دیگر خبر رساں ایجنسیوں تک پہنچ کر دنیا کے بڑے بڑے اخبارات میں چھپ گئی (سوائے جرمنی کے جس کی خبر رساں ایجنسی نے کسی خاص مصلحت کے ماتحت اسے لینے سے انکار کر دیا)

ظاہر ہے کہ اس خبر سے ویٹیکن کی پوزیشن بہت نازک ہو گئی اور اس نے سمجھا کہ اگر اس نے اس کا بروقت اور فوری رد نہ کیا تو وہ اپنوں اور پرایوں کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے گا۔ چنانچہ ۵؍جنوری کو اسے اس کی تردید میں لکھنا پڑا کہ:۔

"چادر یسوع مسیح کا مقدس ترین
تبرک ہے اور رہے گا۔ اسے
ضائع کرنے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔"

اس کے ساتھ ہی اسے اس حقیقت کا بھی اعتراف کرنا پڑا جسے وہ گزشتہ چھ ماہ سے صیغۂ راز میں رکھے ہوئے تھا اور اس کے متعلق چھپنے والی خبروں کی تردید کر چکا تھا یعنی اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ چادر کے حفاظتی صندوق کو ۱۶؍جون ۱۹۶۹ء کو واقعی کھولا گیا تھا تاکہ چادر کی حالت کا جائزہ لیا جائے۔ یہ جائزہ مسلسل تین دن تک جاری رہا اور جدید ترین آلات اور فنی ذرائع کو بروئے کار لایا گیا اور یہ کہ اس دوران چادر کی بعض تصاویر بھی لی گئیں۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ کپڑے کی حالت کے متعلق نہایت مثبت رپورٹ ملی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس اعترافی بیان کا چھپنا تھا کہ فاؤنڈیشن کو اپنے موقف کی صحت کی مزید تشہیر کرنے کا موقع ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ اس کی اطلاع پر امریکہ، یورپ، ایشیا اور افریقہ، غرضیکہ دنیا کے تمام براعظموں کے بڑے بڑے اخبارات میں پہلے سے بھی زیادہ سنسنی خیز عنوانات کے ساتھ اس پر تبصرے شائع ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جس حقیقت کا انکشاف بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے وحی ربانی کی بناء پر آج سے اسی (۸۰) برس پہلے کیا تھا اور جسے اس وقت کے عیسائی حلقوں میں نہایت استنکار کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا آج اسی حقیقت پر سے مغربی دنیا کے عیسائی محققین خود پردہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے ہیں اور اس حقیقت کی صداقت پر اپنے ہاتھوں سے دلائل مہیا کر رہے ہیں بلکہ گلاسگو کے شاہی ہسپتال کے شعبۂ تنویم الاجساد (Department of Nancose) کے ایک سابق انچارج ڈاکٹر ڈبلیو۔بی۔ پرمروز (Dr. W.B. Primrose) نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ انجیل یوحنا کا ایک ایک ہی حوالہ کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد اور آپؑ کے مزعومہ دم توڑنے کے بعد جب ایک نگران سپاہی نے آپؑ کے پہلو میں نیزہ مارا تو جسم کے اندر سے "فی الفور خون اور پانی بہہ نکلا" آپ کے اس وقت زندہ ہونے پر کافی و وافی دلیل ہے کیونکہ نیزہ کے زخم سے خون کا فوارے کی طرح بہہ نکلنا دل کی حرکت کے بغیر ممکن نہیں۔ اور ان کے تجربات میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایک ایسا مریض جس کے دل کی حرکت بند ہو چکی ہو اس کے زخم سے خون بہہ کر نکلے۔ دوسری طرف ایسے کئی مریض ان کے تجربے میں آئے ہیں کہ جن کا سانس تک بند ہو چکا تھا مگر دل کی حرکت کی موجودگی میں وہ پھر زندہ ہو گئے یعنی ان کا سانس پھر چلنے لگ گیا۔

یہ وہی دلیل تھی جسے بانی سلسلہ احمدیہؑ نے منجملہ دیگر انجیلی دلائل کے حضرت مسیحؑ کے صلیب پر سے زندہ بچ نکلنے کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔

اس سے قبل ۱۹۶۵ء میں سینٹ تھامس ہاسپٹل لنڈن کے شعبہ تنویم الاجساد کے انچارج ڈاکٹر جے۔جی۔بورن (Dr. J. G. Bourne) نے بھی اسی قسم کا بیان دیا تھا جو اس وقت لنڈن کے اخباروں میں اور جرمنی کے ایک رسالہ سٹرن (Stern) میں چھپا تھا۔ راقم الحروف اس وقت فرانکفرٹ کی مسجد کا امام تھا۔ چنانچہ خاکسار کی ڈاکٹر موصوف سے خط و کتابت بھی ہوئی اور خاکسار نے انہیں لکھا کہ آپ انجیلی بیان کی روشنی میں اور اپنے تجربات کی بناء پر جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ ہمارے لئے نیا نہیں ہے بلکہ قرآن کریم نے اسے چودہ سو سال قبل بیان کر دیا تھا کہ یہود مسیحؑ کو جو اللہ کے رسول تھے صلیب پر مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر موصوف نے لکھا کہ انہیں وہ پورا حوالہ بھیجا جائے۔ اس پر انہیں وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ والی آیت کا انگریزی ترجمہ بھجوا دیا گیا۔

اور آج ہم قرآن کریم کی اس صداقت کا جو چودہ سو سال تک خود مسلمانوں کی آنکھوں سے بھی اوجھل رہی بلکہ وہ اس بات کا بھی انکار کرتے رہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب کے اوپر کھینچا گیا تھا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ٹورین کی چادر نے جسے "کفن مسیحؑ" بھی کہا جاتا ہے نہ صرف مسلمانوں کی اس غلط فہمی کو دور کیا جس میں وہ خطرناک طور پر مبتلا تھے اور اس کے نتیجے میں حضرت مسیحؑ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے اس دعویٰ باطل کا بھی پول کھول دیا کہ مسیح نے صلیب پر جان دی۔ کوئی بعید نہیں بلکہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب عیسائی اپنے گلے ہی لٹکائی ہوئی صلیبوں کو خود اپنے ہاتھوں سے توڑ دیں گے کیونکہ وہ ان زبردست سائنسی دلائل کی روشنی میں جو خود انہی کے علماء اور محققین نے فراہم کئے ہیں اپنے عقائد کا وہ حصہ جو مسیح کی صلیبی موت سے تعلق رکھتا ہے ترک کرنے پر مجبور ہو جائینگے اور اس طرح یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی اپنی پوری شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو جائے گی کہ جب آنے والا مسیح آئے گا تو اس کا سب سے بڑا کام یکسر الصلیب یعنی صلیب کو توڑنا ہو گا (بخاری) اسی طرح بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اس دعویٰ کی صداقت ثابت ہو گی کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس صلیب کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں جس نے حضرت مسیحؑ کے بدن کو توڑا تھا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۴۳،۱۴۲)

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے یہ بتانا بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا کہ ایک اطلاع کے مطابق پوپ آف روم نے چادر کا ایک حصہ فنی، کیمیاوی اور ایٹمی تجربات کے لئے دے دیا ہے اور اس پر تجربات مکمل ہو چکے ہیں جن محقق نے ان تجربات کو عمل میں لا کر چادر اور اس پر واقع خون کے دھبوں کی عمر اور کیمیاوی نوعیت وغیرہ کے متعلق اندازے لگائے ہیں اس کا کہنا ہے کہ وہ اس قدر سنسنی خیز ہیں کہ ان کا انکشاف کئے جانے پر دنیا میں ایک قیامت خیز تہلکہ مچ جائیگا۔ ابھی تک یہ نتائج صیغۂ راز میں ہی ہیں اور غالباً اگلے سال انگلستان میں "کفنِ مسیحؑ" پر ہونے والی عالمی کانفرنس کے دوران ان کا انکشاف کیا جائے گا اور پھر وہی ہو گا جو روزِ ازل سے مقدر ہے اور جس کا اعلان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے مندرجہ ذیل واشگاف الفاظ میں فرمایا :-

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ ..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام' اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تبلیغِ رسالت)

---

"یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما بُرہان کہ جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتداء سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ دُنیا میں ظاہر ہو کیونکہ خدا کے پاک نبیؐ نے پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا اور نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعود دُنیا میں ظاہر نہ ہو اور وہی ہے جو کسرِ صلیب اُس کے ہاتھ پر ہو گی۔ اِس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھُل جائے گی ........"

(مسیح موعودؑ)

---

# جہاں کی زُلف تو آخر سنوار دی ہم نے

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ مغربی افریقہ)

ہے دینِ حق کی اشاعت تو کی بڑی ہم نے
مگر یہ کام ہے کرنا بہت ابھی ہم نے

ہر ایک مُلک پہ لہرا کے پرچمِ اسلام
ہر ایک قوم کی کرنی ہے رہبری ہم نے

خدائے واحد و یکتا سے آشنا کر کے
اُنہیں سکھانے ہیں آدابِ بندگی ہم نے

الٰہی تُو ہی ہمارا حفیظ و ناصر ہے
تری ہی گود میں ہر دم پناہ لی ہم نے

اُٹھا سکے نہ سماوات و ارض بھی جس کو
اُٹھا لی خود وہ امانت بہنسی خوشی ہم نے

نہ ہو گا کام یہ ہم سے ترے کرم کے بغیر
تبھی تو مانگی ہے تجھ سے مدد تری ہم نے

عجیب شئے ہے یہ تیری رضا بھی جس کے لئے
تمام دُنیا سے لی مول دشمنی ہم نے

تری ہی یاد کے دل میں دیئے رہے روشن
ترے ہی نور سے پائی ہے روشنی ہم نے

ہزار شکر ہے تیرا کہ تیری دُنیا میں
کیا کسی پہ نہ جور و ستم کبھی ہم نے

جلا جلا کے چراغِ دلِ حزیں اپنا
دلوں سے اوروں کے کی دُور تیرگی ہم نے

تمہیں خبر بھی ہے کچھ اے برادرانِ وطن
تمہارے واسطے کیا کیا بلا سہی ہم نے

ستایا اہلِ جہاں نے ہمیں، تو کیا غم ہے
جہاں کی زُلف تو آخر سنوار دی ہم نے

بدی کا بدلہ ہمیشہ دیا بھلائی سے
دُعا ہی دی ہے جو گالی کبھی سُنی ہم نے

ہر اک سے مہر و محبت ہمارا مسلک ہے
دیا ہے دُنیا کو پیغامِ آشتی ہم نے

قبول کر کے تری رہ میں موت کو یا رب
ہزار مرتبہ پائی ہے زندگی ہم نے

ترے کرم کے سہارے رواں دواں ہیں ہم
تجھی سے سیکھا ہے اندازِ دلبری ہم نے

رہا زباں پہ قولِ سدید و صدق سدا
نہ کی کسی سے کبھی بات دو رُخی ہم نے

ہمارا کام ہے تبلیغِ دینِ مصطفویؐ
ہمیشہ رکھا ہے مدِّ نظر یہی ہم نے

تمام دُنیا میں قرآں کی اشاعت ہو
اسی لئے تو ہے کی وقف زندگی ہم نے

رسولِ بطحاؐ جو پیغام لے کے آئے تھے
سُنایا اہلِ جہاں کو فقط وہی ہم نے

اُسی کی شرعِ مُبیں کو جہاں میں پھیلایا
ہے کی اُسی کی دل و جاں سے پیروی ہم نے

فقط صلیب پہ تھا جن کا انحصارِ نجات
صلیب اُن کی دلائل سے توڑ دی ہم نے

بنا کے مسجدیں یورپ میں اہلِ یورپ کو
دکھا دی دینِ محمدؐ کی برتری ہم نے

مسیح و مہدیٔ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور
منادی اس کی ہے سارے جہاں میں کی ہم نے

بروز و ظل و خلیفہ ہیں وہ محمدؐ کے
اُنہیں سے سیکھی ہے شرعِ محمدی ہم نے

وہی خدا، وہی قرآن اور وہی کلمہ
نہیں بنائی شریعت کوئی نئی ہم نے

وفا و مہر سے ناآشنا ہیں جو صدیقؔ
نبھائی اُن سے بھی دُنیا میں دوستی ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کی ترقی اور الٰہی تائید و نصرت کی ایک تاریخی علامت

# ہمارا جلسہ سالانہ

- وہ جلسہ جس کا آغاز صرف ۷۵ افراد سے ہوا
- وہ جلسہ جس کے اخراجات کسی زمانہ میں زیور بیچ کر بھی پورے نہ ہوتے تھے
- وہ جلسہ جس میں اب ایشیا۔ یورپ اور افریقہ اور امریکہ کے مختلف ممالک کے کم و بیش سوا لاکھ افراد شامل ہوتے ہیں۔

(شیخ خورشید احمد)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے۔ پس کون ہے جو اسے روک سکے۔۔۔۔ آج سے ۲۵ برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی۔ ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا۔۔۔ اس گمنامی کی حالت میں۔۔۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق تیرے پاس دور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ ایسی حالت میں یہ خبر دی گئی تھی کہ کوئی بھی نہ آتا تھا۔ اور اب تم دیکھ لو کہ کس قدر موجود ہو یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ جمعہ (فرمودہ ۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء) میں فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی کی ایک تاریخی علامت ہے۔ کیونکہ مختلف مشکلات۔ روکاوٹوں اور ابتلاؤں کے باوجود ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ پہلے سے زیادہ کامیاب اور بارونق ہوتا ہے۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد سال بسال بڑھتی چلی جاتی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد واقعی ایک ناقابل تردید اور ایمان افروز حقیقت ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پر اگر ہم ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ وہ جلسہ جس کا آغاز قادیان جیسے گمنام اور دور افتادہ گاؤں میں آج سے ۸۶ سال قبل صرف ۷۵ افراد سے ہوا تھا اس میں شامل ہونے والوں اور نئے سے نئے علاقوں اور ملکوں سے بصد شوق اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والی سعید روحوں میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس اثناء میں ابتلاؤں کی آندھیاں بھی آئیں۔ نت نئی مشکلات کے پہاڑ بھی حائل ہوئے، مخالفتوں کے طوفان بھی آئے اور ایک سے ایک بڑھ کر آئے۔ بایں ہمہ جس جلسہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں نے رکھی تھی اس میں شامل ہونے والوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ پہلے صرف قریبی علاقوں سے لوگ آ [illegible] شامل ہوتے [illegible] دوسرے اضلاع [illegible] مہمان آنے لگے پھر [illegible] دور دراز [illegible] کی سعید [illegible] شامل ہونے لگیں۔ حتیٰ کہ آج وہ وقت بھی آچکا ہے۔ جبکہ اس مقدس آسمانی جلسہ میں جو کہ در اصل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ایک علامت اور نوع انسانی کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے امت واحدہ کے طور پر جمع کرنے کی نوید ہے دنیا کے کونے کونے سے اور ملک ملک سے ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب والہانہ انداز میں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اس میں شمولیت کو اپنی خوش بختی تصور کرتے ہیں۔ اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پہلے سینکڑوں تک پہنچی۔ پھر ہزاروں میں تبدیل ہوئی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ گزشتہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد خدا کے فضل سے سوا لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی تھی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

## جلسہ سالانہ کی تاریخ پر ایک نظر

آیئے جلسہ سالانہ کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں۔ دسمبر ۱۸۹۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ "آسمانی فیصلہ" کے نام سے تصنیف فرمایا۔ اس میں حضور نے از روئے قرآن مجید کامل مومنوں کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی حقانیت کے اظہار کے لئے دنیا کو ایک روحانی مقابلہ کی دعوت دی تا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکات اور اس کی نشأۃ ثانیہ کا جو فیصلہ آسمان پر فرما رکھا ہے اس کے ظہور کا آغاز ہو۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک انجمن قائم کرنے کی تجویز فرمائی اور اس تجویز پر مزید غور و فکر کی غرض سے حضور ایدہ اللہ نے جماعت کے احباب کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ اس تاریخ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ یہی وہ تاریخی اجتماع ہے۔ جو جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ قرار پایا۔ اس میں ۷۵ افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ کے انعقاد کے معاً بعد حضور نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں حضور نے جماعت کو ہر سال دسمبر کے آخری عشرہ میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اطلاع دی اور خدائی اذن سے یہ پر شوکت پیشگوئی فرمائی کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔"

دسمبر ۱۸۹۲ء میں دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ اس غرض سے قادیان کی ڈھاب کے کنارے بھرتی ڈال کر ایک چبوترہ سا تیار کیا گیا۔ جس پر یہ جلسہ منعقد ہوا۔ یہی وہ چبوترہ ہے جس پر بعد ازاں مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تعمیر ہوا۔ اس موقعہ پر ایک اونچے چوبی تخت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام رونق افروز ہوئے۔ حضور کے چاروں طرف احباب فرش پر بیٹھ گئے۔ اس موقعہ پر حضور اقدس نے ایک تقریر فرمائی جو اتنی روح پرور تھی کہ جملہ حاضرین کے دل پگھل گئے اور ان پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہو گئی اس کے بعد اگلے سالوں میں یہ جلسہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوتا رہا۔ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۳ء تک مسجد نور میں ہوا۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۴ء میں سامعین کی کثرت کے پیش نظر مسجد نور سے ملحقہ میدان میں اس جلسہ کا آغاز ہوا چنانچہ اس کے بعد ۱۹۴۶ء تک اسی میدان میں یہ جلسہ ہوتا رہا۔

## جلسہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے زیورات بیچنے پڑے

جلسہ سالانہ کا آغاز جن نامساعد حالات میں ہوا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک موقعہ پر جلسہ کے مہمانوں کے کھانے کے لئے خرچ نہ رہا۔ تو حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں اس کی اطلاع کی حضور نے فرمایا کہ میری بیوی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا کوئی زیور فروخت کرکے اس کا انتظام کر لیا جائے۔ چنانچہ زیور فروخت کرکے یا اسے رہن رکھ کر مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا گیا۔ لیکن دو دنوں کے بعد پھر حضرت میر صاحب نے عرض کیا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں ہے۔ تب حضور نے فرمایا۔

"ہم نے تو بر رعایت ظاہری اسباب انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں۔ ہے جس کے مہمان ہیں وہ خود ہی انتظام کرے گا۔"

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام میں بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ

سب مسلمانوں کا خواہ وہ اہل سنت و الجماعت ہوں یا اہل تشیع، خوارج ہوں یا معتزلہ، عرب ہوں یا عجم، یہ متفق علیہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہیں۔ اور آپ کی شریعت و کتاب (قرآن مجید) کے بعد اب قیامت تک کوئی نئی کتاب نہیں آئے گی اور نہ ہی قرآن شریف میں کوئی ترمیم یا تنسیخ ہوگی اب اس کتاب مبارک پر ہی عمل کرنا فرض ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ یا جزیرہ یا بحر و بر میں کوئی انسان رہتا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور قرآن شریف پر عمل کرے۔ ورنہ اس کی نجات نہ ہوگی۔ اور قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۝"

کہ وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے مذہب کو دے کر بھیجا ہے تا وہ اسے تمام مذاہب پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک اس بات (اسلام کے غالب کرنے اور دیگر ادیان کے مغلوب ہو جانے) کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

اور یہ بھی فرمایا گیا ہے:-

"وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ج وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۝"

کہ اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کو اپنے لئے پسند کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور مرنے کے بعد وہ ایسے لوگوں میں ہوگا جو خسارہ میں رہیں گے۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت ہی آئے گی۔ کوئی نیا مذہب نہیں آئے گا کیونکہ آپ کا زمانہ آخری زمانہ ہے۔ اس کے بعد حشر نشر ہی ہوگا لیکن یہ قیامت اچانک نہیں آئے گی بلکہ اس کی چند علامات ہیں۔

پھر ان علامات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: علامات صغریٰ اور علامات کبریٰ (تفصیل کے لئے دیکھیں حجج الکرامہ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب) علامات صغریٰ تو چھوٹی چھوٹی علامتیں ہیں۔ جو پہلے زمانوں میں بھی وقوع پذیر ہوتی رہی ہیں۔ جیسے جھوٹ کا پھیل جانا۔ مختلف قسم کی وبائیں اور معمولی زلازل وغیرہ۔ لیکن علامات کبریٰ بڑی بڑی علامتیں ہیں۔ جو پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئیں اور ان کا ذکر قرآن مجید کے بہت سے معتبر اور بزرگ مفسرین کرام نے بھی اپنی تفاسیر قرآن مجید میں زیر آیت ۱۵۸:-

"ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِھَا خَیْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۝"

سورۃ الانعام بحوالہ احادیث صحیحہ معتبرہ کیا ہے اور ان علامات میں صراحتاً یہ ذکر ہے کہ یہ علامات دُخان (دھوئیں کا عذاب) دابۃ الارض اور خروج دجال و یاجوج و ماجوج قرب قیامت کی علامات کبریٰ ہیں اور دجال و یاجوج و ماجوج کی تباہی و بربادی کے لئے مسیح کا نزول ہوگا۔

دجال لوگوں کو سچے خدا سے برگشتہ کرے گا اور اپنی ایجادات و اختراعات و کرشموں و شعبدوں سے لوگوں کو بے ایمان بنائے گا اور ان سے اپنی خدائی منوانا چاہے گا اور وہ خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ جسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے اس سے منکر ہوگا اور لوگوں کی اکثریت اس کے ساتھ ہو جائے گی کیونکہ دجال روٹیوں کا پہاڑ اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور لوگوں سے کہے گا کہ تم تو کسی دوزخ و بہشت کے مرنے کے بعد منتظر ہو۔ دیکھو میں تمہیں نقد بہشت دیتا ہوں اور جو میری مخالفت کرے اس کو آگ سے ہلاک کرتا ہوں اور زندہ ہی جہنم میں ڈال دیتا ہوں اور اس پر عرصۂ حیات تنگ کر دیتا ہوں۔ اور فتنۂ عظیمہ دجال کے ساتھ یاجوج و ماجوج بھی ہوں گے جو سخت لڑائی کرنے والے ہوں گے اور دنیا کی اکثر سلطنتوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے اور مسلمان بھی ان کے سامنے بے دست و پا ہو جائیں گے نہ جائے رفتن ہوگی نہ پائے ماندن۔

اس وقت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کے لئے مسیح کو نازل کرے گا اور مسیح دعاؤں کے ذریعہ اور اپنے سانس سے دجال و یاجوج و ماجوج پر فتح پائے گا اور پھر ایک مرتبہ وہ توحید دنیا میں قائم ہوگی جو قرآن شریف نے پیش کی ہے اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

غرضیکہ اس بات پر سب علمائے امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ قیامت کا آنا بھی حق ہے اور قیامت سے پہلے فتنۂ دجال و یاجوج و ماجوج کے خروج کرنے کے لئے نزول مسیح بھی ضروری ہے اور جب تک مسیح نہ آئے، فتنۂ دجال و یاجوج و ماجوج کا قلع قمع نہیں ہو سکتا اور قیامت آ نہیں سکتی اور کسی محدث، مفسر اور فقیہ نے مسیح کے نزول کی تکذیب نہیں کی۔

ہاں لفظ نزول (آنے) کے متعلق اکثر علماء نے کمال سادگی سے خیال کر لیا کہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ آسمان سے آئیں گے۔ حالانکہ آسمان کا لفظ قرآن شریف کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں بلکہ یہ نزول اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہونا تھا۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خود فرمایا ہے:-

"قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۝"

(سورۃ الطلاق آیت ۱۱،۱۰)

کہ ہم نے تمہاری طرف اس رسول کو اتارا (نازل کیا) ہے۔ حالانکہ کسی فرد بشر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر چڑھتے یا آسمان سے اترتے نہیں دیکھا۔ بلکہ آپ مکہ مکرمہ میں ہی اپنے مقدس والدین عبداللہ و آمنہ سے پیدا ہوئے اور سب اہل مکہ اس کے گواہ تھے۔

پس امت محمدیہ کا ایک ہزار دو سو نوے ہجری (۱۲۹۰ھ) تک یہ اجماع و اتفاق امت محمدیہ میں آنے والے مسیح کے مرتبہ و مقام و اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح کرتا ہے کہ ہمارے اس آخری زمانہ میں جو قیامت کے آنے سے بالکل قریب واقع ہوا ہے (کیونکہ تمام علامات صغریٰ ظاہر ہو چکی ہیں اور اب علامات کبریٰ ظاہر ہو رہی ہیں) اور اکثر لوگوں کے دل سچے خدا سے منکر ہیں اور وہ گناہ جو صرف خدا تعالیٰ کی ہستی کے انکار سے پیدا ہوتے ہیں یعنی جھوٹ، چوری، رشوت خوری، حرام خوری، قماربازی، لڑائیاں جھگڑے، چوربازاری، ڈکیتی، ذخیرہ اندوزی، باہمی لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، زناکاری، بے حیائی، لاپرواہی، ایک دوسرے کے حقوق کو نظر انداز کر دینا، ایک دوسرے کو دبا لینا اور بزور زور دوسروں کے مال و جان پر مسلط ہونے کی کوشش میں لگے رہنا اور صرف اسی دنیوی زندگی اور اس کی عارضی لذات کے لئے دھڑ کی بازی لگا دینا اور اچھی زندگی، اچھے پہننے اور اچھے بلند و بالا مکانوں کی فکر میں سرگرداں رہنا اور موت کا خیال بھی دل میں نہ لانا وغیرہ ہر طرف نظر آرہے ہیں اور یہ بیچارے مسلمان جو اپنے آپ کو غازی و مجاہد سمجھ رہے ہیں اور ان کی درجنوں امارتیں اور حکومتیں، ان منکران خدا و رسول کا مقابلہ تو کیا انہیں کے آگے گولہ بارود اور جنگی ہتھیاروں اور اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لئے ہاتھ پھیلاتے سب کو نظر آرہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہی وہ وقت ہے جس میں خدا تعالیٰ کے حکم سے مسیحؑ کے پیدا ہونے کی ضرورت تھی۔ تا یہ مسیحؑ کا مبارک وجود اپنی ہمت دلکشی اور دعاؤں کے ذریعہ (جیسا کہ مسلم کی حدیث میں لکھا ہے) اسلام کے سچے خدا کو دنیا میں پیش کرے اور پاک دل لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرے اور دجال و یاجوج و ماجوج کے فتنہ سے لوگوں کو نجات دے اور اسلام کو ایک مرتبہ پھر دنیا میں غالب کر دے اور یہی وجہ ہے کہ خدا کے اس برگزیدہ مسیح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے فرمایا ہے

"وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم، امام احمد بن حنبل کے شاگرد تھے اور امام بخاری کی کتاب صحیح البخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ (یعنی قرآن مجید کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح کتاب) کہلاتی ہے اور اس کے بعد صحیح مسلم دوسرے درجہ کی حدیث کی کتاب شمار ہوتی ہے ان دونوں بزرگ اماموں نے نزول مسیحؑ کی احادیث کو اپنی کتابوں میں درج فرمایا ہے اور ان کے استاد امام احمد بن حنبلؒ کی مسند میں تو نزول مسیحؑ کے متعلق مختلف راویوں سے بہت سی احادیث درج ہیں۔ اور ان سے پہلے امام ابو حنیفہؒ کی کتاب الفقہ الاکبر کے آخر میں بھی نزولِ مسیحؑ کا عقیدہ درج ہے۔

پس صحیحین (بخاری و مسلم) اور مسند احمد بن حنبل جو دوسری و تیسری صدی ہجری کی لکھی ہوئی حدیث کی کتابیں ہیں اور صحاح ستہ (حدیث کی چھ صحیح کتابوں) کی دوسری چار کتابوں میں نزول مسیحؑ کی احادیث کا مختلف راویوں سے درج ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ آخری زمانہ میں مسیحؑ کا نزول (مبعوث ہونا) ایک حقیقت اور اسلام کی فتح کی کلید ہے اور بموجب ارشادات سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ اس مسیحؑ کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور دجال و یاجوج و ماجوج کے فتنہ کو دنیا سے نیست و نابود کرنے اور دنیا میں سچی توحید قائم کرنے کے لئے مسیحؑ کا ساتھ دے کیونکہ دجال کے فتنہ سے بڑا فتنہ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی دنیا میں ظاہر نہیں ہوا اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"کوششے اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
ہمے بینم کہ دادار قدیر پاک مے خواہد
کہ باز آں قوت اسلام و آں شوکت شود پیدا"

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ هَدٰىنَا
لِهٰذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا
اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ!

○

# سحرِ فرنگ کے مقابلہ میں اسلام کا معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے ....... اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کا یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا۔ اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔"

○

# بڑا سخی ہے وہ ربِّ کریم کہتے ہیں

مکرم جناب مبشر احمد صاحب راجیکی۔ ربوہ

وہ ذات جس کو غفور و رحیم کہتے ہیں — اسی کی رہ کو رہِ مستقیم کہتے ہیں
اسی کے بُعد میں پنہاں ہے آتشِ دوزخ — اسی کے قرب کو باغِ نعیم کہتے ہیں
وہی ہے قادرِ مطلق وہی ہے جانِ جہاں — وہی ہے صاحبِ لطفِ عمیم کہتے ہیں
اسی سے ملتی ہے کارِ ثواب کی توفیق — اسی سے ملتا ہے اجرِ عظیم کہتے ہیں
نیاز مند ہمیشہ نیاز مند رہیں — یہی ہے مرضیٔ ربِّ رحیم کہتے ہیں
رکے تو حق کیلئے جو بڑھے تو حق کیلئے — اسی کو صاحبِ قلبِ سلیم کہتے ہیں

ادائے شکر سے قاصر رہا جہاں، لیکن
کشادہ اب بھی ہے دستِ کریم کہتے ہیں

وہ آفتابِ ہدایت وہ رہبرِ کامل — وہ جس کو موردِ فضلِ عظیم کہتے ہیں
ہے جس کا اسمِ گرامی محمدؐ و احمدؐ — ہے جس کی ذات رؤف و رحیم کہتے ہیں
اسی کی عقل سے روشن ہیں حکمتوں کے چراغ — اسی کی عقل کو عقلِ سلیم کہتے ہیں
اسی کے عشق کو حاصل ہے دلبری کا کمال — اسی کو مظہرِ ذاتِ قدیم کہتے ہیں
اسی کا سانس حقیقت میں ہے دمِ عیسیٰؑ — اسی کے ہاتھ کو دستِ کلیمؑ کہتے ہیں

اسی کا رُخ مبارک ہے مطلعِ انوار
اسی کے قلب کو عرشِ عظیم کہتے ہیں

وہی ہے مہدیٔ معہود احمدؑ قدنی — سلام جس کو رسولِ کریمؐ کہتے ہیں
اسی کے فیض سے پھیلے گی نکہتِ توحید — فروغ پائے گا دینِ قویم کہتے ہیں
مآل کار بہم ہوں گے مشرق و مغرب — ملے گی نعمتِ "ملکِ عظیم" کہتے ہیں
تو بارگاہِ الٰہی سے ناامید نہ ہو — بڑا سخی ہے وہ ربِّ کریم کہتے ہیں
چمن میں قافلہ آیا ہے لالہ و گل کا — خبر یہ لائی ہے بادِ نسیم کہتے ہیں

نئی زمیں ہے مبشرؔ ہے آسماں بھی نیا
بدل چکا ہے جہانِ قدیم کہتے ہیں

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "مسیحؑ ہندوستان میں"

## بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی عظیم الشان تحقیق کے دُور رس اثرات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

"میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سرینگر کشمیر میں فوت ہوگئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔"

(۱)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی بعثت کا ایک نمایاں مقصد "کسرِ صلیب" بیان فرمایا ہے۔ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور پھر ان کا آسمان پر زندگی گزارنا ہے۔ عیسائی مفکرین اس امر پر بڑے شد و مد سے اصرار کرتے ہیں کہ اگر ہمارا ایمان مسیحؑ کی صلیبی موت پر غلط ثابت ہو جائے تو عیسائیت باطل ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر زویمر جنہوں نے قاہرہ میں عرصہ دراز گزارا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"کیف یتبرء الانسان عند اللہ؟ والجواب بواسطة موت المسیح الکفاری فقط۔ لیس من طریق اٰخر ولا من انجیل اٰخر۔ فاذا کان ایماننا ھٰذا خطاء کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلة۔"

(السر العجیب فی مخز الصلیب۔ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴)

یعنی انسان اللہ کے ہاں کس طرح گناہوں سے بری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ مسیحؑ کے کفارہ والے یعنی صلیبی موت کے عقیدہ کے ذریعہ سے۔ کسی اور واسطہ سے ہرگز نہیں اور نہ کسی اور انجیل سے اگر ہمارا صلیبی موت پر ایمان غلط ثابت ہو جائے تو پھر ہماری ساری مسیحیت بکلی باطل ہو جائے گی۔

علمائے عرب و مصر نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ مسلمانوں میں حیاتِ مسیحؑ کا مسئلہ دراصل عیسائیوں نے رائج کیا ہے چنانچہ فتح البیان میں مرقوم ہے:۔

"ففی زاد المعاد للحافظ ابن القیم رحمه اللہ تعالیٰ ما یذکر ان عیسیٰ رفع وھو ابن ثلاث وثلاثین سنة لا یعرف به اثر متصل یجب المصیر الیه۔ قال الشامی وھو کما قال فان ذٰلك انما یروی عن النصاریٰ۔"

(فتح البیان۔ جلد ۲ صفحہ ۴۹)

حافظ ابن القیمؒ کی کتاب زاد المعاد میں تحریر ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۳۳ سال کی عمر میں اٹھائے گئے اس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی تا اس کا ماننا واجب ہو۔ شامی نے کہا کہ جیسا امام ابن قیمؒ نے فرمایا ہے فی الواقع ایسا ہی ہے۔ یہ امر نصاریٰ کی روایات کی بنا پر ہے۔

مفتی اعظم مصر علامہ رشید رضا ایڈیٹر "المنار" نے اس نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"انما ھی عقیدة اکثر النصاریٰ وقد حاولوا فی کل زمان منذ ظھور الاسلام بثّھا فی المسلمین۔" (الفتاویٰ)

حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے۔ ظہورِ اسلام سے ہی عیسائی ہمیشہ اس کی اشاعت مسلمانوں میں کرتے رہے ہیں۔

(۲)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیحؑ کا اعلان فرمایا اور انکشاف کیا کہ مسیح کی قبر شہر سری نگر محلہ خانیار میں ہے تو دنیا نے اس کو عجوبہ خیال کیا کہ کہاں سرزمین فلسطین اور کہاں دور دراز علاقہ کشمیر۔ آنا لجد المشرقین۔ مگر خدا تعالیٰ نے آنے والے مسیح موعودؑ کا عظیم کارنامہ کسرِ صلیب بیان فرمایا تھا۔ اس مسئلہ کے متعلق آپ نے اپنی متعدد کتب میں ذکر فرمایا ہے مگر اس اہم اور متنازعہ موضوع کے متعلق آپ نے ایک معرکۃ الآرا تصنیف "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرمائی۔ اس عظیم انکشاف پر آپ نے تاریخی حقائق کو بطور استشہاد کے پیش کیا ہے اور اس موضوع پر مدلل اور تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ آپ نے اس کتاب کے متعلق تحریر فرمایا:۔

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔"

کتاب "مسیح ہندوستان میں" ایک امتیازی علمی اور تحقیقی شاہکار ہے اس کتاب کے پہلے باب میں مسیحؑ کا صلیبی موت سے بچنے پر اناجیل کی رو سے مضبوط اور واضح دلائل دیئے گئے ہیں جس سے قرآنی نظریہ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی صداقت آشکار ہو جاتی ہے۔

دوسرے باب میں وہ دلائل ساطعہ اور نصوص ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچ جانے کے متعلق قرآن کریم اور حدیث شریف سے ماخوذ ہیں۔ تیسرے باب میں طب کی کتب کو بطور استشہاد کے پیش کیا گیا ہے جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتر آئے اور آپ کے زخموں کے علاج کے لئے حواریوں نے وہ مرہم تیار کی جس کا نام "مرہم عیسیٰ" رکھا گیا۔ کتاب مذکور میں طویل فہرست ان طبی کتب کی دی گئی ہے جن میں یہ نسخہ مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور ان کتب میں یہ تشریح بھی موجود ہے کہ:۔

"یہ مرہم حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بنائی تھی۔"

نیز اس ضمن میں تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ نسخہ جو صدہا کتابوں میں درج اور مختلف قوموں کے کروڑہا انسانوں میں شہرت یاب ہو چکا ہے اس سے کوئی تاریخی فائدہ حاصل کریں۔ پس اس جگہ ہم بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چھپا ہوا جوہر اور وہ حقیقت غائب رہ کر جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتداء سے یہی مقدر تھی کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو۔"

اس کتاب کے باب چہارم میں ان تاریخی اور علمی کتب سے مختلف شہادتوں کے اقتباسات ماخوذ ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد یروشلم سے نصیبین (عراق) افغانستان اور ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر آتا ہے اور اس باب میں اسلامی لٹریچر، بدھ مذہب کی قدیم کتب اور دیگر کتب تاریخ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے سفر ہندوستان اور کشمیر میں آمد پر مفصل تحقیق سے روشنی ڈالی ہے اس کتاب میں وہ نقشہ بھی موجود ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اس تاریخی سفر کے راستہ اور نقوش کو پیش کر رہا ہے اس نقشہ کو "نقشہ سفر حضرت مسیح علیہ السلام" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

کتاب کے باب چہارم کی تیسری فصل میں وہ ناقابل تردید تحقیق موجود ہے جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے ملک میں تشریف لائے آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ دس فرقے جن کا نام انجیل میں گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے ان ملکوں میں آ گئے تھے جن کے آنے سے کسی مورخ کو انکار نہیں ہے اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف سفر کرتے اور ان گمشدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی۔"

اس فصل میں ان تاریخی کتب کو بطور استشہاد کے پیش کیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل پر روشنی ڈالتی ہیں اور آپؑ نے ان کتب کی رو سے یہ تحقیق پایہ تکمیل تک پہنچا دی ہے کہ حضرت مسیحؑ ملک شام سے ہجرت کرتے ہوئے ان دس قبائل کی طرف گئے جن کو بخت نصر نے جلا وطن کر دیا تھا۔ اور وہ فلسطین کے مشرقی ممالک میں جا کر آباد ہو گئے۔ اور آپؑ نے ثابت کیا ہے کہ بعض اقوام جن کا تعلق افغانستان اور کشمیر کے قدیم باشندوں سے ہے وہ دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ ان کے لباس، چہرے اور بعض رسوم قطعی طور پر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ اقوام اسرائیلی خاندان میں سے ہیں۔

ڈاکٹر برنیئر اور فارسٹر کی کتب نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے جس میں وہ ملک افغانستان، ہزارہ اور کشمیر کے علاقہ میں جو اقوام اور قبائل آباد ہیں وہ دراصل اسرائیلی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لوگ ملک شام سے آئے ہیں۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں ضرور ہے کہ انہیں بھی لاؤں۔ وہ میری آواز سنیں گی اور ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی گلہ بان۔"

(یوحنا ۱۰: ۱۶)

اس کے مطابق آپ کا ان گمشدہ قبائل کی طرف جانا ضرور تھا۔ چنانچہ آپؑ نے یہ سفر اختیار فرمایا اور کشمیر میں پناہ لی اور سری نگر شہر میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور ان کا مزار مرجع خلائق ہے۔

کشمیر کی تاریخ میں حضرت مسیحؑ کی آمد کا ذکر پایا جاتا ہے جس میں ذکر ہے کہ مسیحؑ کو یوز آسف کہا جاتا ہے وہ بیت المقدس سے یہاں آئے۔ وہ اسرائیلی نبی تھے۔

(۳)

اس عظیم اور تاریخی تحقیق و انکشاف کے نتائج کامیاب ظاہر ہو رہے ہیں اور اس کے اثرات دور رس ہیں اور ثمرات خوشکن۔ مصر کا مشہور مذہبی شخصیت الاستاذ رشید رضا نے اس انکشاف کے متعلق ایک مقالہ اپنے رسالہ "المنار" میں "القول لھجرۃ المسیح الی کشمیر" (حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت) کے عنوان سے تحریر کیا۔ جس کے اختتام میں اس تحقیق سے اتفاق کرتے ہوئے انہوں نے تحریر کیا:۔

"ففرارہ الی الھند وموتہ فی ذٰلک البلد لیس ببعید عقلاً ولا نقلاً"

حضرت مسیحؑ کا ہندوستان ہجرت کرنا اور آپ کا اس شہر سری نگر میں وفات پانا از روئے عقل و نقل بعید نہیں ہے۔

(المنار جلد ۵ صفحہ ۹۰۰۔۹۰۱)

مصر کے ادیب شہیر اور محقق الاستاذ محمود عباس العقاد نے اپنی تصنیف "حیاۃ المسیح وکشوف العصر الحدیث" میں قبر مسیحؑ کے انکشاف کے متعلق لکھا:۔

"لا یصح اغفالہ"

اس انکشاف کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

مگر افسوس اب عبارت بالا کو اس اردو ترجمہ میں سے حذف کر دیا گیا ہے جو پاکستان میں کتاب مذکور کا ہوا ہے۔

۱۹۲۹ء میں عالمی مسیحی سوسائٹی کی طرف سے بائبل پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک ادارہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں تیس علماء عیسائیت نے کام کیا جن کو ریسرچ سکالر کہا گیا ان کی ریسرچ کی رپورٹ یہ ہے کہ مسیحؑ کے آسمان پر جانے کے متعلق آیات الحاقی ہیں۔ ۱۹۴۶ء کے نئے معیاری ترجمہ سے ان آیات کو متن سے خارج کر دیا گیا ہے۔ بائبل کا یہ مستند نسخہ نیویارک سے تھامس نیلسن اینڈ سنز نے شائع کیا۔

۱۸۷۳ء میں اسکندریہ کے قدیم یونانی راہب خانہ سے ایک خط ملا ہے جو اسیری فرقہ کے ایک راہب نے اپنے دوست کو یروشلم سے اسکندریہ ارسال کیا تھا یہ خط ۱۹۰۷ء میں امریکن بک کمپنی شکاگو نے "Crucification by an Eye witness." کے نام سے معنون کیا۔ یہ مکتوب حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لیا گیا تھا اور مشہور طبیب نقدیموس نے آپ کے زخموں کا علاج کیا اور آپ یروشلم سے ہجرت کر گئے۔ اور یسوع نے واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں سے کہا:۔

"میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اب کہاں جاؤں گا کیونکہ میں اس امر کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔"

اس خط میں مسیحؑ کے آسمان پر جانے کا افسانہ یوں لکھا ہے:۔

"As the disciples knelt down their faces bent towards the ground. Jesus rose and hastily went away through the gathering mist....... ....But in the city there arose a romour that Jesus was taken up in a cloud and had gone to heaven. This was invented by the people who had not been present when Jesus departed."

جب حواریوں نے گھٹنے ٹیکے تو ان کے چہرے زمین کی طرف جھکے ہوئے تھے یسوع اٹھا اور جلدی سے پھیلی ہوئی کہر میں چلا گیا۔ لیکن شہر میں یہ افواہ پھیل گئی کہ یسوع بادل میں سے ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ یہ خبر ان لوگوں نے ایجاد کی تھی جو مسیحؑ کے رخصت ہونے کے وقت موجود نہ تھے۔

اس مکتوب میں راقم نے لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کو صلیب دینے کے وقت میں عینی شاہد تھا۔

حضرت مسیحؑ کی تصاویر جو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۱۴ میں شائع شدہ ہیں وہ بتلاتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے بوڑھے ہو کر وفات پائی تھی۔ جوانی اور بڑھاپے کی تصاویر الگ الگ بتلاتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کی لمبی عمر ہوئی تھی۔

سائنسدانوں کی ایک پارٹی نے کفن مسیحؑ کے متعلق جو تحقیق کی ہے اس نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اٹلی کے شہر ٹورن (TORIN) میں کفن مسیح موجود ہے جس میں مسیحؑ کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ صلیب سے اتارے جانے کے بعد جسم پر خون کے داغ اور زخموں پر لگائی ہوئی مرہم عیسیٰ کی چکنائی کے دھبے ہیں۔ زمانہ حال کے بہترین کیمروں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیحؑ صلیب سے اترنے کے بعد زندہ تھے۔ یہ وہ عظیم انکشاف ہے جس سے پوپ خاموش ہے۔

اس سلسلہ میں امریکہ سے "The Holy Shroud." کتاب شائع ہوئی ہے جس میں اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ کفن پر آنے والی تصویر میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ کفن مسیحؑ ہے جس کے متعلق حال ہی میں لندن میں عیسائیوں کی عالمی کانفرنس کا انعقاد ہوا ہے اور اب مئی ۱۹۷۸ء میں اس تاریخی کفن کی نمائش اور مزید تحقیق کے لئے ایک کانفرنس ہو رہی ہے اور اب یہ کفن مسیحؑ غیر معمولی توجہ اور جاذبیت اختیار کرتا جا رہا ہے

جماعت احمدیہ لندن نے ان حالات کے پیش نظر جون ۱۹۷۸ء میں ٹورین کانفرنس کے بعد ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے جس کو "Ahmadiyya conference on the Deliverance of Jesus from the cross." کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس میں جدید انکشافات اور تحقیق جدید بابت وفات مسیحؑ، قبر مسیحؑ وغیرہ پیش ہوں گے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اس کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ موقف اور تحقیق کی تائید میں مزید حقائق پیش کئے جائیں گے۔

بحر میت (Dead Sea) کے مغربی ساحل پر وادی قمران میں ایسے صحیفے برآمد ہوئے ہیں جن کے متعلق ماہرین آثار قدیمہ کی رائے ہے کہ یہ صحائف پہلی صدی عیسوی کے عیسائی مرتب کرنے والے ہیں۔ ان صحائف میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ کس طرح خدا نے مسیحؑ کو یہود کے مظالم سے بچایا باوجودیکہ انہوں نے رومیوں کے پاس اس کی مخبری کی۔ مسیحؑ کا دیگر یہودی قبائل میں تبلیغ کرنے کا عزم، مسیحؑ کی ہجرت، غیر ملک میں مسیحؑ کی قبولیت اور تائید الٰہی وغیرہ ہے

(۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکشافات کا یہ اثر ہوا ہے کہ اب یورپ میں مذہبی فضا عیسائیت کے خلاف ہو رہی ہے۔ الوہیت مسیح کے عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اہلِ فکر و نظر اس کے متعلق بڑی جرأت سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ امریکی رسالہ "NEWS-WEEK" ۱۱ اپریل ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں "A QUEST FOR THE TRUE JESUS" (اصل مسیح کی تلاش) کے عنوان سے مسیحی دینیات کے نامور پروفیسروں کے افکار و نظریات کو درج کیا گیا ہے۔ اس طویل مضمون میں الوہیت مسیح کے متعلق کلیسیا کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"خدا گوشت پوست کا روپ دھار کر انسان کی شکل میں ظاہر ہوا بلکہ یہ ہمہ تاریخی واقعات کو تجربہ اور مشاہدہ کی کسوٹی پر پرکھنے والا دورِ جدید کا انسان جو سائنس کی گود میں پروان چڑھا ہے اس چیستان پر دل میں خلش محسوس کئے بغیر نہیں رہتا۔"

مروجہ عیسائیت نے خدا کا جو تصور پیش کیا ہے اس کے متعلق پادری برانڈن (BRANDON) نے اپنی کتاب ـــــ "Man and his Disting in the great Religions." (انسان اور اس کی تقدیر مذاہب کبیرہ کی رو سے) میں واضح طور پر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ عیسائیت کا پیش کردہ عقیدہ کہ ایک منجی خدا نے گنہگار دنیا کو گناہ سے بچانے کے لئے صلیب پر اپنی جان دے دی تھی۔ یہ یونانی مصری اور یہودی خیالات کا عکس ہے۔

اس سال لندن میں ایک کتاب "The Myth of God Incarnate." (انسانی جسم میں الوہیت کے حلول کا فرضی افسانہ) شائع ہوئی ہے جس میں بڑی وضاحت سے الوہیت مسیح کے عقیدہ کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے والے وہ بڑے پادری ہیں جو مذہب عیسائیت کے پروفیسرز اور اساتذہ ہیں جو پادریوں کی ڈگریوں پر دستخط کرتے ہیں بعد تحقیق اور تدقیق مسیح کی خدائی کا انکار کرنا ان اکابرین نے اپنا فرض سمجھا اس کتاب نے پبلک کی رائے کے مطابق ایک دھماکہ پیدا کر دیا ہے۔

امریکہ کے مذہبی ادارہ کے پروفیسر ایڈون لوئس اپنی "A Manual of Christian Belance" میں لکھتے ہیں:۔

"بیسویں صدی کے لوگ مسیحؑ کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں"

اللہ اکبر! امام الزمانؑ نے پرشوکت انداز میں پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"یاد رکھو کہ جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے۔"

(سراج منیر)

آپ نے اس انقلاب اور نظریہ کی تبدیلی کی بنیادی اساس کی نشان دہی یوں فرمائی تھی:۔

"ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ مل کر یہ عقیدہ قائم کر لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی۔" (احمدی اور غیر احمدی میں فرق)

"ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریمؑ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے؟"

(ازالہ اوہام)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم تحقیق قرآنی نظریہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کے عین مطابق ہے اور اس متنازعہ موضوع کا آخری حل کتاب "مسیح ہندوستان میں" کہا گیا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ اس کتاب کی تحقیق عالمی سطح پر تسلیم کر لی جائے گی۔

ربوہ کے دو مشہور تحفے
ہاضمون
پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم
سرمہ مسیحائی
امراض چشم کیلئے بہترین سرمہ
ملنے کا پتہ: نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لیے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قائدِ اعظم محمد علی جناح کے نہایت اہم اور زرّیں ارشادات

مکرم چودھری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ

"...... اس نئی مملکت کے قائم ہو جانے سے پاکستان کے شہریوں پر زبردست ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں یہ موقعہ حاصل ہوا ہے کہ دنیا کو یہ ثابت کر دکھائیں کہ کس طرح ایک ایسی قوم جس میں مختلف عناصر شامل ہیں آپس میں مل جل کر صلح و آشتی کے ساتھ رہتی ہے اور دین و ذات کا امتیاز کئے بغیر اپنے تمام شہریوں کے لئے یکساں فلاح و بہبود کے لئے کام کرتی ہے۔"

۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے یوم پیدائش کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ کی مناسبت سے یہ مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے جس میں قائد اعظم کے چند اہم ارشادات شامل ہیں جو ہر دردمند پاکستانی کے لئے قابل تقلید ہیں (ادارہ)

آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل جبکہ مسلم قوم نہ صرف انگریز حاکموں کے بلکہ فرقہ پرست ہندوؤں کی کثرت کی وجہ سے ہر طرح کے ظلم وستم کا نشانہ تھی۔ انگریزوں کی دشمنی تو اس بناء پر تھی کہ انہوں نے مسلمانوں سے ہی سلطنت چھینی تھی اور وہ دوبارہ کسی صورت میں بھی انہیں آزاد اور حکومت میں حصہ دار دیکھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ اور ہندو اپنی بے پناہ کثرت کی وجہ سے ان کی آزادی اور ترقی میں ہر حیلہ سے روک بننے اور انہیں غلام رکھنے کے متمنی تھے اور صدیوں سے مسلمانوں کے استحصال اور ان پر مظالم کا سلسلہ جاری تھا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلم قوم کے اندر جذبۂ آزادی پیدا کیا اور اس کو ابھارنے کے لئے ایک مردِ مجاہد مسٹر محمد علی جناح کے دل میں تحریک فرمائی کہ وہ اس بظاہر پسماندہ اور ظلم سے پسی ہوئی قوم کی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اور ان کے دینی و سیاسی اور روحانی و مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک وقف کر دیں اور مسلم قوم میں از سرِ نو زندگی کی روح پھونکیں اور انہیں اپنے حقوق کی حفاظت اور آزادی کے حصول کے لئے بیدار اور متحد و منظم کریں۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنی قوم کے دلوں میں آزادی اور ایک علیحدہ مسلم مملکت قائم کرنے کی امنگ اور جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے قوم کے اندر اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کی مشعل جلائی اور فرمایا

"ہم مسلمان چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر ہم ایک آزاد قوم بن کر اپنے ہمسایوں کے ساتھ ہم آہنگی اور امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ ہماری تمنا ہے کہ ہماری قوم اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کو کامل ترین نشوونما بخشے اور اس کام کے لئے وہ طریق عمل اختیار کرے جو اس کے نزدیک بہترین ہو اور ہمارے عطیات قدرتی ہمارے نصب العین سے ہم آہنگ ہوں۔"

قیصر باغ بمبئی میں ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء کو جشن عید کے موقعہ پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمارے راستہ میں کوئی چیز مزاحم نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی چیز ہمیں اپنے نصب العین سے منحرف کر سکتی ہے۔ ہم تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کریں گے۔ مصائب جھیلیں گے یہاں تک کہ آگ کے شعلوں کو بھی پار کر کے آگے نکل جائیں گے۔ راستے میں ہمیں ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہمیں نقصان بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن کوئی چیز ہمارے راستہ میں حائل نہیں ہو گی کوئی چیز ہمیں مغلوب نہ کر سکے گی۔

... ہمارے مطالبات حق و انصاف پر مبنی ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں کی زندہ جاوید قوم مٹائی نہیں جا سکتی۔ خواہ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑے ہم پاکستان لے کے رہیں گے۔"

## قیامِ پاکستان

قائد اعظم کی انتھک کوشش اور انتہائی محنت نے قوم کے اندر ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا۔ اور تمام قوم نے جانی و مالی اور وقتی ہر قسم کی قربانی حصول وطن کے مقصد کو پانے کے لئے پیش کی۔ مطالبۂ پاکستان کو منوانے کے لئے انگریزوں اور ہندوؤں کو مجبور کر دیا چنانچہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کو حکومت برطانیہ کو پاکستان کے قیام کی منظوری کا اعلان کرنا پڑا۔ اور اس طرح ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ایک آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت "پاکستان" معرضِ وجود میں آئی۔ اور قائد اعظم کا وہ سیاسی خواب پورا ہو گیا جو وہ اپنی قوم کے لئے ایک الگ مملکت کے حصول کے لئے دیکھ چکے تھے

## تعمیرِ پاکستان

قائد اعظم نے اپنے مقصد کے حصول کے بعد اس نوزائیدہ مملکت کی تعمیر استحکام۔ خوشحالی و مرفہ الحالی، دفاع بین الاقوامی تعلقات۔ اقتصادی و معاشی اور تعلیمی ترقی کی طرف پورے انہماک سے توجہ دی اور قوم کو ان امور کے لئے اہم ہدایات دینے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ لیکن سب سے بڑی فکر جو قائد اعظم کو پاکستان کی تعمیر اور بقا کے سلسلہ میں لاحق تھی وہ بلالحاظ مذہب وعقیدہ و فرقہ و نسل پاکستانیوں میں باہمی اتحاد اور اخوت کے جذبہ کو مضبوط کرنا تھا اور جہاں تک ان سے ہو سکا پاکستانی قوم کو انہوں نے بحیثیت قوم متحد و منظم رہنے کی ضرورت کا احساس کروایا۔ چنانچہ ذیل میں آپ کے ارشادات بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کئے جا رہے ہیں۔

قیام پاکستان کے فیصلہ کے اعلان کے بعد ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی کے آغاز کے موقعہ پر نئی مملکت کی پالیسیوں کی تشکیل شروع ہوئی۔ قائد اعظم کو اس اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں بسنے والے تمام افراد کی حیثیت مساوی ہونے کے متعلق اعلان کیا۔ چنانچہ فرمایا۔

"اگر تم نے تعاون کے جذبہ سے کام لیا۔ ماضی کو فراموش کر دیا۔ تنازعات اور باہمی اختلافات کو بھلا دیا۔ تو تم میں ہر ایک چاہے وہ کسی رنگ۔ ذات یا عقیدے سے متعلق ہو اور اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہی کیوں نہ ہو اول اور آخر اس ریاست کا باشندہ ہو گا تمہارے حقوق۔ مراعات اور ذمہ داریاں مشترک ہونگی اور تم ان سب میں برابر کے حصہ دار ہو گے۔"

پھر فرمایا:

"یورپ خود کو مہذب کہتا ہے لیکن وہاں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک خوب لڑتے رہے۔ آج بھی وہاں بعض ریاستوں میں افراتفری موجود ہے مگر ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں۔ کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں۔"

پھر فرمایا:

"آپ آزاد ہیں آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں۔ آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہیئے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے
گا اور مسلمان مسلمان نہ رہے گا
مذہبی مفہوم میں نہیں کیونکہ یہ
ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے
بلکہ سیاسی مفہوم میں اس
مملکت کے شہری کی حیثیت سے۔"

(۲) قیامِ پاکستان کے فوراً بعد ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو ملت کے نام اپنے نشریہ میں فرمایا:۔

"...... اس نئی مملکت کے
قائم ہو جانے سے پاکستان
کے شہریوں پر زبردست ذمہ
داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں
یہ موقعہ حاصل ہوا ہے کہ دنیا
کو یہ ثابت کر دکھائیں کہ کس
طرح ایک ایسی قوم جس میں
مختلف عناصر شامل ہیں آپس
میں مل جل کر صلح و آشتی کے
ساتھ رہتے ہیں اور دین و
ذات کا امتیاز کئے بغیر اپنے
تمام شہریوں کے لئے یکساں
فلاح و بہبود کے لئے کام کرتی
ہے۔"

(۳) ۳۰ راکتوبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں ملت سے خطاب کرتے ہوئے اسے اسلام کی اعلیٰ روایات پر عمل پیرا ہونے اور اسلاف کی راہوں پر چلنے کا درس دیا اور فرمایا:۔

"میں آپ سے صرف یہ کہنا
چاہتا ہوں کہ ہم سے ہر شخص
جس حد تک بھی میرا پیغام
پہنچے نہ صرف پاکستان کے
لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے
کا عہد کرے بلکہ اس عزم کا
اظہار بھی کرے کہ ہمیں پاکستان
کو اسلام کا قلعہ بنانا ہے اور
ایسی قوموں کی صف میں کھڑا
کرنا ہے جن کا مقصد ملک
کے اندر ہی نہیں بلکہ ہر جگہ امن
ہو...... اپنی ہمتیں بلند
رکھیئے۔ موت سے نہ ڈریئے
ہمارا دین موت کے لئے تیار
رہنے کا سبق دیتا ہے۔ پاکستان
اور اسلام کی حرمت کے لئے
حالات کا بہادری سے مقابلہ
کرنا چاہیئے...... یاد
رکھیئے ہر قسم کی ترقی کے لئے
نظم و ضبط کی سختی سے پابندی
اور نفاذ بنیادی شرطیں ہیں۔"

(۴) ۲۵ رمئی ۱۹۴۸ء کو آپ نے کوئٹہ کے شہریوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب میں پاکستان کے کسی
طبقہ پر صوبائیت کا غلبہ
پاتا ہوں تو مجھے قدرتی طور پر
دکھ ہوتا ہے۔ پاکستان کو
اس برائی سے آزاد ہونا چاہیئے
یہ تو پرانے دورِ حکومت کی
یادگار ہے۔ انگریزوں کے تحکم
سے بچنے کے لئے صوبائی
خود مختاری اور مقامی آزادی
عمل پر جان دیتے تھے۔ مگر اب
جبکہ مرکزی حکومت اور اقتدار
تمام تر آپ کا اپنا ہے اسی
انداز سے سوچتے چلے جانا
محض حماقت ہے بالخصوص
جبکہ آپ کی مملکت نئی نئی
وجود میں آئی ہے اور شدید
ترین اندرونی و بیرونی مسائل
سے دوچار ہے۔ اس نازک
موقعہ پر صوبائی مقامی یا
ذاتی مفاد کو مملکت کے کسی
اہم مفاد پر غالب آنے دینا
خودکشی کے مترادف ہے۔"

(۵) پھر فرمایا:۔

"اب ہم سب پاکستانی ہیں
نہ بلوچی، نہ پٹھان، نہ سندھی
نہ بنگالی، نہ پنجابی۔ ہمیں
پاکستانی اور صرف پاکستانی کہلانے
پر فخر ہونا چاہیئے۔ ہم جو کچھ
محسوس کریں جو کچھ عمل کریں
جو قدم اٹھائیں پاکستانی اور
فقط پاکستانی کی حیثیت سے ہیں۔"

(۶) اسی طرح اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ کو ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء کو تعمیرِ وطن کی ذمہ داری کا احساس، فرض شناسی اور وطن دوستی کی تلقین کرتے ہوئے اور پاکستان کے دوست نما دشمنوں سے آگاہ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہاں بہت سے ایسے لوگ
بھی ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان
کی جدوجہد میں ہماری ذرہ برابر
مدد نہیں کی بلکہ ہماری مخالفت
کرتے رہے۔ ہمارے راستے میں
روڑے اٹکاتے رہے۔ ان
لوگوں کی تعداد بھی خاصی ہے جو
دشمن کے ساتھ مل کر کھلم کھلا
ہمارا مخالفت کرتے رہے۔ ہو
سکتا ہے کہ یہی لوگ اب پھر
مکر کر سامنے آئیں۔ اپنے
مقاصد اور پروگرام کے لئے
لوگوں کو گمراہ کن نعروں میں
الجھائیں اور اپنے پیٹ ہوئے


مرکزِ احمدیت میں جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں ہماری طرف سے

اھلاً و سھلاً و مرحباً

ربوہ اور مضافاتِ ربوہ میں

مکان، رہائشی پلاٹس، زرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں

بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز

۱۵۔ اقصیٰ روڈ، ربوہ ○ فون دفتر ۵۰۸ ○ فون گھر ۴۰۵

خطرہ سے پوری طرح باخبر رہیں۔ میں آگاہ کرتا ہوں کہ تمہارا کوئی قدم غلط سلوگنوں، نعروں یا پیسے ہوئے فقروں کے فریب نہ کھائے ......"

(۷) ۲۱ اپریل ۱۹۴۸ء کو پشاور میں عظیم الشان پبلک جلسہ ہوا جس میں آپ نے فرزندان سرحد کو پاکستان سے وفاداری اور قومی اتحاد و اتفاق کی ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"اب جبکہ پاکستان بن چکا ہے ہر شخص پاکستان کی وفاداری کا دم بھرے گا لیکن اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اتفاق اور اتحاد کی ہے اور اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ملک میں ایک منظم جماعت کی حکومت ہو اس طرح قوتیں مجتمع رہیں گی اور انتشار پیدا نہ ہوگا ...... میرا مشورہ ہے کہ آپ ان سیاسی جماعتوں میں شریک نہ ہوں جو برساتی کیڑوں کی طرح ابل پڑی ہیں اور جن کو پاکستان کے مخالفین منظم کر رہے ہیں۔"

(۸) ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلبہ کو دشمن سے ہوشیار رہنے اور تعمیری انداز فکر اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس اہم اور نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں اور اندرونی طور پر ہمیں ایسے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا ہے جن کے اثرات دور تک پہنچتے ہیں اور ہمارے مستقبل کو متاثر کرنے والے ہیں آپ اتحاد و یکجہتی پیدا کرکے بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور خود غرضانہ مقاصد کے لئے ایسی کارروائیاں کریں جو پھوٹ اور تفرقے کا باعث ہوں۔ آپ اپنے ہی لوگوں میں ان سے ہوشیار رہیے جو غدار اور دغا باز ہیں اور جو آپ کے ذریعے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔"

ہر پاکستانی کو سوچنا چاہیئے کہ آج ملک کی حالت کیا ہے اور ہم اپنے مقصد کو کس طرح بھول رہے ہیں اور ہمارا ملک اس وقت کس طرح بحرانوں میں گھرا ہوا ہے۔ معاشی اور معاشرتی زبوں حالی کی انتہا ہو رہی ہے۔ ایسے وقت میں پاکستانی قوم کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ بانی پاکستان قائداعظم کے زریں ارشادات و ہدایات کا بغور مطالعہ کریں اور دل و جان خلوص سے اپنے تمام اختلافات بھول کر متحد و متفق ہو جائیں اور ملک کی سالمیت اور استحکام اور خوشحالی کے لئے منظم طور پر ہر ممکن قربانی پیش کریں تاکہ پاکستان کے تمام باشندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں اور اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین!

○


جرمن، امریکن اور پاکستانی
ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
گولیاں، ٹکیاں، ملک شوگر، آئیسنگ شوگر
پوٹنسیاں ۱x - ۳x - ۳۰ تا ۲۰۰، ۱ لاکھ، مدر ٹنکچرز اور دلچسپ ہومیوپیتھک کتب خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔ رسالہ مجرب دوائیں مفت منگوائیں!
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال
تحت بازار۔ ربوہ



ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور ٹولوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیلز ڈپو: ۳۱۱۴۶۳



خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کپڑے کا اعلیٰ مرکز
مراد کلاتھ ہاؤس
فون ۲۷۴۰
۷۷۶۷
• بنارسی ساڑھیاں
• سوٹ • لہنگا سوٹ
• گرم سوٹنگ اور ملبوسات ہر قسم
فیصل آباد کی مشہور قدیمی دکان
ریل بازار
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جدید میڈیکل سائنس کیوریٹو سسٹم CURATIVE SYSTEM کی خاص ادویات کا نرخنامہ

## پرانی اور ضدی امراض کی مندرجہ ذیل کیورز (CURES) کا نرخ فی کیور مکمل کورس ۱۵/ روپے ہے

| | | |
|---|---|---|
| 1. | ACNE CURE. | چہرہ کے کیلوں کی کیور |
| 4. | ASTHMA CURE. | دمہ کی کیور |
| 6 | BREAST CURE. | کمزور چھاتیوں کی کیور |
| 7 | CARIES CURE. | دانتوں کے گھن کی کیور |
| 8 | CATARACT CURE | سفید موتیا کی کیور |
| 9 | CATARRH CURE. | نزلہ کی کیور |
| 11 | COLD CURE. | زکام کی کیور |
| 15 | COUGH CURE. | پرانی کھانسی کی کیور |
| 17 | DIABETES CURE. | ذیابیطس کی کیور |
| 26 | DWARFISHNESS CURE. | چھوٹے قد کی کیور |
| 25 | EYE SIGHT CURE. | کمزوری بینائی کی کیور |
| 31 | HAIR CURE. | گرتے بالوں کی کیور |
| 34 | HYSTERIA CURE. | ہسٹریا کی کیور |
| 35 | IMPOTENCY CURE. | نامردی کی کیور |
| 38 | LEUCORRHEA CURE. | سیلان الرحم کی کیور |
| 43 | NASAL CURE. | ناک کی بندش کی کیور |
| 45 | OBESITY CURE. | موٹاپا کی کیور |
| 48 | PAINFUL MENSES CURE. | پین فل مینسز کی کیور |
| 50 | PILES CURE. | بواسیر کی کیور |
| 52 | PYORRHEA CURE. | ماسخورہ کی کیور |
| 53 | SCANTY MENSES CURE. | بندش حیض کی کیور |
| 55 | SPERMATORRHEA CURE. | جریان اور احتلام کی کیور |
| 57 | STERILITY CURE. | بانجھ پن کی کیور |
| 59 | TONSILS CURE. | ٹانسلز کی کیور |
| 63 | WARTS CURE. | جسم پر موہکوں کی کیور |

## دانتوں اور مسوڑھوں کی ادویات

**انٹی پائیوریا:** (ANTI PYORRHEA) مسوڑھے نرم، کمزور، سیاہی مائل اور بدرنگ ہوں ان سے خون اور پیپ آئے - قیمت مکمل کورس -/۱۵ روپے

**انٹی کیریز:** (ANTI CARIES) دانت بدرنگ، سیاہ، بھربھرے اور کھوکھلے ہو گئے ہوں اور اکثر درد رہتا ہو تو استعمال کریں - قیمت مکمل کورس -/۱۵ روپے

**پائیوریا منجن:** (PYORR. POWDER) مسوڑھوں سے خون یا پیپ آئے پانی ٹھنڈا یا گرم محسوس ہو - قیمت اونس پیکنگ -/۴ - چار اونس -/۱۰

**ٹوتھ کیور:** (TOOTH CURE) دانت کے شدید درد میں فوری آرام کیلئے قیمت -/۲

## مرغیوں اور پرندوں وغیرہ کی ادویات

**اکسیر رانی کھیت:** AKSEER RANIKHET مہلک بیماری "رانی کھیت" کے علاج کیلئے مجرب ہے - قیمت فی ٹیوب -/۲

**پولٹری کیور:** POULTRY CURE. جب مرغیوں کی مرض کی تشخیص نہ ہو سکے تو اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ تندرست ہو جاتی ہیں - قیمت فی ٹیوب -/۲

**رانی کھیت روک:** RANIKHET ROKE تندرست مرغیوں اور چوزوں کو بطور حفظ ماتقدم دی جاتی ہے - قیمت فی ٹیوب -/۳

## حیوانات کی مندرجہ ذیل ۲۱ بہترین ادویات کا نرخ -/۲ روپے فی پیکٹ ہے

(۱) اکسیر اپھارہ: خطرناک اپھارہ کیلئے۔
(۲) اکسیر بندش: پیشاب یا پاخانہ بند ہو جائے
(۳) اکسیر پستان: پستانوں کی سوزش وغیرہ
(۴) اکسیر جلد: ایگزیما اور خارش کیلئے
(۵) تریاق زہرباد: زہرباد کے لئے
(۶) اکسیر نمک: گرم سرد ہونے سے بیل اکڑ جائے
(۷) اکسیر جیر: سُوئے کے بعد جیر نہ گرائے
(۸) اکسیر چیچک: چیچک سے بچاؤ کیلئے حفظ ماتقدم
(۹) اکسیر حمل: مادہ جانور حاملہ نہ ہو تو
(۱۰) خناق روک: خناق کی وبا سے بچاؤ کیلئے
(۱۱) اکسیر درد: جانوروں کے دردوں وغیرہ کیلئے
(۱۲) اکسیر دودھ: دودھ کم ہو جائے تو
(۱۳) اکسیر رحم: مادہ جانور رحم باہر نکالے تو
(۱۴) کیوریٹو (برائے حیوانات) جانور کے تپ اور نمونیہ وغیرہ کے لئے
(۱۵) اکسیر کرم: جانور کے پیٹ کے کیڑوں کیلئے
(۱۶) اکسیر تار: جانور کی بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ کے لئے
(۱۷) اکسیر گل گھوٹو: جانور کو خناق ہو جانے کی صورت میں۔
(۱۸) اکسیر منہ کھر: جانور کے منہ اور کھر پک جانے کے لئے۔
(۱۹) اکسیر مٹی چھوڑ: جانور میں مٹی کھانے کی عادت کیلئے۔
(۲۰) اکسیر سرکن: جانور کو پیشاب کے ساتھ خون آئے
(۲۱) اکسیر واہ: جانور کے دستوں (اسہال) کیلئے

# کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

## ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ • فون ۶۰۶ — ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# کراچی میں ہر قسم کی پراپرٹی

کی

خرید و فروخت، نیز پراپرٹی کے متعلق مشورہ کے لیے

ہماری خدمات حاصل کریں

## احمد ایسوسی ایٹ اسٹیٹ ایڈوائزرز

فون: ۲۱۵۴۰۹ ○ پوسٹ بکس ۸۹۳۲ ○ کراچی ○ CABLE: "CHALET"

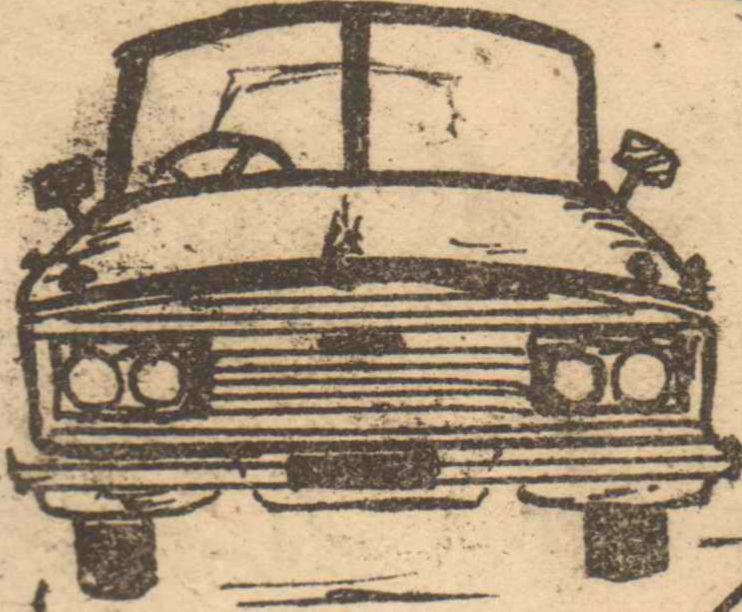

# ٹویوٹا کاریں

## TOYOTA

ہوم ڈیلیوری سکیم کے تحت بکنگ جاری ہے

• ہر پاکستانی جو چھ ماہ تک یا اس سے زیادہ مدت تک ملک سے باہر مقیم رہا ہو اپنے ساتھ یا الگ بک کروا کر ایک کار پاکستان لا سکتا ہے
یا دو سال سے زائد مدت تک ملک سے باہر مقیم رہا ہو تو بطور تحفہ اپنے خاندان کے ایک فرد کو بھجوا سکتا ہے

• مزید تفصیلات اور ٹویوٹا کاروں کی بکنگ کے لئے براہ کرم پتہ ذیل سے رجوع فرمائیں!

اندرون ملک مقیم حضرات اور ادارے پرمٹ پر فوری ڈیلیوری حاصل فرمائیں۔ علاوہ ازیں ہینو ٹرک، بیڈفورڈ ٹرک اور بس چیسز کی خریداری کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں!

## محمود موٹرز

ڈیلر نیشنل موٹرز لمیٹڈ

کلکتہ ہاؤس، کچہری روڈ، سرگودھا

• فون: ۳۹۲۳

• ٹیلی گرام: "AUTOBED."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سونے کے خوبصورت سادے جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کے لیے

آپ اپنے محبوب ادارہ

# نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور اور ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## کوئٹہ میں

ایجنٹ انٹرنیشنل احمدیہ پبلیکیشن باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ سے اخبار الفضل کے علاوہ ہفتہ وار لاہور اور رسالہ انصار اللہ تشحیذ الاذہان وغیرہ و جنرل سٹور مل سکتا ہے

ایجنٹ عبدالرحمٰن خان۔ کوئٹہ

---

## رفیق اینڈ برادرز

ہم بس۔ ٹرک۔ ٹریکٹر اور کار کے پُرزہ جات۔ بیرنگ۔ ہر گاڑی کے ہر سائز میں ریڈی ایٹر جالی (RADIATER CORE) وغیرہ کے ہول سیل اور Retail ڈیلرز ہیں۔

امپورٹرز ——— پرچون اور تھوک فروش،

ڈیلرز ——— آر۔سی۔ڈی RCD بال بیرنگ

سوزوکی پک اپ کے پُرزہ جات بھی دستیاب ہیں

رفیق برادرز۔ سعید مارکیٹ۔ سرکلر روڈ۔ فیصل آباد

فون نمبر دفتر ۲۳۶۴۸ ——— گھر ۲۴۲۲۳

---

فون ملز:۔ ۲۷۹۴۶ ——— فون آفس:۔ ۲۲۴۸۲

## سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

فیصل آباد

امپورٹر ——— ایکسپورٹر

لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین جاذبِ نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند

آفس

منڈی گلی۔ ریل بازار۔ فیصل آباد

---

## مایوس و پریشان

مریض جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہوں آج ہی اپنے مرض کی مفصل علامات لکھ کر جرمن و امریکن ہومیو پیتھک ادویات سے

——— علاج کروائیں ———

ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن آر۔ ایم۔ پی

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

---

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

## مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

---

## ندیم شال ہاؤس

——— ہمارے ہاں ———

گرم کشمیری شالیں۔ دُھسّہ۔ سٹول۔ تلّے والی شالیں۔ سادی شالیں۔ اصلی پشمینہ دُھسّہ،

——— اور ———

نئے نئے ڈیزائن کی شالیں دستیاب ہیں!

## ندیم شال ہاؤس

افغان چوک۔ کچہری بازار فیصل آباد

---

## اے چوہدری اینڈ کمپنی

امپورٹرز ——— ایکسپورٹرز

۲۵، برانڈرتھ روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۷۹۵۔ لاہور

فون نمبر: ۵۲۲۴۲

برانچ آفس:۔ ۳۔ عنایت بلڈنگ۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

---

آپ کا اپنا ادارہ

## کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے

ہمارے ہاں تشریف لائیے!

اپنے احباب کے لئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز۔ فون ۴۳۲۷۲

چوک حسین آگاہی۔ نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ہمارا جلسہ سالانہ بقیہ ص ۲۴)

چنانچہ اگلے دن ہی خدائی انتظام یوں سامنے آیا۔ کہ مختلف احمدیوں کے ارسال کردہ منی آرڈر موصول ہوئے جن میں لکھا تھا کہ ہم حاضر ہونے سے معذور ہیں۔ اس لئے یہ روپیہ ارسال ہے تاکہ حضور ایسے مہمانوں کے اخراجات کے کام میں لاسکیں۔ چنانچہ حضور نے وہ روپیہ وصول کرکے اخراجات کا انتظام فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے توکل علی اللہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ جس طرح دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپے پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں نکال کر خرچ کرلوں گا۔ اس سے زیادہ مومن کو اللہ تعالیٰ پر توکل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسے جب بھی ضرورت پیش آئے اللہ تعالیٰ روپے کا خود انتظام کردیتا ہے۔

یہ تھے وہ حالات جن میں ہمارے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ احمدیت جلد دوم مصنفہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

## جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد کا تاریخی جائزہ

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں کس طرح بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور اس کی یہ تعداد سینکڑوں سے نکل کر ہزاروں میں تبدیل ہوئی اور پھر لاکھوں تک پہنچ گئی اس کا مختصر جائزہ درج ذیل کیا جاتا ہے جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ واقعی یہ جلسہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک تاریخی نشان ہے

| سال | جلسہ میں شامل ہونے والے | سال | جلسہ میں شامل ہونے والے |
|---|---|---|---|
| ۱۸۹۱ء | ۷۵ افراد | ۱۹۳۶ء | ۲۵۸۵۶ |
| ۱۸۹۲ء | ۵۰۰ | ۱۹۳۷ء | ۲۷۹۹۸ |
| ۱۸۹۲ء | کم و بیش ۱۰۰۰ | ۱۹۳۸ء | ۳۲۴۷۹ |
| ۱۹۰۵ء | ,, ,, ۷۰۰ | ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۶ء | کم و بیش چالیس ہزار |
| ۱۹۰۸ء / ۱۹۱۳ء | ۳۵۰۰ اندازاً | | |
| ۱۹۱۵ء | ۴۰۰۰ | ۱۹۴۷ء ہجرت کے بعد بمقام لاہور | ۶۲۵۰ |
| ۱۹۱۶ء | ۵۰۰۰ | | |
| ۱۹۱۹ | ۷۰۰۰ | ۱۹۴۹ء ربوہ میں پہلا جلسہ | ۱۶۰۰۰ |
| ۱۹۲۱ء | ۷۱۹۲ | | |
| ۱۹۲۲ء | ۹۰۰۰ | ۱۹۵۰ء | ۲۵۰۰۰ |
| ۱۹۲۳ء | ۱۲۰۰۰ | ۱۹۵۲ء | ۲۹۰۰۰ |
| ۱۹۲۴ء | ۱۵۰۰۰ | ۱۹۵۳ء | ۳۱۰۰۰ |
| ۱۹۲۸ء | ۱۶۸۸۵ | ۱۹۵۵ء | ۵۰۰۰۰ |
| ۱۹۲۹ء | ۱۷۳۱۶ | ۱۹۵۶ء | ۶۰۰۰۰ |
| ۱۹۳۱ء | ۱۸۷۷۶ | ۱۹۵۷ء | ۷۰۰۰۰ |
| ۱۹۳۲ء | ۲۰۷۵۲ | ۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۳ء | تقریباً ایک لاکھ |
| ۱۹۳۵ء | ۲۱۲۷۸ | ۱۹۷۶ء | ایک لاکھ ۲۵ ہزار |

مندرجہ بالا اعداد و شمار جلسہ سالانہ کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی کے صرف ایک پہلو کو ظاہر کرتے ہیں۔

## جلسہ کی ترقی کا دوسرا پہلو

اس جلسہ کی معجزانہ اور ہمہ گیر مقبولیت اور الٰہی تائید و نصرت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احمدی شامل ہوتے ہیں اور ان کی تعداد میں بسرعت اضافہ ہوتا جارہا ہے یوں تو ہر جلسہ میں ایسے احمدی موجود ہوتے رہے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف علاقوں سے محض جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے تشریف لاتے تھے۔ لیکن ان کی بیشتر تعداد ایسے افراد پر مشتمل ہوتی تھی جو برصغیر ہی کے باشندے تھے لیکن بسلسلہ ملازمت یا کاروبار وہ مختلف ممالک میں مقیم تھے مگر خلافت ثالثہ کے بابرکت عہد میں اس صورت حال میں ایک نمایاں اور خوشگوار تبدیلی یہ واقع ہوئی کہ دنیا کے مختلف ممالک سے خود ان ممالک کے باشندوں پر مشتمل احمدی اور نو مسلم احباب بھی منظم رنگ میں اور جماعتی سطح پر وفود کی صورت میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے لگے اور یوں ہمارا یہ جلسہ اب ایک ایسے روحانی بین الاقوامی اجتماع کا رنگ اختیار کرچکا ہے جس کی مثال برصغیر میں منعقد ہونے والا کوئی اور اجتماع پیش نہیں کرسکتا۔ بیرونی ممالک سے احمدی جماعتوں کے وفود کی آمد کا سلسلہ سب سے اول جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں شروع ہوا جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر امریکہ یورپ، ایشیا اور افریقہ کے مختلف ممالک سے وہاں کے باشندوں پر مشتمل احمدی جماعتوں کے وفود جلسہ میں شامل ہوئے اور یہ جلسہ ان کے لئے اتنا ازدیاد ایمان کا موجب ہوا کہ اب ہر سال ان وفود کی تعداد میں بسرعت اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۵ء میں امریکہ۔ یورپ افریقہ اور ایشیا کے ۱۴ ممالک کی احمدی جماعتوں کے نمائندہ وفود شامل ہوئے۔ اور صرف امریکن نومسلموں کا وفد ۳۱ اصحاب پر مشتمل تھا۔ انگلستان، مغربی جرمنی ڈنمارک سویڈن اور کینیڈا کے وفود بھی شامل ہوئے۔

## الٰہی تائید و نصرت کا تیسرا پہلو

الٰہی تائید و نصرت کا تیسرا پہلو اخراجات جلسہ میں وسعت سے تعلق رکھتا ہے وہی جلسہ سالانہ کہ اخراجات اس کے ابتدائی ایام میں زیورات بیچ کر بھی پورے نہ ہوتے تھے۔ اب ہر سال کم و بیش چھ لاکھ روپیہ اس کے اخراجات پر خرچ ہوتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ دیگر چندوں کے ساتھ ان اخراجات کو بھی پورا کرتی ہے۔ الحمد للہ

مختصر یہ کہ ہمارا جلسہ سالانہ فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی ترقی کی ایک تاریخی علامت ہے جو ہر سال یہ بتاتی ہے کہ یہ جماعت یقیناً خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ ہے۔ اور اس کی نصرت اس کے شامل حال ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

منیر سینیٹری فٹنگ
C/5 عظیم ٹریڈ سٹور گولبازار ربوہ

کریم کالونی نزد فیکٹری ایریا ربوہ
رہائشی پلاٹس فیکٹری ایریا سے بفاصلہ قریباً تین فرلانگ۔ نہایت موزوں جگہ سیلاب سے محفوظ۔ پانی میٹھا۔ کشادہ سڑکیں ۲۰ فٹ۔ مناسب قیمت پر قابل فروخت ہیں۔ رجوع فرمائیں۔
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ۔ پراپرٹی ڈیلرز
فون دفتر ۵۰۸ —— ۱۵۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ —— فون گھر ۴۰۵

نصرت رائٹنگ پیڈ
آپ کی روزمرہ کی خط و کتابت کیلئے عمدہ کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے علاوہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر مشتمل نصرت رائٹنگ پیڈ کی ہر احمدی گھرانے میں ضرورت ہے۔
ملنے کا پتہ:۔ نصرت آرٹ پریس۔ گولبازار ربوہ

الفضل خود خرید کر پڑھیے!

ملک کا بہترین تھری سٹار اسنیس
روح کیوڑہ
کیلا سنگترہ۔ رس بھری۔ انناس۔ ونیلا وغیرہ
اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ، کریانہ مرچنٹ سے
طلب کریں
سٹاکسٹ:۔ آر سیکو ٹریڈرز
صابن بازار فیصل آباد
فون ۸۳۱۵

آپ کا قیمتی خزانہ
بے زبان جانور آپ کا قیمتی خزانہ ہیں۔ ہم ان کے خطرناک امراض مثلاً شفتل سے ہونے والا اپھارہ، منہ کھر، زہرباد، گل گھوٹو، تھنوں کی سوزش اور دیگر امراض کے علاوہ
مرغیوں کے امراض • رانی کھیت • فالج • چیچک
• انڈوں کی کمی کے لئے بھی مجرب دوائیں تیار کرتے ہیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مسائل نماز
سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدوین عمدہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ۔ فلسفۂ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔
نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں۔
۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ فیض عام ربوہ

الفضل جماعت احمدیہ کا واحد ترجمان ہے

ہومیوپیتھک شائقین فن متوجہ ہوں
مارکیٹ میں نایاب — گراں قدر معلومات، شہرت یافتہ مستند کتب — جن میں سر سے پاؤں تک کے امراض پر عالمانہ رنگ، نئے انداز، آسان زبان میں مبتدی اور ماہر فن کیلئے مفید معلومات درج ہیں۔ امریکن و جرمنی معیاری ادویات کی خریداری اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کے شافی علاج کیلئے تشریف لاویں
ڈاکٹر صوفی علی محمد۔ آر۔ ایم۔ پی
صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah


تریاقِ اٹھرا کورس بیس ۲۰ روپے — اٹھرا کے علاج کے لئے — نورِ نظر کورس پینتیس ۳۵ روپے — اولادِ نرینہ کے لئے — خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۵۳۸

جلسہ سالانہ پر
تشریف لانے والے احباب
عمدہ چائے اور نفیس بیکری کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لاکر
خدمت کا موقعہ دیں
سید شاہ میر احمد اشرف
کیفے اشرف گولبازار ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کیلئے
لائقِ صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔
پاکستان اٹومک انرجی کمیشن۔ اور۔ ایم ای ایس۔ پی۔ آئی۔ اے
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

نظر و دھوپ کی عینکوں
کے لئے
شکور بھائی چشمے والے
ربوہ: جمعہ کے دن صبح ۸ بجے سے دس بجے تک
شام ۴ بجے سے سات بجے تک۔
کوٹھی دار الصدر غربی نزد ریلوے اسٹیشن
سرگودھا: کچہری بازار سرگودھا

ڈسکہ میں بہترین اور گارنٹی شدہ
ڈیزل انجن بنانے والے
البدر انڈسٹری نسبت روڈ ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ
تیار کردہ
حاجی نصیر احمد اینڈ سنز ڈسکہ

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز (رجسٹرڈ) بھوانہ بازار فیصل آباد فون نمبر ۲۲۳۱۹ پر
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کیلئے
تشریف لائیں
ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے
ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون: — ۴۱۰۶۱۷



شرح چندہ "الفضل"

| | | |
|---|---|---|
| سالانہ | — — | ۷۰ روپے |
| ششماہی | — — | ۳۶ " |
| سہ ماہی | — — | ۱۹ " |
| خطبہ نمبر سالانہ | — — | ۲۰ " |

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت
دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ قیمت پانچ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ
خالد
ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم
مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے
اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے
ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت
عمدہ علمی، تربیتی مضامین پیش کئے جاتے
ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے
علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد"
کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا
سالانہ قیمت دس روپے ہے
(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

بچوں کی تربیت کا
آسان اور مؤثر ذریعہ
اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا
کرنا چاہتے ہیں تو انہیں
— ماہنامہ —
"تشحیذ الاذہان"
پڑھنے کے لئے دیں۔ یہ دلچسپ اور نہایت مفید
پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام
باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے
شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا
ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔ سالانہ قیمت دس
روپے ہے۔ (مینیجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچر ز پوٹینسیاں
10000-1000-200-30-6
اور ایک لاکھ طاقت تک۔ ملک شوگر، گولیاں، ٹکیاں
خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک و بائیوکیمک
کتب وغیرہ پاکستان کے ہول سیل فروشوں کے متوازی
نرخوں پر ہم سے خرید فرمائیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ۔ فون: ۶۰۶/۴۰۷

مسیح دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور
(انعام یافتہ)
از محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) قیمت ۱۲ روپے
تاریخ احمدیت کشمیر قیمت ۱۰ روپے
الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ وغیرہ
کتب فروشوں سے طلب فرمائیں

ماء اللحم
خانہ ساز انگوری
طیفوری زعفرانی سہ آتشہ
دماغ دل جگر۔ معدہ۔ گردے تمام اعضائے
رئیسہ کے لئے بے مثل ہے
حکیم عبد الرحیم مفید یونانی دواخانہ
۱۷ عمر دین روڈ۔ وسن پورہ لاہور

ربوہ
ماہنامہ
مصباح
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی
اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔
خریدار بڑھایئے۔ قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کا مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور
اعانت خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے
ادارہ "مصباح" آپ کا بے حد شکریہ گزار ہے۔ (مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آنے والے معزز مہمانوں کو اَھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہیں

## ربوہ میں

# جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ قائم ہے جو ایک عرصہ سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔ اِس ادارہ کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل واقع ہے۔ مندرجہ ذیل محلہ جات دارالصدر، فیکٹری ایریا۔ دارالرحمت۔ دارالبرکات۔ دارالعلوم غربی و شرقی۔ دارالیمن و باب الابواب میں مکانات پلاٹ برائے **فروخت موجود ہیں۔**

خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا خط و کتابت کے ذریعہ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ نیز ربوہ کے مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹ اور مکان مل سکتے ہیں۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے

## احمد اسٹیٹ (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرانس مارکیٹ۔ ربوہ

---

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں

اَھلاً و سَھلاً و مَرحَبا!

## میموریل فوٹو سروس گولبازار۔ ربوہ

---

ہر قِسم کا

## کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے لیے

ہماری خدمات حاصل کریں

اور

دُعا فرمائیے

مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ٦٣٨٣٩

گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ٦٢٥١١

---

گورنمنٹ سے منظور شدہ

ٹیلیفون نمبر ٦٤٣٥٩

قائم شدہ ١٩٢٠ء

پاکستان کے سب سے پرانے باڈی بلڈرز

لائسنس نمبر ١٢/٦٥

میسرز:۔ **محمد اسمٰعیل** اینڈ سنز

## موٹر باڈی بلڈرز۔ ١١٦ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

بہترین اسٹیل بس باڈیاں ❖ وُڈن اینڈ اسٹیل ٹرک باڈیز

پٹرول ٹینکرز ــــ واٹر ٹینکرز ــــ اسٹیشن ویگن

باڈی بنانے والا ادارہ

---

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبِّ زِدْنِی عِلْماً

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ"۔ (علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے) ؛ فرمانِ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

پاکستان میں اپنی نوعیت کے آٹھ ہنر سکھانے والا واحد ادارہ

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیشِ نظر

# نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر

• پائپ فٹر • ویلڈنگ • بلڈنگ پینٹر • انٹیریئر ڈیکوریٹر

• راج • ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سینٹر (رجسٹرڈ)

• اندرون موچی گیٹ لاہور • برانچ :- مسلم کالونی۔ بسطامی روڈ سمن آباد لاہور •

## عنقریب ہم راولپنڈی میں بھی اپنی برانچ کا افتتاح کر رہے ہیں

(۱) سٹیل فکسر مدت ۲ ہفتے فیس -/۱۰۰ روپے (۲) شٹرنگ کارپینٹر مدت ۲ ہفتے فیس -/۱۰۰ روپے (۳) پائپ فٹر کورس (پلمبر، سینیٹری فٹنگ پائپ فیبریکیٹر) مدت ۳ ہفتے فیس -/۱۵۰ روپے (۴) راج (اینٹوں اور بلاک کی چنائی، ٹائل فٹنگ پلاسٹر وغیرہ) کورس مدت ایک ماہ فیس -/۳۰۰ روپے (۵) بلڈنگ پینٹر کورس ۲ ہفتے فیس -/۸۰ روپے (صرف لاہور اور راولپنڈی کے حضرات کے لئے خوشخبری۔ اپنی دکانیں، مکان، بنگلے، کوٹھیاں ہم سے پینٹ کروائیں۔ ہم بازار سے ۳۰ فیصد کم ریٹ پر آپ کو پینٹ کر کے دیں گے) (۶) الیکٹرک گیس ویلڈنگ، کورس مدت ایک ماہ فیس -/۲۵۰ روپے (۷) انٹیریئر ڈیکوریٹر جس میں PACKAGING - PUBLICITY - DESIGNING ، PAINTING اور انٹیریئر ڈیکوریشن شامل ہیں۔ تین ۳ ماہ کا کورس ہے فیس نو سو (-/۹۰۰) روپے مکمل کورس ہے۔ (۸) کار ڈرائیونگ مدت ۲ ہفتہ فیس -/۲۰۰ روپے ہوگی۔

اس کے علاوہ ہم مندرجہ ذیل ریکروٹنگ ایجنسیوں کے لئے ٹریڈ ٹیسٹ کی خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں:

(۱) پاکستان پروگریسو ایسوسی ایٹ دی مال لاہور (۲) الصدف ریکروٹنگ ایجنسی چوک قرطبہ لاہور (۳) شہباز اوورسیز ایمپلائمنٹ ایجنسی۔ لاہور (۴) کانٹی نینٹل ٹریڈرز G/۱۲۴۔ ماڈل ٹاؤن لاہور (۵) ڈیوا انٹرپرائزز۔ بسطامی روڈ سمن آباد لاہور (۶) سیسن (SASSON) انٹرنیشنل نزد صنم سینما مزنگ چونگی لاہور (۷) خواجہ ٹریڈنگ کمپنی ٹرنک بازار سیالکوٹ (۸) چیمہ انٹرنیشنل ریکروٹنگ ایجنسی۔ شوکت حیات کالونی۔ لاہور۔

• باہر سے آنے والوں کیلئے رہائش کا انتظام موجود ہے • کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے • جوابی لفافہ بھیج کر پراسپکٹس منگوائیے • احمدی احباب کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

# نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر

پائپ فٹر، راج، ویلڈنگ
بلڈنگ پینٹر، انٹیریئر ڈیکوریٹر

ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

• اندرون موچی گیٹ لاہور • مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور •

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# سرزمین قادیان کا اولین مشہور دواخانہ

## جسے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اپنی مبارک دعاؤں سے شروع فرمایا

## ۱۹۱۱ء سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہے

قدیمی — اولین — شہرۂ آفاق

### حبوب اٹھرا
مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے

### نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

### شہزین
ایک ماہ کی خوراک دس روپے

### مفید النساء
ایک ماہ کی خوراک دس ۱۰ روپے

### نرمل
ایک ماہ کی خوراک بیس ۲۰ روپے

### ہمارا طریق

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- مناسب قیمت
- ہمدردانہ توجہ
- مخلصانہ مشورہ

عورتوں کے معائنہ اور تشخیص کے لئے معقول زنانہ شعبہ قائم ہے۔

خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت مریض کے حالات لکھ کر دوا بذریعہ ڈاک منگوائیں۔ انشاء اللہ پوری ہمدردی اور توجہ سے علاج کیا جاتا ہے

### حبوب عنبری
ایک ماہ کی خوراک چالیس ۴۰ روپے

### زد جام عشق
ایک ماہ کی خوراک تیس ۳۰ روپے

### جرنول
فی شیشی دس ۱۰ روپے

### بہترین منجن
فی شیشی تین روپے

### سیروفلین
فی شیشی دس روپے

## حکیم عبدالحمید اعوان مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹

فون :- ۴۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah


ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

# گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ —— راوی روڈ لاہور

پر

تشریف لائیے

فون ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# گورو نانک جی کا گورو

محترم عباد اللہ صاحب گیانی

خاکسار کا ایک مضمون "گورو نانک جی کا گورو" کے عنوان سے حیدرآباد (دکن) کے رسالہ "راقم" نے جولائی / اگست ۱۹۷۷ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ بعض سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کا گورو ایک مسلمان درویش حضرت مراد تھا۔ جو کہ بغداد شریف میں مقیم تھا۔ اس مضمون کے خلاف سردار موہن سنگھ جی نے ایک مضمون قلمبند کیا ہے۔ جسے پنجابی کے مشہور و معروف رسالہ "جیون پریتی" چنڈی گڑھ (بھارت) نے اکتوبر ۱۹۷۷ء کے پرچہ میں شائع کیا۔ سردار صاحب موصوف نے اس کی ابتداء میں بیان کیا ہے:۔

"یہ مضمون نگار میرزا احمد القادیانی کا حوالہ دیتا ہے اور ساتھ ہی لکھتا ہے کہ ایک نوجوان ہرچرن سنگھ "زمان" چنڈی گڑھ کا جو کہ ایک سرکاری اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ ایک کتاب لکھ رہا ہے جس میں وہ لکھ رہا ہے کہ گورو نانک صاحب کا مرشد بغداد کا ایک پیر تھا اور یہ کتاب انگریزی اور گورمکھی میں چھپ رہی ہے۔"

(جیون پریتی۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار موہن سنگھ جی نے جو بات ہمارے ذمہ لگائی ہے ہم نے خود وضع نہیں کی۔ اس کے بیان کرنے والے سردار اندر سنگھ جی چکرورتی ہیں۔ اور اس کی اشاعت کرنے والے مشہور سکھ اخبار روزنامہ "اجیت" جالندھر (گورو نانک نمبر ۱۹۶۷ء) روزنامہ "اکالی پتر کا" جالندھر (زرنگاری ایڈیشن ۱۹۶۷ء) ہیں۔ سکھ اخباروں کی شائع کردہ ایک بات کو ہمارے ذمہ لگا دینا۔ سراسر بے انصافی ہے۔

سردار موہن سنگھ جی بیان کرتے ہیں:۔

"عباد اللہ نے سکھوں کے دل دکھائے ہیں۔ ماسٹر رام سنگھ صاحب حیدرآبادی اور ان کے ساتھیوں اور دیگر پنتھ ہتیشیوں نے اس معاملہ کو ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور وہ مناسب کارروائی کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انھوں نے سرکار کے علاوہ شرومنی کمیٹی اور اکالی دل امرتسر وغیرہ کو بھی لکھا ہے۔"

(رسالہ جیون پریتی۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

ہمارے خیال میں سردار موہن سنگھ جی کو اجیت جالندھر اور اکالی پتر کا جالندھر کے ان پرچوں کو جن میں یہ شائع ہوا ہے کہ سردار ہرچرن سنگھ زمان ایم اے گورو نانک جی کا گورو ایک مسلمان درویش ثابت کرنے کی غرض سے ایک کتاب شائع کر رہے ہیں۔ ضبط کروانے کی مہم بھی شروع کر دینی چاہیئے۔ بغیر اس کے ان کی جوابی اور مناسب کارروائی کی تکمیل نہ ہو سکے گی اور وہ ادھوری رہ جائے گی۔ اور اگر زمان جی نے ایسی کوئی کتاب شائع کر دی ہو تو اسے فوراً ضبط کروانے کے لئے مورچہ لگا دینا چاہیئے تاخیر نقصان کا موجب ہو گی۔

یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ سردار موہن سنگھ جی نے اس بات کو سرے سے نظر انداز کر دیا ہے کہ گورو نانک جی (خود ان کے بقول) دوسرے مذاہب کے عقائد اور تصورات کا رد دھڑلے سے کرتے رہے اور ان کے خالص مذہبی اجتماعوں میں جا کر ان کی مذہبی رسومات کی تردید کرنے میں تمام عمر مصروف رہے گورو جی نے اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی کہ ان کے خیالات سن کر کوئی خوش ہوتا ہے یا ناراض۔ گورو جی نے جس بات کو حق جانا اس کے برملا اظہار میں کبھی تامل نہ کیا۔ آج اسی گورو نانک جی کو اپنا گورو اور نجات دہندہ ماننے والے صاحبان اپنے کسی خود ساختہ اور گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف کسی عقیدہ کے بارہ میں گوربانی کا کوئی شبد یا شلوک سننے کے لئے تیار نہیں اور فوراً آپے سے باہر ہو کر مناسب کارروائیاں کرنے کی دھمکیاں دینے پر اتر آتے ہیں۔ ہمارے نزدیک گورو نانک جی سے بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں جان سکتا اگر کوئی ایسا خیال کرتا ہے تو وہ غلطی خوردہ ہی کہلائے گا۔ گورو جی نے اپنے پاکیزہ کلام میں یہ بات ایک جگہ نہیں متعدد جگہ بیان کی ہے کہ ان کا حق تعالیٰ سے تعلق سچے گورو کے ذریعہ ہی قائم ہوا تھا۔ جیسا کہ واضح ارشاد ہے:۔

ست گورو ہوں واریا جت ملیاں خصم سمالیا
جن کر اپدیش گیان انجن دیا انی نیترین جگت نہالیا

(وار آسا۔ جلد ۱۔ صـ۴۶۳)

سکھ ودوان پروفیسر صاحب سنگھ نے گورو جی کے اس ارشاد کے یوں معنی کئے ہیں:۔

"میں اپنے گورو سے قربان ہوں جس کے ملنے سے میں مالک (خداتعالیٰ) کو یاد کرتا ہوں۔ اور جس نے اپنی تعلیم کے ...... گیان کا سرمہ دے دیا ہے (جس کی برکت سے) میں نے ان آنکھوں سے دنیا (کی حقیقت) کو دیکھ لیا ہے۔"

(آسا کی وار مترجم صـ۲۰۹)

ہمیں ڈر ہے کہ سردار موہن سنگھ جی گورو نانک جی کی بیان کردہ آسا کی وار کو بھی ضبط کروانے کی مہم شروع نہ کر دیں کیونکہ اس میں مرقوم ہے کہ گورو نانک جی گورو کے ذریعہ خداتعالیٰ سے واصل ہوئے تھے۔

ایک اور مقام پر گورو صاحب فرماتے ہیں:۔

"بل جاواں گور اپنے پریم جن ہر پربھ آن ملایا"

(گورو گرنتھ صاحب۔ [illegible] ۱۹۵۵ء)

یعنی میں اپنے پیارے گورو سے قربان ہوں جس کے ملنے سے میرا خداتعالیٰ سے تعلق قائم ہو گیا ہے اور میں نے اپنے رب العزت کو پا لیا ہے

گورو گرنتھ صاحب میں اور بھی درجنوں ایسے اقوال موجود ہیں۔ جن میں گورو نانک جی نے نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ وہ اپنے گورو کے ذریعہ ہی خداتعالیٰ کے واصل ہو سکے تھے۔ گورو گرنتھ صاحب کا تو یہی سدھانت ہے کہ بغیر گورو کے کسی بھی شخص کی خداتعالیٰ تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس بارہ میں مرقوم ہے:۔

"بن ست گورو کنے نہ پائیو
بن ست گور کنے نہ پائیا"

(آسا محلہ ۱ صـ۴۶۶)

یعنی:۔

"سچے گورو کے بغیر کسی نے بھی خداتعالیٰ کو نہیں پایا۔ سچے گورو کے بغیر کسی نے بھی خداتعالیٰ کو نہیں پایا۔"

(گورو گرنتھ صاحب مترجم صـ۱۵۳۷۔ شائع کردہ شرومنی کمیٹی امرتسر)

پس اس بارہ میں کسی ناراضگی کی ضرورت نہیں بلکہ گورو نانک جی کے ارشادات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جب گورو جی خود فرماتے ہیں کہ میں اپنے گورو پر قربان ہوں جس نے مجھے خداتعالیٰ سے ملا دیا تو کسی کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ یہ کہے کہ گورو جی کا گورو کوئی نہ تھا۔ یہ تو خود گورو جی کی تکذیب ہو گی۔ اگر گورو جی کا گورو تھا ہی نہیں تو وہ قربان کس پر جا رہے ہیں؟ اور کس نے انھیں خداتعالیٰ سے ملا دیا ہے؟

سردار موہن سنگھ جی نے بیان کیا ہے:۔

"گیانی عباد اللہ لکھتا ہے کہ اس نے اسی سلسلہ میں ایک کتاب "گورو نانک کا گورو" نام پر لکھی ہے۔ خدا جانے اس میں اس بندہ نے کیا کیا کفر تولا ہو گا۔ اس آدمی کے مضمون کو پڑھ کر یہ اندازہ لگتا ہے کہ یہ بندہ متعصب ہے۔ سچ کا متلاشی نہیں"

(جیون پریتی۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

خاکسار کی جس کتاب کا ذکر کیا گیا ہے وہ ۱۹۶۴ء میں آج سے تیرہ سال قبل شائع ہوئی تھی اور میں نے اس کے بعض نسخے بذریعہ رجسٹری چیدہ چیدہ سکھ ودوانوں کو بھی ارسال کر دیئے تھے۔ اس کتاب میں گورو گرنتھ صاحب جنم ساکھیوں اور دوسری سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کئے گئے تھے۔ خاکسار کے مضامین پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر نہیں لکھی۔ بلکہ ہر بات کا حوالہ ساتھ ساتھ دیا جاتا ہے تاکہ تحقیق پسند لوگوں کو آسانی رہے۔ سردار امر سنگھ جی دوسانجھ نے ان دنوں ہماری اس کتاب سے متعلق قلم اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ ہم نے انھیں جو جواب دیا تھا وہ یہی تھا کہ گورو نانک جی سے بڑھ کر انھیں کوئی نہیں جان سکتا جب انھوں نے یہ بات خود ہی بیان کی ہے کہ وہ گورو کے ذریعہ خداتعالیٰ کے واصل ہوئے ہیں۔ تو کسی اور کو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ یہ سمجھے کہ گورو جی کا کوئی گورو تھا ہی نہیں۔ کیونکہ اس طرح خود گورو جی پر غلط بیانی کا الزام عائد ہو گا جو درست نہیں۔

سردار موہن سنگھ جی نے ہمیں متعصب کہا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہم سچ کے متلاشی نہیں ہیں۔ لیکن انھوں نے خود جس سچ کو پیش کیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہے آپ فرماتے ہیں:

"جہاں تک گورو نانک جی کا تعلق ہے آپ سے متعلق سبھی لوگ اچھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح جانتے ہیں کہ وہ واحد اور صرف واحد خدا تعالیٰ کو مانتے تھے۔ ان کے اپدیش پاکھنڈ، پاپ اور دکھاوے کو چھوڑنے اور خدائے واحد کی یاد میں جُڑنے پر زور دیتے تھے۔"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

مگر اس کے ساتھ ہی اپنے مضمون میں سردار موہن سنگھ موصوف فرماتے ہیں:-

" مخدوم رکن الدین۔ گورو صاحب کے پیروں گاہی اور سیچے بچن شکر نہال ہوا۔ پاؤں پر گر پڑا اور اس نے کہا کہ ہم آپ کو رہبر تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے ہمارا کفر کفار کا اندھیرا دور کیا ہے اس نے اس ملاقات کی کوئی نشانی طلب کی تو گورو صاحب نے اپنی کھڑاؤں (لکڑی کی چپل) اسے دے دی۔ بھائی گورو داس جی اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:-

" دھری نشانی کوٹ دی مکے اندر پوج کرائی"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار موہن سنگھ جی کی بیان کردہ "حقیقت" ملاحظہ ہو۔ وہ مخدوم رکن الدین صاحب سے گورو جی کی ملاقات اور گفتگو بیان فرماتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ مخدوم رکن الدین صاحب گورو جی کے ہم عصر نہ تھے۔ بلکہ وہ گورو جی سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل کا بیان ہے:-

" رکن الدین یا رکن عالم۔ پیر بہاء الدین ذکریا ملتانی کا پوتا تھا جس کا بڑا مقبرہ ملتان کے قلعہ میں ہے یہ محمد تغلق کے زمانہ میں ہوا ہے۔"

(رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء)

محمد بن تغلق ۱۹ فروری ۱۳۹۴ء کو فوت ہوا تھا۔ (مہان کوش دوسرا ایڈیشن تتمہ ص۸) گورو نانک جی ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے تھے (مہان کوش ص۵۱۹) گویا اس کی وفات سے ۷۵ سال بعد

گورو نانک جی کو توحید کا پرستار بتانے کے بعد سردار موہن سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے مکہ معظمہ میں اپنی کھڑاؤں کی لوگوں سے پوجا کروائی۔ اور اپنی توحید پرستی کو خود ہی اپنے پاؤں تلے روند ڈالا۔ سردار موہن سنگھ جی ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ گورو نانک جی نے یہ کیونکر پسند کیا کہ لوگ ان کی یا ان کی کھڑاؤں کی پرستش کریں اور مشرک بن جائیں۔ کیا سردار موہن سنگھ جی کے نزدیک گورو نانک جی یا ان کی کھڑاؤں کو الوہیت کا درجہ حاصل تھا اور سکھ مذہب کی مدد سے گورو نانک جی کی یا ان کی جوتیوں یا کھڑاؤں کو پوجنا جائز ہے اور اس کے بعد بھی توحید پرستی قائم رہے گی۔ ان باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے ناراضگی کی نہیں۔ کیا یہی وہ حق ہے جسے وہ منوانا چاہتے ہیں؟

سردار موہن سنگھ جی بیان کرتے ہیں:-

" (گورو نانک جی نے) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جا کر بھی مسلمانوں کے وہموں اور بھرموں کو دور کیا۔"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار صاحب نے ان میں سے کسی بھی وہم یا بھرم کا ذکر نہیں کیا۔ جسے گورو جی نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جا کر دور کیا تھا۔ اگر کسی کا ذکر کر دیتے تو ہم غور کر لیتے۔ ہم تو سکھ کتب میں یہ پڑھتے ہیں کہ گورو نانک جی سال بھر مکہ معظمہ میں رہے اور وہاں پر ایک مسجد میں امام الصلوٰۃ بن کر نمازیں پڑھاتے رہے حال ہی میں ایک کتاب " آدسا کھیاں" کے نام سے شائع ہوئی ہے یہ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ۔ پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ اور گورو نانک یونیورسٹی امرتسر کی طرف سے پنجابی ایم اے کے نصاب میں شامل ہے اس میں مرقوم ہے:-

" جو مکے کے لوگ تھے۔ انھوں نے کہا کہ یہ (گورو نانک) ہندو نہیں، یہ دانشور ہے، نماز پوش ہے۔ یہاں جتنے لوگ ہیں سبھی اس کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں سب کے آگے یہی نماز ادا کرتا ہے۔ ........ تب انھوں نے کہا کہ ایہہ مسلمان ہے تب ایسی پنچ ہے۔۔۔۔ برس دن بابا مکے رہیا۔"

(آدسا کھیاں ص۱۲۱ جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی ص۱۰۳)

اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا گورو نانک جی نے سال بھر منافقت سے کام لیا۔ اور مسلمان نہ ہوتے ہوئے بھی نمازیں پڑھائیں نیز مکے کے لوگ پورا سال بھر ان کے اس بہروپ کو پہچان نہ سکے؟ یا وہ صدق دل سے اسلام قبول کر چکے تھے؟

سردار موہن سنگھ جی نے گورو نانک جی کی عظمت بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے:-

" دستگیر بغداد کا پیر تھا۔ اس نے گورو صاحب سے بار بار عرض کیا کہ مجھے لاکھوں آسمانوں اور لاکھوں پاتالوں کا راز سمجھائیں۔ تو ست گورو نے اس کے بیٹے کو ایک آنکھ کے

رجسٹرڈ
پاؤنیر الیکٹرک کمپنی بیرون حرم گیٹ ملتان
ٹیلیفون نمبر: ۷۲۷۳۸
سامان بجلی، پنکھے، الیکٹرک کیبلز، موٹریں اور سامان وائرنگ،
کے علاوہ
اب فینسی لائیٹس، سٹریٹ لائیٹس، گارڈن لائیٹس، کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں کی زیبائش کے دیدہ زیب سامان بجلی
کی خدمت کیلئے بھی حاضر ہے۔ نئے شوروم میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں!
پروپرائیٹر:- چوہدری عبداللطیف قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھپکنے میں لاکھوں آسمان اور لاکھوں پاتال دکھلا دیئے اور اس کی تسلی کروا دی۔"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

"حق کے متلاشی" سردار موہن سنگھ جی نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ پیر دستگیر گورو نانک جی کے ہم عصر نہ تھے۔ چنانچہ خود ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:۔

"بغداد کا ایک مشہور پیر عبد القادر جو فارس کے جیلان نگر میں ۱۰۷۸ء میں پیدا ہوا۔ اور بڑا کرنی والا سادھو ہوا۔ ۲۲ فروری ۱۱۶۶ء کو یہ بزرگ بغداد میں فوت ہوا"

(مہان کوش ص ۴۶۱)

بہت زور دیا گیا ہے کہ ۱۴۶۹ء میں پیدا ہونے والے گورو نانک جی سے ۱۱۶۶ء میں فوت ہونے والے حضرت پیر دستگیر رحمہ نے بار بار عرض کی کہ مجھے لاکھوں آسمانوں اور لاکھوں پاتالوں کا راز سمجھایا جائے اور راز تو بقول سردار موہن سنگھ جی کے پیر دستگیر سمجھنے کا خواہشمند تھا۔ لیکن گورو جی نے اس کے بیٹے کو آنکھ جھپکتے میں لاکھوں زمینیں اور لاکھوں آسمان دکھلا دیئے کیا خوب حقیقت شناسی ہے۔ سردار جی بی سنگھ بیان کرتے ہیں:۔

"بغداد والی گوشٹ میں پہلے تو گورو صاحب کو غوث اعظم عبد القادر جیلانی پیر دستگیر محی الدین سے گفتگو کرتے بیان کیا ہے۔ انہوں نے ہجری ۵۶۱ مطابق ۱۱۶۵ء میں وفات پائی۔ گورو نانک جی کی پیدائش سے ۳۰۴ سال پہلے۔"

(رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۴ء)

لاکھوں آسمانوں اور لاکھوں پاتالوں کی بھی خوب کہی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کسی مسخرے کا خیال ہے کہ اسلام نے کل کائنات سات زمینیں اور سات آسمان بیان کئے ہیں۔ قرآن شریف کی تو ابتدائی آیت ہی یہ ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝"

تمام تعریفوں کا حقدار بے شمار جہانوں کا خالق اور مالک ہے۔ عالمین جمع کا صیغہ ہے۔ اس کی رو سے تو لاکھوں ہی نہیں بلکہ کروڑوں کروڑ جہان ثابت ہیں۔ آنکھ جھپکنے میں لاکھوں زمینیں اور لاکھوں آسمان تو خواب میں ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پروفیسر کرتار سنگھ جی نے لکھا ہے کہ پیر جی نے اپنے لڑکے سے کہا تھا کہ:۔

"تو تو تھوڑے منٹ ہی سویا ہے۔ اور تمام وقت یہاں ہی تھا۔"

(جیون کتھا سری گورو نانک جی ص ۳۲۶)

نیز گیانی اودھم سنگھ جی کا بیان ہے کہ گورو نانک جی نے قرآن شریف کا حوالہ دے کر ثابت کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں زمینیں اور لاکھوں آسمان پیدا کئے ہیں (سچا گورو ص ۱۸۲) بلکہ جنم ساکھیوں سے واضح ہے کہ معراج شریف کی رات میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بے شمار آسمان اور بے شمار زمینیں ملاحظہ فرمائی تھیں۔ (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۶۸، جنم ساکھی بھائی بالا ص ۵۲)

سردار موہن سنگھ جی اور ان کے ہم خیال لوگوں کا یہ سراسر بہتان ہے اور حضرت پیر دستگیر ایسے بزرگ کی توہین کے مترادف ہے کہ انہیں قرآن شریف کی ابتدائی آیت "الحمد للہ رب العلمین" کا بھی علم نہ تھا۔ سردار صاحب موصوف خود جس مسلمان بزرگ کی چاہیں بے عزتی کر دیں اور اپنے پاس سے باتیں وضع کر کے جو چاہیں اختراع کر دیں۔ مگر خود دوسروں سے حق بات بھی سننے کے لئے تیار نہیں۔ اور یہ برداشت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کہ گورو نانک جی گورو تھا۔

سردار موہن سنگھ جی نے ہمیں متعصب قرار دیا ہے۔ نیز ان کے نزدیک ہم حق کے متلاشی نہیں۔ لیکن سکھ ودوانوں نے وقتاً فوقتاً ہمارے تحقیقی مضامین پڑھنے کے بعد جو رائے قائم کی ہیں اس سے ہم صرف پانچ مثالیں بطور نمونہ پیش کئے دیتے ہیں۔ سنت اندر سنگھ جی چکرورتی کا بیان ہے:۔

"ہمارے قادیانی احمدی بھائی ست گورو نانک دیو جی کو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن وہ بہت تہذیب سے اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہیں...... سکھ تاریخ اور گوربانی کے گہرے دوست گیانی عباد اللہ جیسے واقف ہیں۔ ہمارے سکھوں میں بھی بہت تھوڑے لوگ ہیں۔"

(اجیت جالندھر گورو نانک نمبر ۱۹۶۹ء)

سردار دیوان سنگھ مفتون نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا:۔

"گیانی عباد اللہ ایک دھارمک شخصیت ہیں جو سکھ دھرم اور سکھ لٹریچر پر اتھارٹی ہیں"

(ریاست دہلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

سردار موہن سنگھ جی گورو نانک جی کی بڑائی ظاہر کرنے کی غرض سے یہ بیان کیا ہے:۔

"بغداد کے پاس ہی ایک مسلمان فقیر


جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی خدمت میں
ہم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا مبارک تحفہ پیش کرتے ہیں

بہترین ملبوسات آپ کی پسند کے ساتھ ساتھ

شاہد پوشاک محل

رحمت بازار ربوہ

لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ ★ ساڑھیاں ★ عروسی جوڑے ★ کشمیری شالیں ★ بیڈ سیٹ اور پردہ کلاتھ کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیے!



رحیم پولٹری فیڈ

مرغیوں کی متوازن معیاری غذا کے اجزاء کا مرکز

ہماری جدید سائنٹیفک طریقہ سے تیار کردہ خوراک کا ایک دفعہ کا استعمال بفضل خدا آپ کو مستقل گاہک بنانے کی ضمانت ہوگا

رحیم پولٹری فیڈ۔ گول امین پور بازار۔ منشی محلہ۔ فیصل آباد



سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہ بہلول تھا اس نے گورو صاحب
کے درشن کئے۔ اور اس نے ان کے
اپدیش سنے۔ وہ اتنا بے چین ہوا
کہ گورو نانک جی کے پنجاب واپس
آجانے سے ۶۰ سال بعد تک یعنی
جب تک وہ زندہ رہا۔ گورو جی
کے قدموں کا اسی طرح دھیان
رکھا جس طرح شہد کی مکھی صبح کی ہلکی
ہلکی دھوپ میں کھلے گلاب کے پھول
پر مست ہو کر بیٹھتی ہے اور خود کو
بھول جاتی ہے

جس پتھر پر گورو جی نے قدم رکھے
وہ اب تک بغداد میں موجود ہے اور
اس پر عربی کی عبارت لکھی ہوئی ہے
جس میں بہلول فقیر کی گورو صاحب
سے ملاقات کا ذکر ہے اور ساتھ ہی
۹۲۷ھ لکھا ہے۔ سری آنند اچاریہ
اپنی کتاب "SNOW BIRDS" میں
لکھتے ہیں۔"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

اس میں پہلی قابل غور بات یہ ہے
کہ شاہ بہلول گورو نانک جی کے زمانہ میں نہیں ہوا
سردار جی یہ لکھ بیٹھے ہیں کہ
"بغداد میں یہ بہلول خلیفہ ہارون
رشید کے عہد میں ہوا ہے اور ہارون
رشید ۷۸۶ء میں تخت پر بیٹھا
تھا۔ گورو نانک جی کی پیدائش
سے کوئی سات سو سال قبل۔
یہ بہلول بعد کو پاگل ہو گیا تھا۔
اور اس کے نام پر پنجابی اردو میں
بہلول، بلکول۔ بہلول الفاظ بنے
ہوئے ہیں جو نیم پاگل کے لئے
استعمال ہوتے ہیں۔ ایسے فقیر
سے گورو نانک جی کو ملا کر گورو
صاحب کی کیا بڑائی ہوئی؟ بیچارے
سکھ مؤرخین کیا جانیں۔ انہوں
نے تو گھوڑے مارنے تھے سو مار
دیئے۔"

(رسالہ پنجابی سماچار اپریل ۱۹۷۷ء)

گویا سردار موہن سنگھ جی "حق پرست"
نے جس بہلول سے گورو نانک جی کی
ملاقات اور گفتگو بیان کی ہے وہ گورو
جی کا ہم عصر نہ تھا بلکہ بہت پہلے گزر
چکا ہے۔

اس سلسلہ میں سردار موہن سنگھ جی
نے بغداد کے کتبہ کا بھی ذکر کیا ہے جس
میں بقول ان کے بہلول سے گورو نانک جی
کی اس ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے اس کے
لئے انہوں نے سوامی آنند اچاریہ کا کتاب
کا حوالہ بھی دیا ہے مگر حقیقت یہ ہے
کہ بغداد میں ایسا کوئی کتبہ نہیں۔ چنانچہ
مشہور سکھ سکالر بھائی ویر سنگھ صاحب
لکھتے ہیں:-

"سوامی آنند اچاریہ نے جو کتبہ
پڑھا ہے اس میں انہوں نے ۱۹۱۲ء
پڑھا۔ ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ وہ
کتبہ کہاں ہے یا گر گیا ہے"

(نانک پرکاش سچیارت ص۱۹۵)

سردار صاحب موصوف نے یہ بھی
بیان کیا ہے کہ:-

"ملتان کا ایک پیر بہاؤالدین
تو گورو نانک صاحب کا اتنا عقیدت
مند ہو گیا کہ لیا اوقات کعبہ کی طرف
سے ہٹ کر وہ کرتارپور کی طرف رخ
کرکے نماز پڑھا کرتا تھا"

(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار موہن سنگھ جی کی اس
بیان سے متعلق ہم کیا عرض کریں۔
پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت پیر
بہاؤالدین صاحب ملتانی گورو نانک جی
کے زمانہ میں نہیں ہوئے چنانچہ ایک
سکھ ودوان کا بیان ہے:-

"شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتان کے
رہنے والے تھے...... ان کی پیدائش
۱۱۷۰ء (۵۶۵ھ) میں کوٹ
کرور ملتان میں ہوئی...... ان کی
وفات ملتان میں ۷ نومبر ۱۲۶۶ء
(۶۶۵ھ) میں ہوگی۔"

(جنم ساکھی گورو نانک دیو جی۔ مصنفہ سوڈھی
مہربان۔ حاشیہ ص۲۴۳)

اس صورت میں گورو جی کی ان سے
ملاقات کیونکر ہو سکتی تھی۔

ایک سکھ ودوان کو مسلّم ہے کہ
بہاؤالدین گورو نانک جی کا ہم عصر نہ تھا۔
(ملاحظہ گورو نانک جوت کے سروپ ص۱۴۸)

سردار موہن سنگھ جی نے پیر بہاؤالدین
کا گورو نانک جی سے متاثر ہو کر کرتارپور کی
طرف نماز پڑھنا بیان کیا ہے۔ گویا کہ
نعوذ باللہ حضرت پیر بہاؤالدین صاحب
اسلام کے قبلہ سے ہی منحرف ہو گئے تھے
لیکن نماز ترک نہیں کی تھی۔ البتہ کرتارپور
کی طرف رخ پھیر دیا تھا۔ کرتارپور کی طرف
رخ کرکے پوجا پاٹھ کرنا تو سکھ مذہب
میں بھی جائز نہیں، گویا کہ سردار موہن
سنگھ جی کے نزدیک پیر بہاؤالدین صاحب
اسلام سے منحرف ہو کر سکھ بھی نہیں بنے
تھے کیونکہ ان کا کرتارپور کی طرف رخ
کرکے نماز پڑھنا تو سکھ مذہب کی تعلیم
کے بھی سراسر خلاف ہوگا مسلمانوں کا تو
ذکر ہی کیا کوئی سکھ بھی کرتارپور کی طرف

خالص
سونے چاندی کے حسب منشاء زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
محمود گولڈ سمتھ
نیز الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں سندھی و فینسی کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز
چوہدری محمود احمد مقصود چوہدری۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۸۱ عقب مسلم کمرشل بینک

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر تشریف لانے والے حضرات
مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اور
اھلاً وسھلاً ومرحبا
عرض کرتے ہیں!
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو
آپ کے خادم
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ گولبازار۔ ربوہ
فون ۴۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah


رخ کر کے نماز نہیں پڑھتا اور نہ پوجا پاٹھ ہی کرتا ہے گویا کہ وہ نہ ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے۔ یہ کتنی بڑی توہین ہے جو سردار موہن سنگھ جی نے ایک مسلمان بزرگ کی کی ہے جسے کروڑوں لوگ اب بھی عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور جو فی الحقیقت ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ خود سوڈھی مہربان جی کا بیان ہے کہ جب گورو نانک جی ملتان میں حضرت پیر بہاء الدین کے مقبرہ پر گئے تو انھوں نے پیر صاحب کی تربت کو جھک کر سلام کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک دیو جی مصنفہ سوڈھی مہربان صفحہ ۲۳۹) پس ایسے بزرگ سے متعلق یہ کہنا کہ وہ گورو نانک جی سے اتنا متاثر ہوا کہ اسلام سے بھی گیا اور سکھ بھی نہ بنا۔ ایک گندہ خیال ہے۔ جس کا مقصد اس بزرگ کی توہین کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ گورو نانک جی کا ہم عصر نہ تھا۔ بلکہ بہت پہلے گذر چکا تھا سردار موہن سنگھ جی نے یہ بھی کذب بیانی کی ہے:۔

"کشمیر میں بابا نانک جی نے ایک مسلمان فقیر کمال نام کے شخص کو جو ان کے درشن کر کے سکھ بنا۔ کرم کی گھاٹی کا پرچار سونپا"
(جیون پریتی اکتوبر ۱۹۶۷ء)

کشمیر کا یہ کمال گورو نانک جی کے عہد میں نہیں بلکہ سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبند جی کے زمانہ میں گذرا ہے۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ لکھتے ہیں:۔

"کمال۔ ایک کشمیری مسلمان جو گورو ہرگوبند جی کا سکھ بن کر بہت کرنی والا ہوا۔ یہ گورو جی کی خدمت میں کیرت پور حاضر رہا"
(مہانکوش صفحہ ۲۲۴)

اس کے علاوہ سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ گورو نانک جی نے کسی بھی مسلمان سے یہ نہیں کہا کہ وہ اسلام کو ترک کر کے ان کا سکھ بن جائے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان لکھتے ہیں:۔

"(گورو جی نے) کسی مسلمان کو اسلام ترک کرنے کی تلقین نہیں کی بلکہ اسلام پر قائم رہنے پر زور دیا"
(اکالی پترکا جالندھر ۳ر دسمبر ۱۹۶۳ء)

ایک اور سکھ ودوان سردار جسونت سنگھ نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے:۔

"کسی بھی مسلمان کو انھوں نے (یعنی گورو نانک جی نے) یہ نہیں کہا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے یا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منحرف ہو جائے" (گورو سندیش نومبر ۱۹۶۸ء)

اس صورت میں یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ گورو ہرگوبند کے زمانہ میں ہونے والے کمال کشمیری کو گورو نانک جی نے سکھ بنایا تھا اور سکھ دھرم کا پرچارک مقرر کیا تھا یہ تو سراسر غلط اور خلاف واقعہ باتیں ہیں جن کی کوئی بھی تاریخی اہمیت نہیں۔ بلکہ سکھ کتب سے یہ حقیقت واضح ہے کہ گورو نانک جی کو عرب کے لوگ مسلمان پیر تصور کرتے تھے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک دیو جی ایڈٹ کردہ ڈاکٹر پیار سنگھ صفحہ ۱۰۳ و آدساکھیاں صفحہ ۱۸۱) گیانی گیان سنگھ جی کے بقول بغداد کے لوگ بھی گورو نانک جی کو ایک مسلمان پیر تصور کرتے ہیں۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۴۹) ایران میں بھی گورو جی کو ایک مسلمان صوفی سمجھا جاتا ہے۔ (ہفت روزہ شیر پنجاب دہلی گولڈن جوبلی نمبر فروری ۱۹۶۳ء)

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی نے گورو نانک جی سے متعلق بیان کیا ہے:۔

"گورو نانک جی نے مسلمانوں کے خدائے واحد کے عقیدہ کو تسلیم کیا ہے۔"
(جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۳۰۷)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گورو نانک جی خدا تعالیٰ کا خاص پیغمبر مانتے تھے۔"
(جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۳۰۵)

خدائے واحد پر ایمان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار اسلام کا دروازہ ہے۔ گورو نانک جی نے خود اپنے اسلام کا اعلان ان الفاظ میں کیا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"للّٰہ قوم فی السیاحۃ فتنا
کالورد الّا انہ لا یجتنی
وطغاۃ ہندستان یدعوننی
شکر الہ العرش انی مومنا"

(جیون چرتر گورو نانک دیو کے صفحہ ۳۰۴ اور صفحہ ۳۰۵ کی درمیانی پلیٹ نمبر IX)

یعنی اس خدا رسیدہ گروہ کے کیا کہنے جنہیں سیر و سیاحت کی بناء پر آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ ان کی مثال گلاب کے پھولوں کی طرح ہے لیکن (ایسے پھول) جنہیں توڑا نہیں جاتا۔

ہندوستان کے سرکش لوگ مجھے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ خدائے ذوالعرش کا شکر ہے کہ میں مومن (مسلمان) ہوں۔ ان کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہے:۔

"اگر اسلام کا مطلب خدا کی رضا

دُبلا پتلا جسم
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکے دُبلے پتلے جسم پر گوشت پوست پیدا ہو جائے۔ ہر غذا جزو بدن بننے لگے۔ بکثرت خون پیدا ہو۔ تمام جسمانی کمزوریاں دُور ہو جائیں۔ جگر، معدہ، انتڑیاں، دل، گردہ اور پھیپھڑوں کی مکمل اصلاح ہو جائے تو آج ہی "بیور الفلفا ٹانک" کا مسلسل استعمال شروع کریں۔ قیمت ۵۰/۷
ملنے کا پتہ
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کیلئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون:۔ ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

دیسی نہایت اعلیٰ درجہ کے عطر و تیل کے لئے
قادیان کی سب سے پہلی کمپنی
دِلکُشا پرفیومری کمپنی
کو ہمیشہ یاد رکھیے
جو حضرت مصلح موعودؓ کی یادگار ہے نصف صدی سے خدمت کر رہی ہے اور اعلیٰ درجہ کی اشیاء تیار کرتی ہے۔ ربوہ میں ہماری اشیاء افضل برادرز، علیانہ جنرل سٹور گولبازار، نعمت جنرل سٹور نزد خدام الاحمدیہ ہال، سہیل برائیٹ ہاؤس رحمت بازار سے مل سکتی ہیں۔
المشتہر:۔ دِلکُشا پرفیومری کمپنی۔ رجسٹرڈ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

مجید اینڈ کو
دوکان ۱۲، ۱۳
مراد مارکیٹ۔ ریل بازار
فیصل آباد (لائلپور)
ہر قسم گرم چادریں، شالیں۔ دُھسّے تھوک ریٹ پر خرید کرنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

سائیکل، ٹرائیکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں۔ ملنے کا پتہ:۔ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah


کے سامنے جھکتا ہے۔ تو گورونانک سچے مسلمان تھے۔" (شیر پنجاب پورن ماشی نمبر ۱۹۵۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے

"اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا"

گورونانک جی نے اپنے کلام میں سفروں پر جانے کی وجہ "گورمکھ" کی تلاش بیان کی ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:۔

"گورمکھ کھوجت بھئے اداسی
درشن کے تائیں بھیکھ نواسی
ساچ وکھر کے ہم ونجارے
نانک گورمکھ اترسی پارے"
(رام کلی محلہ ا صلہ ۹۳۹)

خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع شدہ سدھ گوشٹ مترجم میں گوروجی کے اس بیان کے یہ معنے مذکور ہیں:۔

"جس شخص نے اپنا دل خداتعالیٰ کی رضا میں ایک سُر کر دیا ہو۔ ایسے صاف اور صادق شخص کی تلاش میں ہم گھر ترک کر کے سفروں پر نکلے ہیں اور ملک میں پھر رہے ہیں کیونکہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کے نور کا روشن گھر ہے....... ایک جگہ رہ کر ہم مندرجہ بالا شخص کی تلاش نہیں کر سکتے تھے۔ پس تلاش گورومکھ گھر سے نکلنے کا سبب ہے اور کوئی نہیں۔" (سدھ گوشٹ مترجم ص۴۲)

گویا کہ گوروجی ایک ایسے شخص کی تلاش میں تھے جو خداتعالیٰ کے نور کا روشن گھر ہو۔ یعنی جس میں خداتعالیٰ کا نور جلوہ گر ہو اور جو مرد آگاہ ہو یہ گورمکھ مکھی گورو ہی تھا۔ کوئی اور نہیں۔ چنانچہ سکھ ودوانوں نے بھی "گورمکھ" کے معنے (GREAT- "GREATEST GURUS GURU) یا بڑا گورو ہی بیان کئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو گورونانک دی انٹرپریٹیڈ ص۱۹، ستیہ ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۲۹۸، مہان کوش ص۳۱۳، سری گورو گرنتھ کوش ص۲۱۱، گورو گرنتھ صاحب مترجم شرامنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی والا ص۸۲۸)

سوڈھی مہربان جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ گوروجی نے خود ہی ایک مرتبہ یہ فرمایا تھا:۔

"جی ابھی ہم نے گورو اختیار نہیں کیا۔ میں چکر لگا رہا ہوں۔ تو گورو کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں.......جی رائے نام گورو تو بہت ہیں لیکن جس کا کردار اعلیٰ ہو اس کی مجھے تلاش ہے۔"

(جنم ساکھی گورونانک دیوجی ص۳۹۲)

سردار موہن سنگھ جی نے گورونانک جی اور ان کے مرشد مراد سے متعلق بہت بڑا اعتراض یہ کیا ہے:۔

"گورونانک جی چوتھی اداسی میں جو مغرب کی تھی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور بغداد شریف گئے تھے جبکہ ان کی عمر ۵۰ سال کے قریب ہو گی۔ تو کیا انہوں نے بغداد میں گورو اختیار کرنے کے لئے جانا تھا۔"

(جیون پربھی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار موہن سنگھ جی گورو امرداس جی کو گورونانک جی کا سروپ ہی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ گوروجی کے ہم عصر تھے کیونکہ سکھ کتب میں ان کی پیدائش ۱۴۶۹ء مطابق ۱۵۲۶ بکرمی بیان کی گئی ہے (ملاحظہ ہو گورمت درشن ص۲۶) سکھ ودوانوں کے بقول انہوں نے ۱۵۹۷ بکرمی (مطابق ۱۵۴۰ء) میں گورو انگد جی کو گورو مانا تھا (گورمت پرکاش ص۱۱۱)

دوسرے عرض ہے کہ سکھ کتب سے تو یہ امر بھی واضح ہے کہ گورونانک جی بغداد جانے سے قبل حضرت مراد جی کو اپنا گورو اختیار کر چکے تھے۔ اور پھر ان سے ملنے کیلئے بغداد شریف گئے تھے۔ (رسالہ جیون سندیش پٹیالہ سکھ اتہاس نمبر مئی ۱۹۵۱ء۔ سکھ دھرم تے سدا چار ص۱۳۱) پس اس صورت میں سردار موہن سنگھ جی کے اعتراض کی کچھ بھی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

سردار موہن سنگھ جی نے ہم پر یہ غلط اور بے بنیاد الزام دیا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ گوروجی ۶ سال تک بغداد شریف میں رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بقول سنت اندر سنگھ جی چکرورتی یہ سردار ہرچرن سنگھ زمان کا نظریہ ہے۔ جیسے ہم نے نقل کیا ہے (ملاحظہ ہو اکالی پترکا جالندھر زنکاری نمبر ۱۹۶۶ء واجیت جالندھر گورونانک نمبر ۱۹۶۷ء) گورونانک جی کا گورو "مراد" ظاہر کرنے پر بھی ہم نے خود کوئی ذمہ داری نہیں لی۔ بلکہ سکھ ودوانوں کے بیانات سے ہی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ پروفیسر صاحب سنگھ جی کو مسلم ہے کہ ایک سکھ پروفیسر کا یہ نظریہ ہے:۔

"اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہو سکتی کہ...... گورونانک جی کا گورو ملتان فقیر مراد تھا" (دھرم تے سدا چار ص۱۳۷)

ایک سکھ ودوان سردار گوربچن سنگھ جی نے ایک مرتبہ سنت موہن سنگھ نرمل پر یہ سوال کیا تھا:۔

"آپ نے گورونانک دیوجی کے گورو فقیر مراد کا تو نام ہی نہیں لیا۔ جس کو ملنے کے لئے گوروجی بغداد گئے تھے۔"

(گورسندیش بمبئی نگر فروری ۱۹۶۴ء)

مشہور بنگالی ودوان مسٹر اندو بھوشن بنرجی نے اپنی کتاب ایوولوشن آف دی خالصہ کے ص۶۲ پر لکھا ہے:۔

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا

ہمارا نصب العین

خدمت —— دیانت —— امانت

مرکزِ احمدیت ربوہ کی پاکیزہ فضا میں سکونت اختیار کرنے والوں کیلئے

خوشخبری

کوٹھی — مکانات — پلاٹ — زرعی زمین

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اپنے مقدس مرکز ربوہ کے پُرامن دینی ماحول میں دوستوں کی سہولت کے پیشِ نظر کوٹھی، مکانات و ہر قسم بلڈنگ وغیرہ اعلیٰ نوعیت ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا انتظام ماہرینِ تعمیرات کی زیرِ نگرانی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی جائیداد بشمول زرعی اراضی وغیرہ کے لین دین کا بندوبست بھی تسلی بخش رنگ میں کیا گیا ہے جس کے لئے مالکانہ حقوق و رجسٹری وغیرہ کروا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہو گی۔ احباب زرّیں موقع سے مستفید ہو کر شکریہ کا موقع دیں۔

با اعتماد ادارہ —— بے لوث خدمت

ہم ہیں آپ کے خیر خواہ

شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن (رحمت بازار) ربوہ

کوٹھی — مکانات — پلاٹ — زرعی زمین

"GURU NANAK THUS APPEARS TO HAVE BEEN FOLLOWER OF GURU MARAD."

یعنی گورونانک جی حضرت مراد کے مرید تھے۔

پس ہم نے صرف سکھ ودوانوں اور محققین کی آراء نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اپنے پاس سے کوئی بات وضع نہیں کی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۵ء میں گورونانک جی کے گورو سے متعلق فرمایا تھا۔

"ملاقات خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر
وہ بیعت سے اس کی ہوا فیضیاب
سنا شیخ سے ذکر راہ صواب"

(ست بچن ص۱۷)

سردار موہن سنگھ جی نے یہ بھی لکھا ہے:-

"یہ مضمون نگار حق کا متلاشی نہیں معلوم ہوتا اس میں تعصب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا نظر آتا ہے اسے گورو صاحب کے مندرجہ ذیل ارشاد سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

راہ دوئے اک جانہ سوئی سنجھ سی
کفر گو کفرانے پیا دجھ سی"

(رسالہ جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار موہن سنگھ جی نے ہمیں گورونانک جی کا مندرجہ بالا ارشاد پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں۔ گورو جی نے اپنے اس ارشاد میں "کفر گو" انسان کا آگ میں جلنا بیان فرمایا ہے اور سکھ ودوانوں نے کفر کے یہ معنے بیان کئے ہیں:- "کفر۔ حقیقت کو چھپانے کا عمل"۔ (مہان کوش ص۲۵۲) "کفر گو۔ جھوٹ بولنے والا" (گورو گرنتھ کوش ص۳۱۶)

اب سردار موہن سنگھ صاحب ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ان کا یہ بیان کرنا کہ گورونانک جی حضرت دستگیر حضرت پیر بہاؤ الدین اور حضرت پیر رکن الدین وغیرہ بزرگوں سے ملے اور ان سے بات چیت کی تھی جبکہ سکھ ودوانوں کے بقول ہی گورونانک جی سے صدیوں قبل گزر چکے ہیں۔ سچ یا جھوٹ۔ اگر یہ جھوٹ ہے اور یقیناً جھوٹ ہے تو پھر وہ ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ کون "کفر گو" ہوا۔ اور کون گورونانک جی کے بقول کفر گو ہونے کی وجہ سے آگ میں جلایا جائے گا۔ اس بارہ میں ہم خود کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اہل علم اور اہل دانش خود غور فرمالیں۔

سردار موہن سنگھ جی نے اپنے مضمون کے آخر میں بیان کیا ہے کہ گورونانک جی کا گورو "شبد" اور "خدا تعالیٰ" تھا۔ اور اس کے لئے گورو گرنتھ صاحب سے دو حوالے بھی پیش کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو رسالہ جیون پریتی اکتوبر ۱۹۷۷ء)

سردار صاحب موصوف نے یہ حوالہ جات پیش کرتے ہوئے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ ان حوالہ جات سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پہلے حوالہ میں "شبد" کا گورو ہونا مذکور ہے۔ اور دوسرے میں "خدا تعالیٰ" کا۔ اگر خدا تعالیٰ ان کا گورو تھا تو "شبد" کی گوریائی کدھر گئی؟ یا پھر عیسائیوں کی طرح سردار موہن سنگھ جی بھی "شبد" کو الوہیت کا درجہ دیتے ہیں کیا وہ خود "شبد" یا "خدا تعالیٰ" کو گورو نہیں مانتے۔ اگر مانتے ہیں تو پھر گورونانک صاحب کو وہ اپنا گورو کیونکر کہہ سکتے ہیں اور اگر وہ شبد یا خدا کو گورو ماننے کے بعد نانک جی کو بھی گورو مانتے ہیں تو گورونانک جی کا شبد یا خدا تعالیٰ کو گورو ماننے کے بعد حضرت مراد کو گورو تسلیم کرنا کیونکر غلط ہو سکتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ انسان کے لئے انسان ہی گورو بن سکتا ہے۔ کیونکہ گورو نے نمونہ کا کام دینا ہے اور کوئی غیر انسان انسانوں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بات بالصراحت بیان کی گئی ہے کہ گورو ہم انسانوں کی طرح ماں کے بطن سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا باپ اور خاندان بھی ہوتا ہے (ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب ص۳۱۰، ص۵۹۲) اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کے ماں باپ اور خاندان کی نفی کی گئی ہے (ملاحظہ ہو ص۳۳۹ و ص۵۹۷) پس اس لحاظ سے گورو خدا نہیں اور خدا گورو نہیں ہو سکتا دونوں کے الگ الگ مقام اور مرتبے ہیں۔

اس حقیقت سے کسی بھی سکھ ودوان کو انکار نہیں ہو سکتا کہ گورونانک جی نے اپنے کلام میں متعدد جگہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے سچے گورو پر قربان ہیں۔ جس کے ذریعہ وہ خدا تعالیٰ کے واصل ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمارے نزدیک گورو جی کے مقدس کلام کے ایسے معنے بیان کرنا جو تضاد کا باعث ہوں۔ درست نہ ہوگا۔ یہ کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ متعدد مقامات پر تو گورو صاحب یہ فرمادیں کہ ان کا خدا تعالیٰ سے وصال سچے گورو کے ذریعہ ہوا ہے اور بعض جگہ یہ فرمادیں کہ ان کا گورو خدا تھا اور کوئی نہ تھا۔ اس صورت میں ہمارے نزدیک یہی درست ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے خود گورو جی کا رہنما بن کر ان کی راہنمائی کی اور انہیں سچے گورو سے ملادیا اور وہ اس سے مل کر اپنی زندگی کا مقصد پاگئے اور دائمی زندگی کے وارث ہوگئے۔ یہی وہ بات ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے:-

"ملاقات خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقے میں تھا دستگیر
وہ بیعت سے اس کی ہوا فیضیاب
سنا شیخ سے ذکر راہ صواب"


اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابل اعتماد نام

"MITSUBISHI." مِٹسوبشی

پیکیجڈ ایئر / واٹر کولڈ ایئر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATER COOLED AIR-CONDITIONORS.

مِٹسوبشی کے AIR COOLED / WATER COOLED ایئرکنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ایئرکنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوت، استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ایئرکنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے مِٹسوبشی "ایئرکنڈیشنرز" کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئرکنڈیشننگ کی ہر ضرورت کیلئے "مِٹسوبشی" ایئرکنڈیشننگ یونٹ پسند فرمایئے۔ سنٹرل اور فلور ٹائپ کے یونٹ حاضر اسٹاک سے دستیاب ہیں:

تقسیم کنندگان: احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

صدر دفتر: ۴۳-۱۰ اے بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹

فون نمبرز: ۴۳۰۸۸۰ — ۴۳۲۲۶۷

شاخ:- جے۔ ۱۹۵۔ آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ

فون نمبر: — ۶۵۶۸۶

اسٹاکسٹ: ابراہیم اچھا کارپوریشن۔ ۴۰ — ۳۹ فرید چیمبرز چوتھی منزل عبداللہ ہارون روڈ کراچی

فون نمبرز: ۵۱۶۵۲۲ — ۵۱۶۵۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## جماعتِ احمدیہ کے مشہور و معروف ادارہ

# الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سرورِ کونین سیدِ ولدِ آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرۃ طیبہ

## سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم

مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ معرکۃ الآراء تصنیف مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے اور نامور شخصیتوں سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے ہر مسلمان کے لئے حضور کی سیرۃ طیبہ کا مطالعہ ضروری ہے

ہدیہ

مجلد فی جلد: ۱۵/- روپے

علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پُر شوکت و پُر جلال اشتہارات کا مجموعہ

مکمل سیٹ

## مجموعہ اشتہارات

ہدیہ مکمل سیٹ ۴۵/- روپے ؛ علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلماتِ طیبات

یعنی

## ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ ۱۸/- روپے فی جلد

علاوہ محصولڈاک

نوٹ: جلد اول تا چہارم اس وقت سٹاک میں ختم ہے

باقی چھ جلدوں کی رعایتی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے

## فصل الخطاب

سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی

## ردِّ عیسائیت

پر مبسوط کتاب

جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے

ہدیہ: مجلد فی جلد پندرہ (۱۵/-) روپے

علاوہ محصول ڈاک

## فضائل القرآن

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ

ہدیہ: مجلد ۱۵/- روپے علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پُر معارف و پُر حکمت

## تفسیرِ کبیر

اس وقت صرف دو جلدیں سٹاک میں موجود ہیں۔ باقی نو جلدیں نایاب ہیں

ہدیہ ۳۲/- روپے علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

معرکۃ الآراء تصنیف

## دیباچہ تفسیر القرآن

یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی اس میں حضور نے قرآن مجید کے پُر معارف حقائق انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے ہدیہ فی جلد مجلد بائیس روپے صرف

علاوہ محصولڈاک

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ہماری پیش کش

# تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

کی نہایت معروف اور معرکۃ الآراء تصنیف

## دعوۃ الامیر

یہ کتاب تبلیغ کے لئے نہایت مفید ہے

ہدیہ

فی جلد مجلد ۱۲/- روپے

علاوہ محصول ڈاک

اس کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں!

## فہرست کتب مفت حاصل کریں

الناشر۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ

ٹیلیفون ۴۸۱

تریاق سلیمانی

امراض معدہ کے لئے مجرب چورن

یہ چورن بدہضمی - دردشکم - تبخیر معدہ - ہیضہ - اسہال - قولنج - ہچکی - متلی - قے - بھوک نہ لگنا - قبض اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دے کر بھوک بڑھاتا اور غذا کو ہضم کرکے جزو بدن بننے میں مدد دیتا ہے
خوراک :- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک عرق سونف یا پانی کے ساتھ دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں۔

المنار دواخانہ ربوہ



سُرمہ نورِ چشم

سُرمہ ممیرا خاص

نظر کی کمزوری، پانی بہنا، سُرخی، دُھند، جالا خارش کے لئے لاجواب تحفے

قیمت ایک روپیہ

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ



حضرت مولانا مولوی نورالدینؓ کا قائم کردہ ادارہ

سنہ ۱۹۱۱ سے خادم ادارہ — ناغہ کبھی نہیں

مخلصانہ مشورہ اور ہمدردانہ علاج کے لیے تشریف لادیں یا خط و کتابت کریں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اوقاتِ مطب صبح ۸ تا ۱ بجے، شام ۴ تا ۷ بجے

فون نمبر ۴۸۴۴

مشہور دواخانہ ◎ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ


خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے اور اپنا پتہ خوشخط لکھئے۔ (مینیجر الفضل)


صحت کی ضامن شہرۂ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ



خالص

سونے چاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے اور خرید و فروخت کیلئے

نیز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ!

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر عقب جمال بیکری - گولبازار ربوہ - فون ۵۵۰



FOR SALE AND EXPORT OF

QUALITY CARPETS

CONTRACT

HAMID & CO.

26, NICHOLSON ROAD,
LAHORE.
PHONE 311429


دفتر الفضل کے ہر قسم کے انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے ۔


REPAIRS

★ HIGHLY TRAINED VW ENGINEERS AND MECHANICS
★ MODERATE CHARGES
★ GUARANTEED SERVICE
★ FOR YOUR CONVENIENCE SUNDAY OPEN—FRIDAY CLOSED.

MINI MOTORS

54-B, GULBERG II, LAHORE
Phone : 81442



لطیف اینڈ کمپنی

مراد مارکیٹ - دوکان ۱۱

فیصل آباد (لائلپور)

ہر قسم کی گرم چادریں، دُھسّے - مردانہ و زنانہ سٹیپل کی چدریں بارعایت خرید کر خدمت کا موقعہ دیں۔

شیخ عبداللطیف کا دوکان ۱۱ (لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ایکو الیکٹرک موٹرز

۱/۲ تا 40 ہارس پاور تھری فیز

۱/۲ تا ۲ ہارس پاور سنگل فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب — ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۶۱۶۵

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے

## الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

## کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام

مردوں اور عورتوں کی خاص امراض

**مطب** ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ فون ۵۳۴

**سرمہ حمید** ککرے آشوبِ چشم

ابتدائے موتیا۔ جالا پھولا اور دیگر امراضِ چشم کو دور کر کے نظر تیز کرتا ہے۔ صبح و شام ایک سلائی استعمال کریں۔ المنار دواخانہ ربوہ

**کاجل نور چشم**

آنکھوں کی خوبصورتی۔ صفائی۔ صحت اور قوت بینائی کو تیز کرنے کیلئے

المنار دواخانہ ربوہ

## ہمدرد دانسوال (جوب اٹھرا)

اٹھرا کے علاج کے لئے

قیمت مکمل کورس ۲۸/- روپے

## دوائی فضلِ الٰہی

اولادِ نرینہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ!

قیمت مکمل کورس ۳۰/- روپے

## زد جام عشق

قوت اعصاب پٹھوں کی طاقت کے لئے بہت مفید ہے

قیمت مکمل کورس ۵۰/- روپے

## کاجل نورِ بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

قیمت ایک روپیہ

## اکسیر معدہ خاص

پیٹ درد۔ بدہضمی۔ دائمی قبض۔ نفخ اور معدہ کی گیس کو دور کرنے کے لئے بے حد مفید

تیار کردہ

## دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ)

## ربوہ

پھلوں کی لذت آفریں خوشبوؤں سے بھرپور

# شیزان کا — شربتِ ثمر قند

*Shezan - for that extra taste of goodness*

SCAN

S/ 4-77

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض وفات یافتہ بزرگ اور ممتاز خادم

محترم جناب صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی
تاریخ وفات ۸ ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب
تاریخ وفات ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

محترم جناب عبدالرحمن خاں صاحب نیازی
تاریخ وفات ۳۰ ر جون ۱۹۷۷ء

محترم جناب حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف
تاریخ وفات ۲۳ ر جون ۱۹۷۷ء

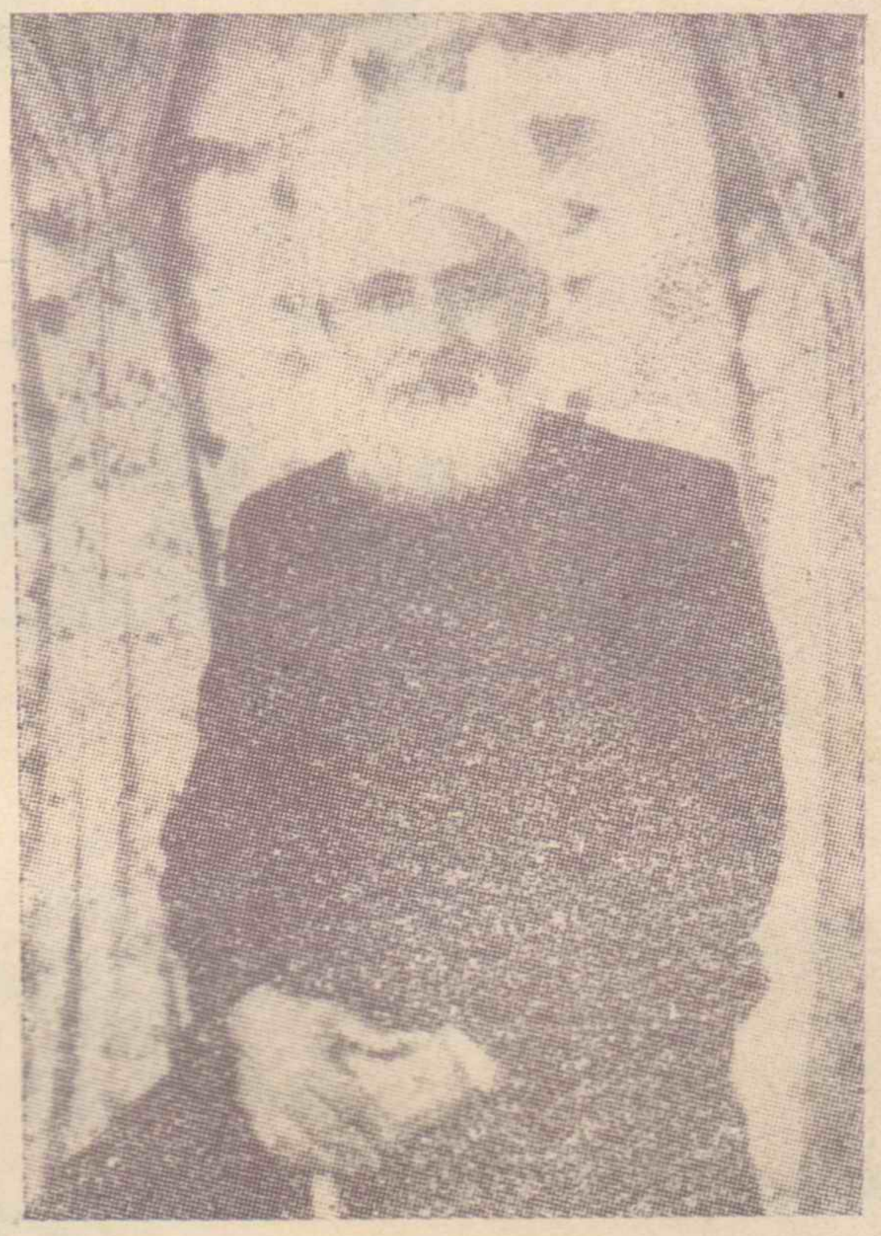

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل
تاریخ وفات ۳۰ ر مئی ۱۹۷۷ء

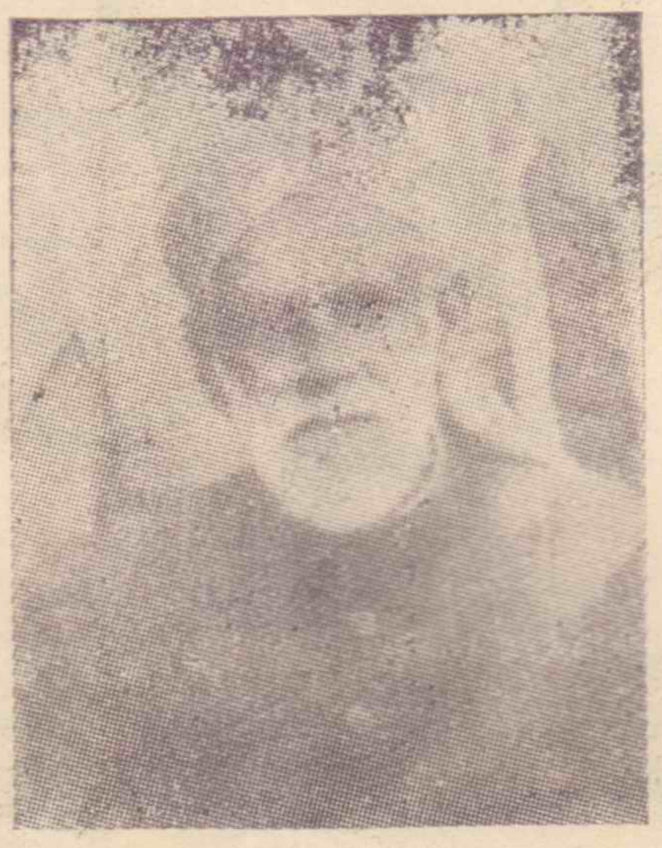

محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے
تاریخ وفات ۷ ر جنوری ۱۹۷۷ء

محترم الحاج فاریمان محمد سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا
تاریخ وفات ۱۷ ر مئی ۱۹۷۷ء

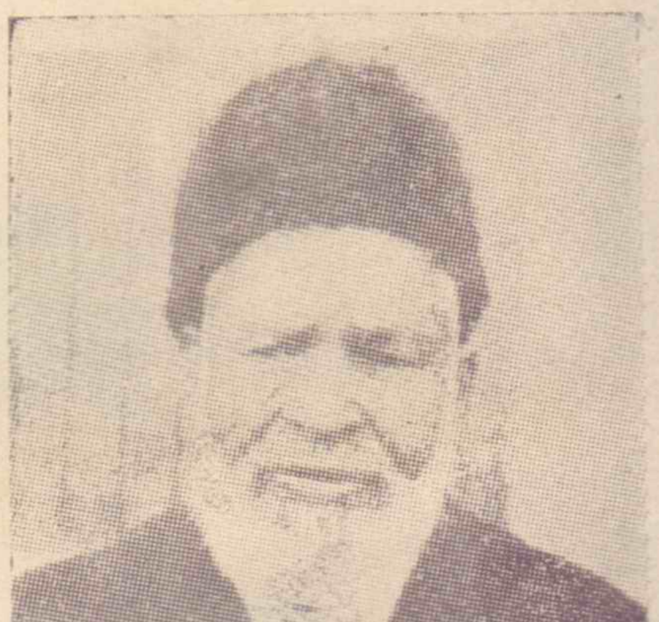

محترم شیخ محبّ الرحمن صاحب
تاریخ وفات ۲۵ ر اپریل ۱۹۷۷ء

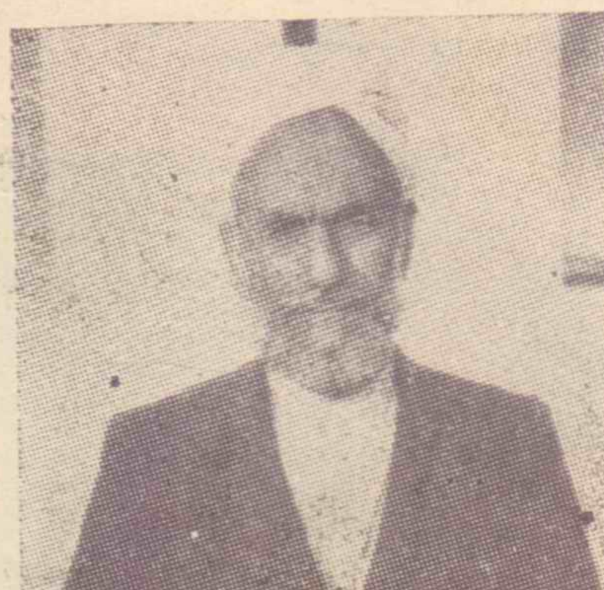

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری
تاریخ وفات ۳ ر نومبر ۱۹۷۷ء

محترم پیر مظہر الحق صاحب
تاریخ وفات ۱۶ ر جون ۱۹۷۷ء

محترم محمد عبداللہ صاحب جلد ساز
تاریخ وفات ۱۶ ر جنوری ۱۹۷۷ء

محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور
تاریخ وفات ۱۶ ر نومبر ۱۹۷۷ء

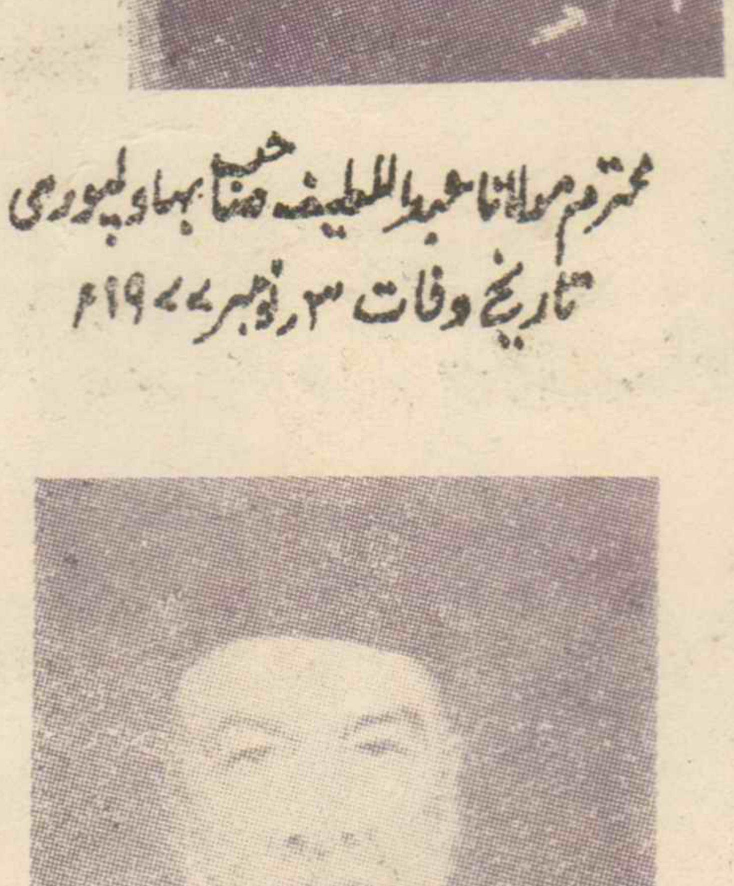

محترم نوابزادہ محمد امین خان صاحب آف بنوں
تاریخ وفات ۳۰ ر جون ۱۹۷۷ء

محترم ملک عبدالرحمن صاحب آف دوالمیال
تاریخ وفات ۱۴ ر مارچ ۱۹۷۷ء

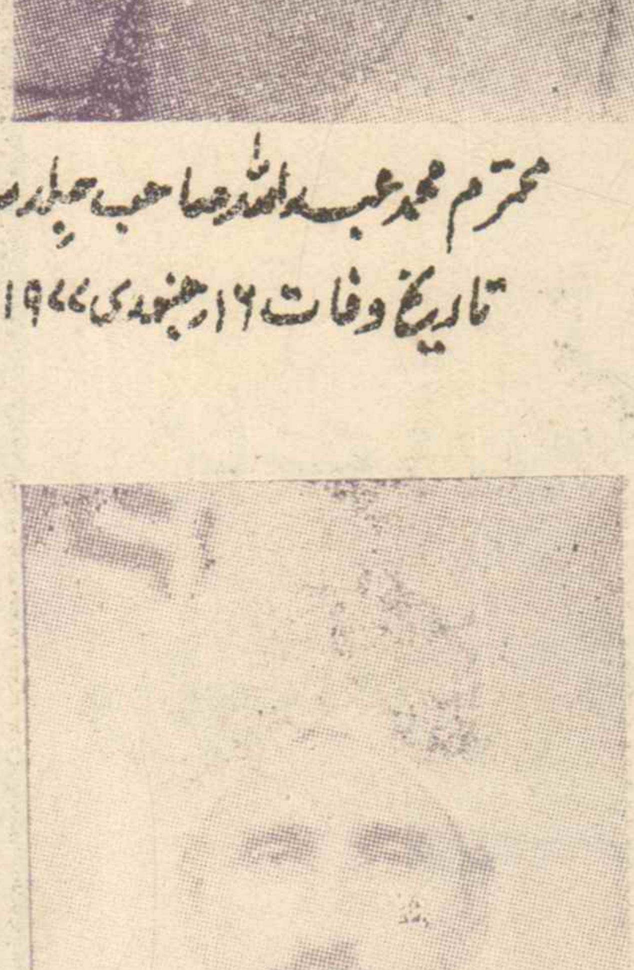

محترم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
تاریخ وفات ۱۰ ر نومبر ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## شال کی مشہور دوکان

# الفردوس

۸۵-بی انارکلی لاہور

## الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

## الفردوس شال ہاؤس

۸۵- انارکلی- لاہور

# نافلۂ موعود

## قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

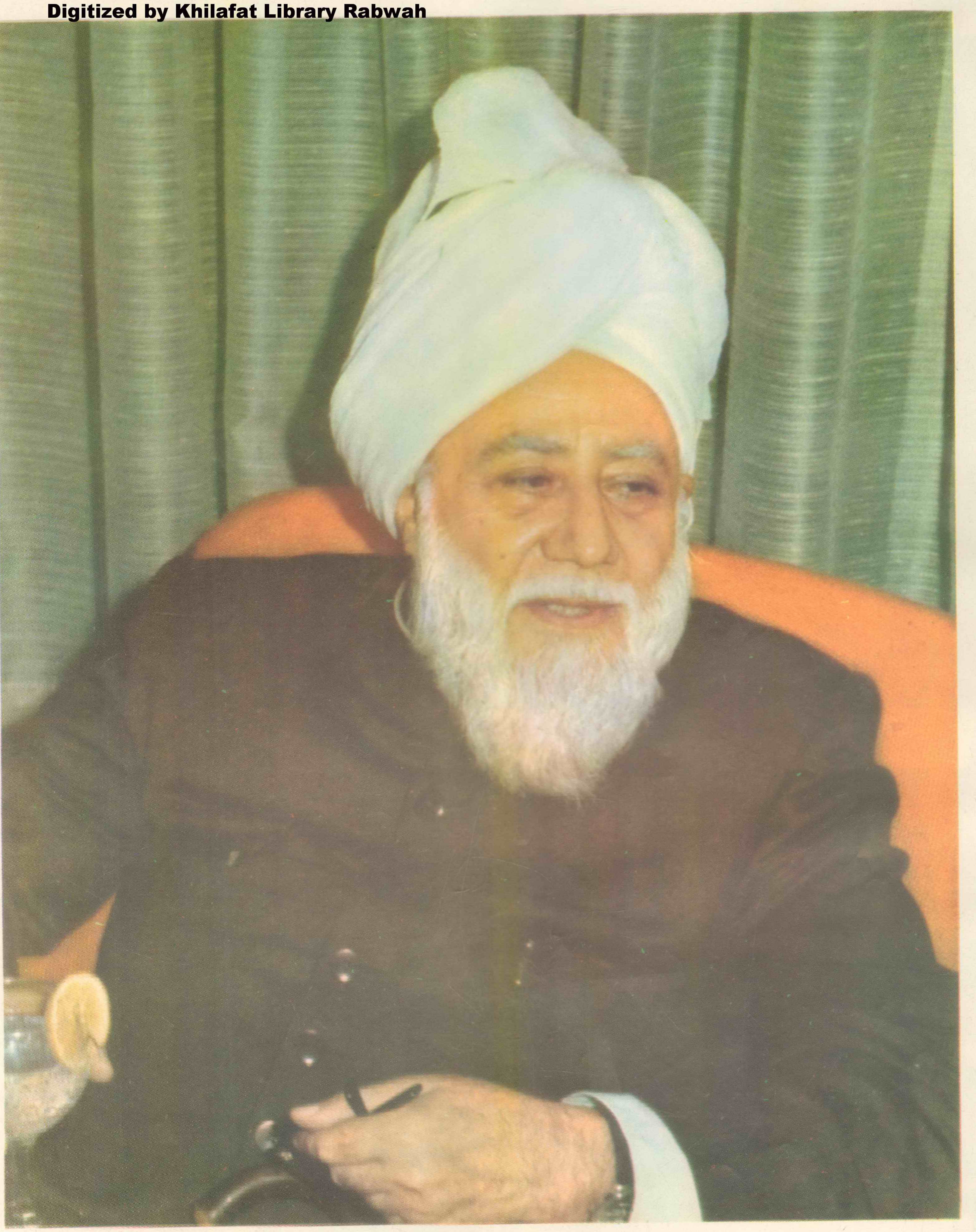

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث

ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# حضور ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ ۱۹۷۶ء کی بعض تصاویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

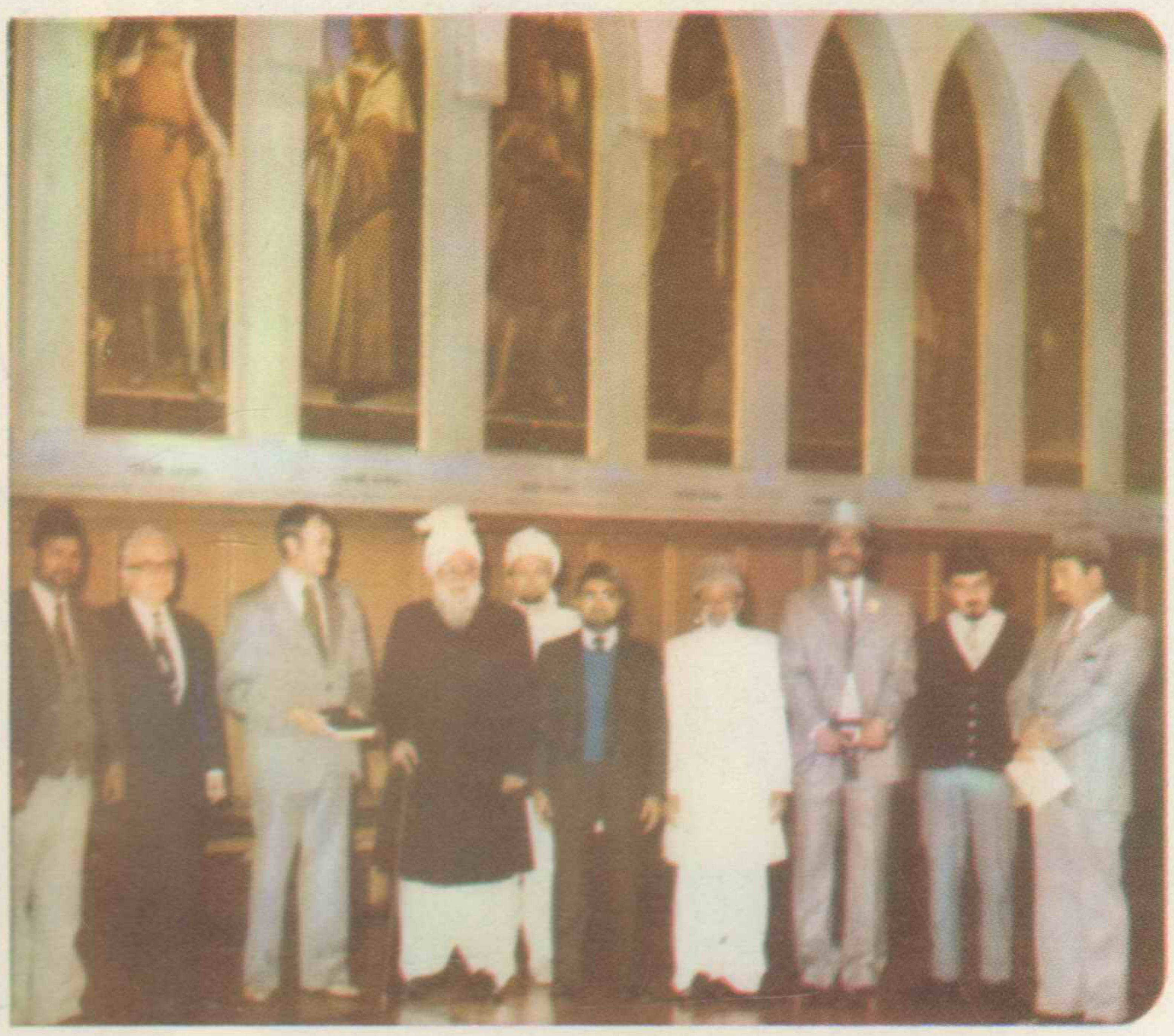

حضور ایدہ اللہ فرینکفورٹ کے میئر کے ہمراہ

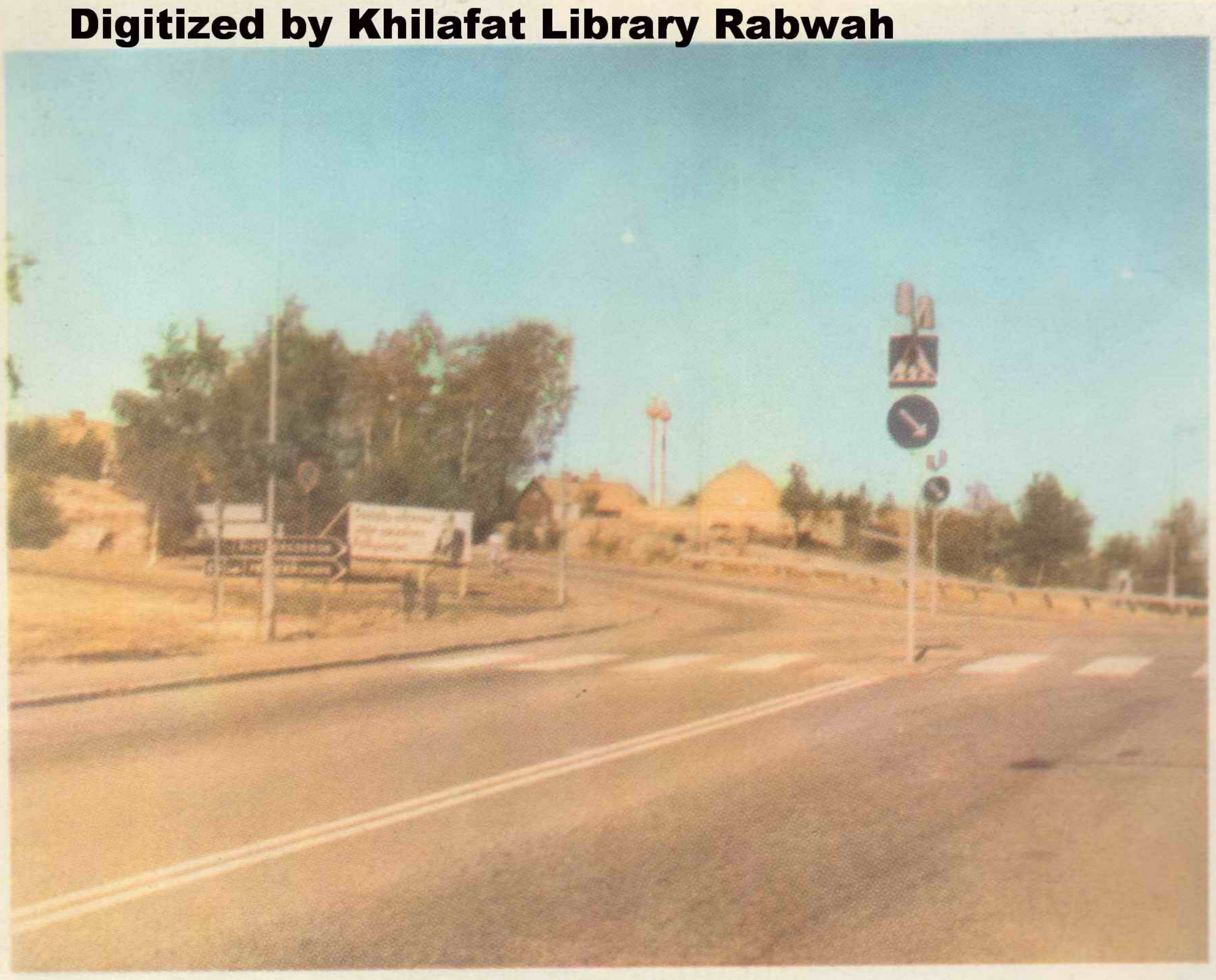

مسجد ناصر گوٹن برگ کا ایک منظر

فرینکفورٹ کے میئر کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دئے گئے
استقبالیہ کا ایک منظر

حضور ایدہ اللہ ڈنمارک میں شہد کے ایک تحقیقاتی ادارہ کا
معائنہ فرما رہے ہیں

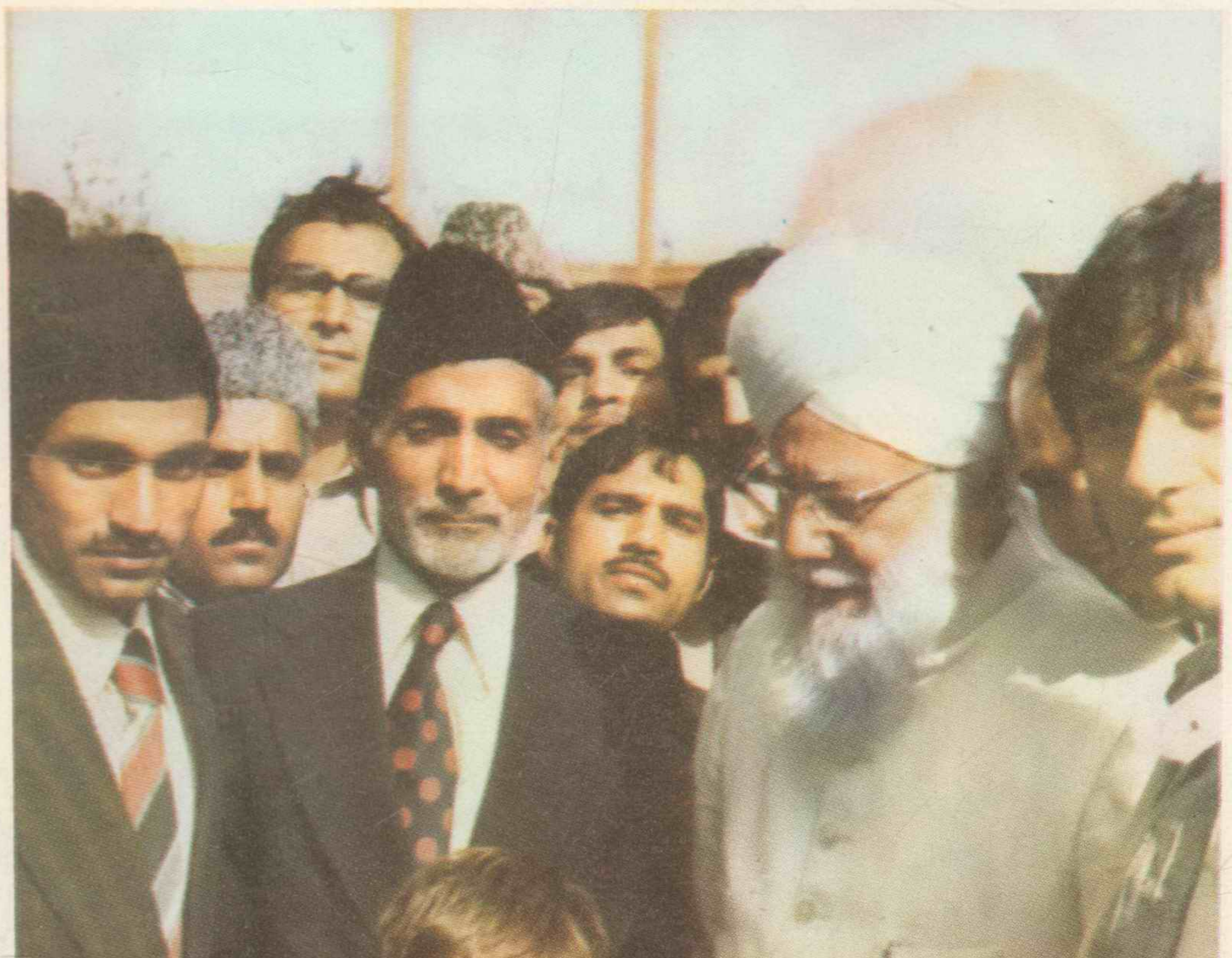

مسجد ناصر گوٹن برگ کے افتتاح کے بعد حضور بعض احباب کے ہمراہ
حضور کے ساتھ درمیان میں شیخوپورہ کے مکرم چوہدری انور حسین صاحب
اور مکرم غلام سرور صاحب کھڑے ہیں

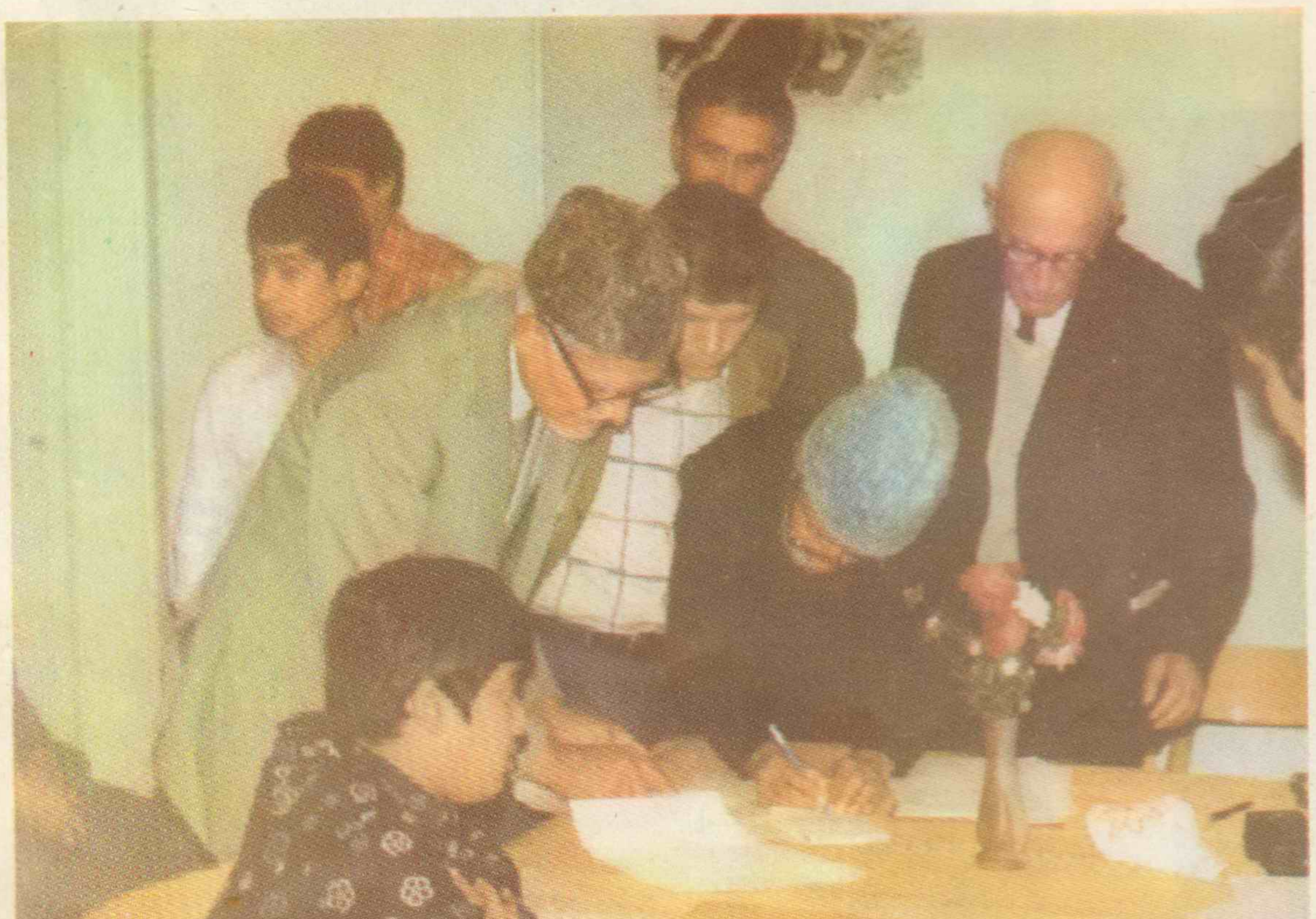

احمدیہ مشن ہاؤس زیورک کی ایک تقریب
دائیں طرف دوسرے نمبر پر گلدان کے عین سامنے یوگوسلاویہ کے
معمر البانین احمدی بھائی جناب اسمٰعیل ڈیموشش کھڑے ہیں

# حضور ایدہ اللہ کے دورۂ امریکہ ۱۹۷۶ء کا ایک یادگار گروپ فوٹو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نیویارک کی استقبالیہ دعوت میں شرکت کرنیوالے بعض مہمانوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں

بعض یوگوسلاوین احمدی اطفال حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
(فوٹو احمدیہ مشن ہاؤس گوٹن برگ ۲۴ اگست ۱۹۷۶ء)

امریکہ کے احمدی نومسلم بھائی جناب یحیٰ شریف عبداللہ صاحب
احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں حضور ایدہ اللہ سے اپنے بچوں کا تعارف کرا رہے ہیں